سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات2016

بدھ،22-جون2016

(یوم الاربعاء،16-رمضان المبارک1437ھ)

سولہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22: شمارہ 6

327

## ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22-جون2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

## سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ برائے سال17-2016پر عام بحث

329

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سولھویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

### بدھ، 22- جون 2016

(یوم الاربعاء، 16- رمضان المبارک 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ
اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً
لَّکَ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾ وَ قُلۡ
رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ
وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۰﴾ وَ قُلۡ جَآءَ
الۡحَقُّ وَ زَہَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَہُوۡقًا ﴿۸۱﴾
وَ نُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ہُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ وَ لَا
یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

**سُوۡرَۃُ بنیٓ اسرآئیل آیات 78تا 82**

(اے محمد) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب، عشا کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔ کیونکہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے(78) اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو (اور تہجد کی نماز پڑھا کرو) یہ (شب خیزی) تمہارے لئے (سبب) زیادت (ثواب اور نماز تہجد تم کو نفل) ہے قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود میں داخل کرے(79) اور کہو کہ اے پروردگار مجھے (مدینے میں) اچھی طرح داخل کیجئو اور (مکے سے) اچھی طرح نکالیو اور اپنے ہاں سے زور وقوت کو میرا مددگار بنائیو(80) اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہوگیا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے(81) اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے(82)

**وماعلینا الاالبلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی لمحہ بھی تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
تو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا
تیرے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے موذن جیسا
پھر اذانوں میں کبھی سوز بلالی نہ ہوا
تیری امت کے سوااور کسی امت میں
کوئی رومی نہ ہوا کوئی غزالی نہ ہوا

## تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک استحقاقات کو لیتے ہیں۔ معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ تحاریک استحقاق کا جواب دینے کے لئے کوئی بھی پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ آپ نے اگر اپنی تحریک استحقاق پڑھنی ہے تو پڑھ دیں مگر اس تحریک استحقاق کو pending کر دیا جائے گا اور اس پر فیصلہ بعد میں ہوگا۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 20/16 سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جائے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 21/16 بھی سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 22/16 بھی سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 23/16 جناب امتیاز احمد لالی کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

### ڈی سی او چنیوٹ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

جناب امتیاز احمد لالی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ لالیاں کی دو غریب خواتین ٹی ایچ کیو لالیاں میں درجہ چہارم کی ملازمہ ہیں۔ انہیں ڈی سی او چنیوٹ نے لالیاں سے 20 کلومیٹر دور RHC بڑانہ تبدیل کر دیا۔ وہ غریب خواتین میرے اور میرے بھائی ایم این اے مہر غلام محمد کے پاس آئیں کہ ہمارے ساتھ یہ ناانصافی ہوئی ہے اور بغیر کسی وجہ کے ہمیں گھر سے 20 کلومیٹر دور تبدیل کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم دونوں نے ڈی سی او سے ٹیلیفون پر request کی کہ آپ مہربانی فرما کر ان کا تبادلہ کینسل کر دیں لیکن ڈی سی او نے تبادلہ کینسل نہ کیا۔ مورخہ 9۔ جون 2016 کو بوقت 11.00 بجے میں ڈی سی او چنیوٹ کے دفتر گیا، میرے ساتھ حلقہ کے کچھ لوگ بھی تھے۔ میں نے ڈی سی او صاحب سے کہا کہ درجہ چہارم کی دو خواتین کا تبادلہ کینسل کرنے کے لئے آپ سے متعدد بار کہہ چکے ہیں اب آپ مہربانی فرما کر ان کا تبادلہ کینسل کر دیں۔ ڈی سی او موصوف کا لہجہ انتہائی سخت ہو گیا اور اس نے غصے میں کہا کہ تجھے پتا ہونا چاہئے کہ یہاں چنیوٹ میں میرا tenure پورا ہو چکا ہے میں خود بھی یہاں سے تبادلہ کرانا چاہتا ہوں اگر میں نے یہ کام کرنا ہوتا تو جب پہلی بار ایم این اے یا تم نے فون کیا تھا تو اسی وقت کر دیتا اب میں نے یہ نہیں کرنا "تو" اوپر سے جا

کر کر والو اور ہو سکے تو میرا تبادلہ بھی کروا دینا تاکہ مجھے کسی سے نہ کہنا پڑے۔اس وقت میں نے کہا کہ ڈی سی او صاحب آپ حکومت کی طرف سے ضلعی سر براہ ہیں اور ہم عوام کے منتخب نمائندے ہیں ایک تو آپ بار بار کہنے کے باوجود ایک جائز کام نہیں کر رہے دوسرا توہین آمیز الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔آپ کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ آپ منتخب نمائندوں کے ساتھ ایسا نامناسب اور ہتک آمیز رویہ رکھیں۔اس وقت موصوف اپنی سیٹ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور بڑی بد تمیزی سے کہا کہ میں نے جو کرنا تھا کر دیا اب "تو" جو کر سکتا ہے کر لے۔ڈی سی او جو ضلع میں حکومت کا سب سے بڑا نمائندہ ہوتا ہے اور جس کی تنخواہ اور باقی ساری مراعات عوام کے دیئے ہوئے ٹیکسوں سے ادا ہوتی ہیں اس کا منتخب عوامی نمائندوں کے ساتھ ایسا روّیہ انتہائی قابل شرم ہے۔ڈی سی او چنیوٹ کے اس رویہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق پڑھی جا چکی ہے لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب امتیاز احمد لالی: جی؟

جناب سپیکر: جب پارلیمانی سیکرٹری صاحب یا جو بھی متعلقہ منسٹر صاحب ہیں وہ تشریف لائیں گے تو بتائیں گے کہ ہمیں اس کا کیا کرنا چاہئے۔آپ تشریف رکھیں۔

جناب امتیاز احمد لالی: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق نمبر 24 جناب عبدالمجید خان نیازی کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک استحقاق نمبر 25 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی ہے وہ عمرے پر گئے ہوئے ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک استحقاق نمبر 26 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جائے۔اگلی تحریک استحقاق نمبر 27 جناب احمد خان بلوچ کی ہے۔جی، بلوچ صاحب!

## ایکسیئن محکمہ انہار لودھراں کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! شکریہ۔میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ

میں نے مورخہ 3۔ جون 2016 کو مفاد عامہ کے سلسلے میں ایکسیئن محکمہ انہار لودھراں اسلام بھٹی کو فون کیا، گھنٹی بجتی رہی فون نہ اٹھایا۔ میں نے تھوڑی دیر بعد دوبارہ فون کیا تو اس کے کسی ملازم نے فون اٹھایا میں نے اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ اسلام بھٹی سے بات کرائیں چونکہ فون دونوں کھلے تھے ملازم نے جب کہا کہ ایم پی اے صاحب بات کرنا چاہتے ہیں تو اس نے فوراً کہا کہ میں کسی ایم پی اے سے بات نہیں کرنا چاہتا، آپ انہیں کہہ دیں کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتے۔ میں یہ سب کچھ سن رہا تھا میں نے فون بند کر دیا۔

جناب سپیکر! اس سے صرف میرا نہیں بلکہ ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب ایوان کے کسٹوڈین ہیں اگر آپ بھی ہمارا خیال نہ رکھیں تو پھر کس کو بتائیں ہمارے ذاتی کام نہیں ہوتے بلکہ عوامی مسائل کی خاطر فون کرتے ہیں اگر ہماری عزت احترام باقی یہی رہ گیا ہے کہ افسران فون سننا بھی گوارا نہ کرتے ہیں تو پھر ہمیں استعفیٰ دے دینا چاہئے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہم یہ تحریک خوشی سے نہیں دیتے سیدھی سی بات ہے کہ یہ تحریک دینا ہماری insult ہوتی ہے جب ہم کہتے ہیں کہ تھانیدار نے ہماری بات نہیں سنی، ڈی سی او نے نہیں سنی، ایکسیئن نے نہیں سنی تو یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہے۔ میرے خیال میں چار سالوں میں میری یہ دوسری تحریک ہوگی، میں بہت مشکل سے تحریک پیش کرتا ہوں چونکہ یہ اچھی بات نہیں ہے لیکن مجبور ہو کر کرتے ہیں۔ جب وہاں ہماری insult ہوتی ہے تو صرف یہی ذہن میں ہوتا ہے کہ ہم اپنے سپیکر صاحب کے پاس جائیں گے وہ ایوان کے کسٹوڈین ہیں وہ انشاء اللہ اس کا ضرور ازالہ کریں گے۔ اگر یہاں پر جواب در جواب میں وقت گزر جائے تو پھر اس کا فائدہ نہیں ہوتا آپ مہربانی کر کے ہماری اتنی ہمدردی ضرور کیا کریں کہ ان کو بلا لیا کریں کم از کم وہ کمیٹی میں آکر جواب دہ تو ہوں، وہ کمیٹی میں آکر بتائیں تو سہی۔

جناب سپیکر: بلانے کا باقاعدہ طریق کار ہے۔ ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب آئیں گے تو پھر اس کے بعد ہم فیصلہ کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! امید ہے کہ جناب مہربانی فرمائیں گے۔

جناب سپیکر: اچھے کی امید رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! جی، مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ سالانہ بجٹ برائے سال 17-2016 پر بحث کا آج آخری دن ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ تین ایام کے دوران 67 معزز ممبران تقریر کر چکے ہیں، آج کے دن کے لئے میرے پاس 48 معزز ممبران کی فہرست موجود ہے۔ ممبران سے استدعا ہے کہ مختصر وقت میں اپنی بات مکمل کر لیں آخر میں وزیر خزانہ بجٹ پر بحث کو wind up کریں گی۔ جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وزیر خزانہ، پارلیمانی سیکرٹری اور نہ ہی پریس والے موجود ہے۔ میری درخواست ہوگی کہ میرا نام مؤخر کر دیا جائے چونکہ میں نے کچھ اہم باتیں کرنی ہیں جس میں وزیر خزانہ یا کم از کم معزز پارلیمانی سیکرٹری کی موجودگی ہونی چاہئے ورنہ میری باتیں on air ہو جائیں گی اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب تک محترمہ وزیر خزانہ نہیں آتیں اس وقت تک اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔ مناسب نہیں کہ ہم یہاں خالی ہال میں بیٹھ کر تقاریر کریں، یہاں پر کوئی معزز پارلیمانی سیکرٹری ہے اور نہ ہی کوئی منسٹر ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ وزیر خزانہ کے آنے تک اجلاس ملتوی کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن تھوڑا سا انتظار کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! سب ممبران کا یہی concern ہے اور میری بھی یہی request ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ ہم پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ اور پارلیمانی سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر
اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11 بج کر 17 منٹ پر
دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون! آپ نے تحاریک استحقاق پڑھ لی ہوں گی۔ ان کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ یہ ایوان میں پڑھی جا چکی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحاریک استحقاق نمبر 23 اور 27 کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 23اور 27 کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ان کی رپورٹس دو ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائیں گی۔

## سرکاری کارروائی

### بحث

### سالانہ بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، سالانہ بجٹ برائے سال 17-2016 پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ میں اب یہ گزارش کروں گا کہ ممبران اختصار سے اپنی بات کریں تاکہ دوسرے صاحبان کو بھی موقع ملے۔ بجٹ تقریر کے لئے 7 منٹ سے زیادہ کسی کو وقت نہیں ملے گا۔This is last and final جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ کہ آج بجٹ پر بحث کے لئے آپ نے موقع عنایت فرمایا۔ امسال کا بجٹ 1681۔ارب روپے کا ایک ریکارڈ بجٹ ہے۔ سابقہ سالہا سال کے بجٹوں کو دیکھتے ہوئے میں وزیراعلیٰ، محترمہ وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کی تحسین کرتا ہوں اس لئے کہ ترقی پذیر ممالک جیسا کہ پاکستان ہے، جس کے پاس سرمایہ ہوتا ہے اس کا سرمایہ باہر چلا جاتا ہے اور جس کے پاس دماغ ہوتا ہے وہ خود باہر چلا جاتا ہے۔ان حالات میں جب سرمایہ بھی ادھر موجود نہیں اور دماغ بھی ادھر موجود نہیں ہے اور یہ دونوں ملک سے باہر drain ہو رہے ہیں ان حالات میں وزیراعلیٰ نے جیسے جیسے کر کے چاہے ٹیکسوں، قرضوں سے یہ رقم فراہم کی ہے اور اس فراہم کردہ رقم سے جو منصوبہ جات تشکیل دیئے ہیں۔ میں بجٹ تقریر میں 70 نکات کی بھی تحسین کرتا ہوں اس کے لئے انفرادی طور پر تو بڑا وقت درکار ہو گا بہر حال خاص طور پر اس میں جو آخری نکتہ 71واں ہے جو کہ ایک عہد نامہ ہے۔ وزیر خزانہ نے یہ جو عہد نامہ پیش کیا ہے اس پر شاید میرے کسی معزز ممبر نے توجہ نہیں فرمائی۔اس عہد نامہ کو پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ کی تحسین کرتے ہوئے یہ ضرور کہوں گا کہ تیرے منہ میں گھی شکر---

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! روزے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ ایک عہد نامہ ہے۔ اگر عہد نامہ پورا ہو۔ عہد نامے کو عہد نامہ کی صورت میں دیکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: ابھی وہ لے کر نہیں آئے۔ یہ ویسے ہی کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے شاباش دی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اب دیکھتے ہیں کہ وہ عہد پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ بہر حال بجٹ تقریر میں 70نکات کی میں حمایت کرتا ہوں یہ اس لئے بھی کرتا ہوں کہ بھلے جس بھی جگہ پر یا جس بھی حلقہ میں وہ پراجیکٹس مکمل ہوں گے اس سے کسی کا تو بھلا ہوگا، کسی کی محرومی تو دور ہوگی اور کسی کی پسماندگی تو دور ہوگی۔ میں تو خود محروم ہوں اور میں اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے معزز اراکین کو بتاتا ہوں کہ میں خود ایک کورا کاغذ ہوں۔ آپ کو بھی بلاک ایلوکیشن پر شکوہ ہے۔ میں بھی کورا کاغذ ہوں میرے لئے بھی بلاک ایلوکیشن میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ڈویلپمنٹ کی جو بات ہے اس سے بھی میں محروم ہوں اس لئے کہ میرے اوپر کوئی بچے سقے بیٹھے ہیں جن کا زیادہ دباؤ ہے اور ساری سکیمیں انہی کے حلقے میں چلی جاتی ہیں۔ ہم لوگ تو محروم ہیں۔ میری محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست ہوگی کہ کم از کم اس کی تقسیم پر بھی آپ کو توجہ دینی چاہئے تاکہ ایک جیسا سلوک سب کے ساتھ ہو۔

بیچتا ہوں لفظوں کے پیالے خرید لو
شب کا سفر ہے کچھ تو اجالے خرید لو

جناب سپیکر! اب میں کچھ اجالے پیش کرنا چاہوں گا۔ اس کو آپ تجاویز سمجھ لیں، تنقید سمجھ لیں یا جو بھی آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔ اس میں پہلی بات تو تعلیم کے بارے میں ہے اور اس میں اچھی اصلاحات ہوئی ہیں۔ اس میں انڈوومنٹ فنڈ ہے، بھرتیاں ہیں، دانش سکول ہے اور missing facilities ہیں۔ اس تمام تر کے باوجود دیہی علاقوں میں ہماری طرف allocation, reallocation اور ایک استاد اور 100,100 بچے ہیں۔ آپ جب تک ایک استاد اور ایک کلاس نہیں کریں گے اس وقت تک فرق نہیں پڑے گا اور تبدیلی نہیں آسکتی۔

جناب سپیکر! میں ویسے بھی یہ عرض کر دوں کہ ہمارے ملک کا جو موجودہ نظام تعلیم ہے یہ دُہرا نظام تعلیم ہے۔ اس میں سے ایک نظام تعلیم حاکم پیدا کرتا ہے اور دوسرا محکوم پیدا کرتا ہے۔ اس فرق کو دور کرنے میں صدیاں لگیں گی اور ایلیٹ کلاس کب چاہے گی کہ عنان اقتدار چھوٹی کلاس یا پسماندہ طبقات کو دے دے۔

جناب سپیکر: آئین پاکستان میں کوئی ایسے طبقات نہیں ہیں۔ یہاں سب کے حقوق برابر ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھ سے اسمبلی کے اندر کسی نے سوال کیا کہ غربت کیسے دور ہو گی؟ اس پر میں نے کہا کہ غربت تو اس وقت دور ہو گی جب غریب لوگ فرانس، روس اور چین کے انقلاب کی طرح اٹھیں گے اور اپنا حق مانگیں گے ورنہ پلیٹ میں رکھ کر ایلیٹ کلاس کبھی بھی ان کو ان کا حق نہیں دے گی۔ آپ دیکھ لیجئے کہ establishment یا نوکر شاہی کے جتنے بھی لوگ ہیں ان کی نسلیں پاکستان بننے کے بعد سے آج تک دیکھ لیں ان کا کوئی بچہ یا بچی محروم ہوئے ہیں لیکن غریب کا بچہ غریب ہی پیدا ہوتا ہے اور مزدور کا بچہ مزدور ہی پیدا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں صحت کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ اس شعبہ کو اضافی بجٹ دیا گیا ہے لیکن پھر بھی یہ ناکافی ہے۔ دیہاتوں میں ڈاکٹر نہیں جاتے، BHU میں نہیں جاتے، RHC میں نہیں جاتے حتیٰ کہ DHQ میں بھی پورے نہیں ہوتے اس پر نظر ثانی کرنا ہو گی۔ آپ جب تک سرکاری و پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں تمام طلباء و طالبات سے بانڈ نہیں بھروائیں گے کہ جتنا خرچ ایک ڈاکٹر بننے پر ہوتا ہے اس قیمت کا ان سے بانڈ بھروائیں تب جا کر ان کی حاضری ممکن ہو سکے گی ورنہ ان کا بھی brain drain ہوتا رہے گا اور لوگ باہر جاتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں انوسٹمنٹ کی بات کروں گا کہ جب ہمارا سرمایہ ہی ادھر نہیں ہے۔ جیسا کہ محترمہ وزیر خزانہ نے انوسمنٹ کی بات کی ہے تو یہ کہاں ہو گی اور روزگار کیسے ملے گا؟ اس کے علاوہ جو روزگار کی بات کی گئی ہے تو ٹھیکیداروں کے پاس اپنی لیبر موجود ہوتی ہے جو چلتی رہتی ہے جو عارضی نظام ہے۔

جناب سپیکر! اب میں زراعت کے بارے میں عرض کروں گا کہ یہ زور لگایا گیا ہے کہ پیداوار بڑھاؤ۔ کسان پیداوار تو بڑھا لیں گے لیکن ان کی اجناس کی قیمتوں کا تعین کون کرے گا؟ یہاں فصلیں رُل جاتی ہیں۔ اگر کاشتکار گنا کاشت نہ کرے، کپاس کاشت نہ کرے، گندم کاشت نہ کرے، چاول کاشت نہ کرے تو آپ سوچیں کہ اگر یہ ساری چیزیں منگوانا پڑ جائیں تو پھر کیا ہو گا؟ پچھلے دو تین سال سے کپاس 1800 روپے فی من بکی ہے اور کھل کی بوری بھی 1800 روپے فی من میں بیچی گئی۔ اسی طرح سے چاول 800 یا 900 روپے فی من بکا اور چاول کی پھک 1200 روپے فی من بکی۔ کاشتکار پوچھتا ہے کہ میری کپاس کہاں گئی اور میرا چاول کہاں گیا؟

جناب سپیکر! اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ ایک موچی بھی اگر جوتا بناتا ہے تو Cost of production اور اپنی محنت و منافع ڈال کر اس کی قیمت کا تعین کرتا ہے۔ یہ نہایت اہم بات ہے کہ

کاشتکار اس وقت تک facilitate نہیں ہو سکتا جب تک اس کو قیمت کا تعین کرنے کا حق نہیں ملتا۔ کاشتکار کو بھلے سبسڈی دی گئی ہے لیکن یہ بھی عارضی انتظام ہے۔ اس کا مستقل انتظام یہ ہو گا کہ اس کو سپورٹ پرائس دی جائے۔ cost of production میں اس کا منافع شامل کر کے اسے ملنا چاہئے یا اسے سپورٹ پرائس ملنی چاہئے۔

**جناب سپیکر:** بہت شکریہ

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! ایک فراڈ کا کیس ہے یہ مجھے عرض کر لینے دیں۔ تریموں سدھنائی لنک کنال پر 2.5۔ ارب روپے کا فراڈ ہونے جا رہا ہے۔ سیاسی مافیا، کمیشن مافیا اور اریگیشن مافیا تمام لوگ مل کر فراڈ کرنے جا رہے ہیں۔ یہ 2.5۔ ارب روپے کھانا چاہتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** میاں محمد رفیق صاحب 2.5۔ ارب کی بات کر رہے ہیں یہ نوٹ کر لیں۔ یہ ضروری ہے۔

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! کسی انٹرنیشنل پارٹی سے سروے کروایا جائے تریموں سدھنائی لنک کنال کی seepage ختم کرنے کے لئے کسی کو بلوایا جائے۔

**جناب سپیکر:** بہت شکریہ۔ جی، شیخ اعجاز احمد!

**شیخ اعجاز احمد:** جناب سپیکر! شکریہ۔ آج بجٹ پر بحث کا شاید آخری دن ہے۔

**جناب سپیکر:** شاید نہیں یقیناً آخری دن ہے۔ انشاء اللہ۔

**شیخ اعجاز احمد:** جناب سپیکر! یقیناً آخری دن ہے۔ آپ نے سات منٹ کا وقت دیا ہے۔

**جناب سپیکر:** میں کیا کروں؟ میری مجبوری ہے۔ آپ اکیلے نہیں ہیں۔ آپ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور اپنی بات کریں۔

**شیخ اعجاز احمد:** جناب سپیکر! بارش ہو رہی ہے اور باہر موسم بڑا اچھا ہے تو میں بارش کے حوالے سے ایک چھوٹی سی نظم ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** شیخ صاحب! نظم کیا کرنی ہے آپ اپنی بات کریں۔

**شیخ اعجاز احمد:** جناب سپیکر! میں یہ نظم پیش کرنے کے بعد اپنی بات پر آتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** چلیں، ٹھیک ہے۔

**شیخ اعجاز احمد:** جناب سپیکر! یہ دیکھیں کہ کتنی فرمائشیں آ رہی ہیں۔

بارشوں کے موسم میں
تم کو یاد کرنے کی
عادتیں پرانی ہیں۔۔۔
اب کی بار سوچا ہے
عادتیں بدل ڈالیں۔۔۔
پھر خیال آیا کہ۔۔۔
عادتیں بدلنے سے
بارشیں نہیں رکتیں۔۔۔!

جناب سپیکر! مالی سال 17-2016 کا کل حجم 1681۔ارب 46 کروڑ روپے رکھا گیا ہے۔ ترقیاتی پروگرام کے لئے 550۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہمارے محترم اپوزیشن لیڈر میاں صاحب نے اس دن اڑھائی گھنٹے اپنی بڑی خوف صورت آواز میں یہاں پر تقریر کی اور انہوں نے اورنج لائن ٹرین کو بھی آڑے ہاتھوں لیا۔ پہلے وہ جنگلہ بس کہا کرتے تھے وہ جب جنگلہ بس اب چل رہی ہے تو اللہ کے فضل و کرم سے لوگ گجومتہ سے لے کر شاہدرہ تک جب سفر کرتے ہیں تو وزیر اعلیٰ پنجاب کو دعائیں دیتے ہیں۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ سارے پیسے "کھٹی گڈی" کی نذر ہو رہے ہیں اور پھر انہوں نے کہا کہ اس دوران 38 بندے مر گئے تھے تو وزیر اعلیٰ کے خلاف ایف آئی آر درج ہونی چاہئے۔ وزیر اعلیٰ پر قتل کا مقدمہ ہونا چاہئے تو میں آپ کی وساطت سے میاں صاحب سے بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ جو یہ بات کر رہے تھے کہ 38 بندے مر گئے ہم تو چلیں ٹرین بنا رہے تھے، ٹرین چلانے کی بات ہو رہی تھی اور ترقی کی بات ہو رہی تھی لیکن جب ملتان میں جلسہ ہوا تو وہاں پر ان کے ناقص انتظامات کی وجہ سے جب سٹیج سے نوجوانوں کی لاشیں اٹھائی جا رہی تھی وہاں سات نوجوان قتل ہوئے تھے تو اس کی ایف آئی آر تو آج تک عمران خان کے خلاف درج نہیں ہو سکی۔

**جناب سپیکر:** شیخ صاحب! نہیں، آپ کی بات ٹھیک نہیں ہے۔

**شیخ اعجاز احمد:** جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ اس بات کو چھوڑیں۔
شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس کے بعد ہم نے وزیراعلیٰ صاحب اور وزیر خزانہ نے بڑی محنت کر کے یہ اتنا شاندار ترقی کا حامل اور عوامی امنگوں کا منہ بولتا ہوا ثبوت بجٹ پیش کیا۔ ایک طرف ہم تعمیر و ترقی کے حوالے سے مالی سال کے پروگرام دے رہے ہیں۔ ہم بچوں کو انڈوومنٹ فنڈ دے رہے ہیں۔ یونیورسٹیوں میں ان کو پڑھنے کے لئے بھیج رہے ہیں۔ ہم صحت کے لئے سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔ ہم لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے پروگرام دے رہے ہیں تو یہ ہماری اور ہماری گورنمنٹ کی ترجیحات ہیں۔ ان کی ترجیحات انہوں نے بھی announce کر دی ہیں۔ ہم نے آئندہ مالی سال کے لئے اربوں روپے کا بجٹ صوبہ پنجاب کے لئے مختص کیا ہے اور یہ تحریک انصاف والے ہیں انہوں نے ایک road map دے دیا ہے کہ یہ بھی عید کے دن مختلف شہروں میں لکی عمرانی سرکس کا آغاز کرنے جا رہے ہیں۔
جناب سپیکر: شیخ صاحب! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔
محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ان کو ایوان میں بات کرنے کا طریقہ سکھائیں۔
شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس لکی عمرانی سرکس میں۔۔۔ (قطع کلامیاں)
جناب سپیکر: This is not good for you. This is not good. آپ کی بڑی مہربانی۔
شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ جو لکی عمرانی سرکس عید کے دن چلے گی اس میں وہ تبدیلی لے کر آئیں۔
جناب سپیکر: شیخ صاحب! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟
شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں آپ کو road map بتا رہا ہوں۔
ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ کیا یہ بجٹ میں لکھا ہوا ہے، ان کو کہیں کہ بجٹ پر بات کریں؟
جناب سپیکر: آپ کو برداشت کرنا چاہئے آپ ایسی باتیں نہ کریں۔ شیخ صاحب! آپ بھی relevant بات کریں۔
شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ جو لکی عمرانی سرکس چلے گی اس میں تبدیلی آ گئی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ یہ کون سی بجٹ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے؟

شیخ اعجاز احمد: ڈاکٹر صاحب! ذرا دھیرج رکھیں۔ ابھی اپوزیشن کے جہاز میں بیٹھی ہوئی سواریاں ذرا سیٹ بیلٹ باندھ کر رکھیں کیونکہ ابھی آپ کو اور بھی جھٹکے آنے والے ہیں لہٰذا آپ ذرا دھیرج رکھیں۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، یہ اچھی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ان کو کہیں کہ بجٹ پر بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں بجٹ پر ہی آرہا ہوں۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ please relevant ہو جائیں۔ بڑی مہربانی

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! آپ میرا ٹائم نوٹ کر لیں کیونکہ جو یہ درمیان میں interrupt کر رہے ہیں میرے پانچ منٹ کو اس میں count نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ مہربانی کریں اور بجٹ پر بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ ذرا صبر سے سنیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بجٹ پر بات کریں گے تو پھر سنوں گا۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ اب ذرا صبر کے ساتھ بات سنیں۔ ہم نے بھی اڑھائی گھنٹے اس دن میاں صاحب کو سنا ہے اور ان کے اپنے ممبران بھی چھت کی طرف دیکھ رہے تھے کہ یا اللہ خیر۔ میں تبدیلی کے road map کے حوالے سے گزارش کر رہا ہوں۔ میں بجٹ کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ ہم صوبے میں حقیقی معنوں میں تبدیلی لے کر آرہے ہیں۔ جب ہم تبدیلی لے کر آرہے ہیں اور جو یہ تبدیلی لے کر آرہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: .No cross talk please شیخ صاحب! آپ ان کو چھوڑیں اور اپنی بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ جو اپنی بہترین تبدیلی لائے ہیں کہ انہوں نے اپنا DJ تبدیل کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ اپنی بات کریں اور یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ میاں صاحب نے اس دن ایک شعر بھی پڑھا ہے کہ:

خنجر پہ کوئی چھینٹ نہ دامن پہ کوئی داغ
تم قتل کرو ہو یا کرامات کرو ہو

تو میں ان کی خدمت میں ایک شعر پیش کرتا ہوں جس کی ابھی ابھی آمد ہوئی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! شعر و شاعری باہر جا کر کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر!

پیرانہ سالی میں میاں
کنٹینر پہ چڑھ کے تم
کرتے ہو بڑی محنت
تھکتے نہیں ہو تم
نہ پھولے تمہاری سانس
تم رقص کرو ہو یا کرامات کرو ہو؟

جناب سپیکر! یہ گڈ گورننس پر بات کرتے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ پر تنقید کی کہ ان کی گڈ گورننس کوئی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا کوئی صحت کے لئے پروگرام نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس کوئی road map نہیں ہے اور یہ سب کچھ کھٹی گڈی کی نذر کر رہے ہیں تو میں ایک طالب علم کی حیثیت سے سوچ میں پڑ گیا کہ یہ "کھٹی گڈی" کیا ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ان کو پوچھیں یہ بجٹ میں لکھا ہوا ہے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ اب برداشت کریں۔ یہ کھٹی گڈی کیا ہے؟ بعد میں پتا چلا کہ یہ کھٹی گڈی اورنج لائن ٹرین کو کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اس بات کو چھوڑیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! انشاء اللہ وہ اورنج لائن ٹرین لاہور کی سڑکوں پر بھاگے گی اور میاں محمود الرشید (اپوزیشن لیڈر) اس کے پیچھے پیچھے بھاگیں گے اور اس کے شہسوار وزیر اعلیٰ پنجاب کو کہیں گے کہ مینوں رکھ لے کلینڈر نال۔ جی کردا چلاں میں تیرے نال لمیاں رُوٹاں تے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ وقت ختم ہو گیا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اب میں تجاویز کی طرف آتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے اب آپ کیا تجاویز دیں گے ؟ پہلے کیوں نہیں آپ کو خیال آیا؟ بس جلدی کریں wind up کریں، یہ بات آپ کی ٹھیک نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں wind up کرنے لگا ہوں۔ میں کچھ تجاویز دینے لگا ہوں۔ میری محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ جو ہماری پنجاب ریونیو اتھارٹی ہے یہ آپ نوٹ کریں کہ اس پر جو sales tax on services لگایا ہے وہ میرے knowledge کے مطابق 16 فیصد ہے جبکہ اس پر already 12 percent withholding tax کا نفاذ چل رہا تھا۔ اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح سے چینی ہے وہ ایک عام مزدور اور کسان جب وہ چینی چائے میں ڈالتا ہے تو اس کا سب سے بڑا جو اس میں مزہ لیتا ہے تو میری اس میں گزارش یہ ہے کہ کم از کم جو commodities ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، interrupt نہ کیا جائے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! چینی پر بھی انہوں نے نکتہ چینی کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں اور wind up کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ اشیاء خورد و نوش کی سروسز کے اوپر سیلز ٹیکس کا جو نفاذ ہم کرنے جا رہے ہیں اُس پر ہمیں غور کرنا چاہئے کہ کم از کم چینی کی جو brokerage ہے اور مڈل مین جو لوگوں کو چینی پہنچانے کا کام سرانجام دے رہے ہیں اُس پر 16 فیصد سیلز ٹیکس نہیں ہونا چاہئے، یہ میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ہم صوبہ پنجاب میں ترجیحات اور ڈویلپمنٹ کے حوالے سے وزیر اعلیٰ صاحب کی پالیسیوں اور اُن کے کئے ہوئے کاموں کو دیکھیں تو یتیم اور لاوارث پوزیشن ہولڈر بچے جب پنجاب مری ہاؤس میں جاتے ہیں تو پنجاب پولیس کا چاق چوبند دستہ انہیں سلامی پیش کر رہا ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب کی یہ وہ محرومیاں تھیں جن سے وزیر اعلیٰ نے نکالا۔ اب جو خیبر پختونخوا میں ہو رہا ہے،، پنجاب میں ہو رہا ہے، بلوچستان یا سندھ میں ہو رہا ہے اُس پر اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے ممبران یہ بتائیں گے کہ اُن کو فخر ہے کہ صوبہ پنجاب میں وزیر اعلیٰ good governance کی اعلیٰ مثال ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ کی عدم موجودگی میں اُن کے کارناموں کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں، کوئی کاسہ لیسی نہیں کر رہا بلکہ کارناموں کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اتنا ٹائم ہمیں تو نہیں ملتا۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! مہربانی کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر!

جس سے تُو بات کرے جو تیرا چہرہ دیکھے
اُس کو پھر شہر نظر آئے نہ صحرا دیکھے
مجھ کو اچھا نہیں لگتا کوئی ہم نام تیرا
کوئی تجھ سا ہو تو پھر نام بھی تجھ سا رکھے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مینوں وی اتنا ٹائم دے دیو۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ابھی میں نے صاف پانی پر بات کرنی ہے اس لئے مجھے بھی ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔ محمد علی کھوکھر!

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں محترم وزیر اعلیٰ اور معزز وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بڑا progressive بجٹ پیش کیا ہے۔ میرے نزدیک اس کے بڑے دیرپا اور دُور رس نتائج ہمیں حاصل ہوں گے کیونکہ اس میں focus صحیح سمت اور صحیح چیزوں پر ہوا ہے۔ جنوبی پنجاب کے اوپر emphasis ہے، اس کی محرومیوں کی recognition ہے، spotlight اس کے اوپر ہے، صاف پانی کا پروگرام ہے اور ڈویلپمنٹ کے پروگرام ہیں جن کی وہاں پر شروعات ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ کینال اریگیشن سسٹم کو بہتر کرنے پر emphasis ہے جو میرے خیال میں ہمارے پنجاب کے لئے انتہائی ضروری اقدام تھا اور یہ ہمیں بہترین نتائج long term دے گا۔ مجھے اب کوئی

minor نہیں مل رہا جس کی میں کنکریٹ لائننگ کرواؤں کیونکہ ہمارے سات minor تھے جو سب کے سب اس وقت کنکریٹ لائن ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی ساتھ میں محترمہ وزیر خزانہ کو یہ تجویز پیش کرنا چاہوں گا کہ ہم اریگیشن کا بہتر نظام لا رہے ہیں جس سے اب ہماری نہروں میں وافر پانی آ گیا ہوا ہے اور urbanization کی وجہ سے بھی وافر پانی موجود ہے لہٰذا ہمیں اس کو بہتر harvest کرنے کی ضرورت ہے۔ کسان high value crops کی طرف چلے گئے ہیں جس میں high intensity water required ہے اور ان میں orchards، road grass، مکئی اور دھان شامل ہیں۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ اس وقت پانی کو re-allocation کرنے کے لئے ban لگا ہوا ہے جس میں kindly نظر ثانی کی جائے اور ایک اچھی کمیٹی بنا کر judicious طریقے سے کسان کی need کے مطابق اس کو پانی دستیاب ہونا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ agrarian and rural economy کو impetus دیا گیا ہے حالانکہ اسی سے ہی ہماری مسلم لیگ (ن) کو ووٹ بنک ملا تھا کیونکہ ہماری farmers community بہت marginalized ہو چکی تھی۔ اس حوالے سے میں محترمہ وزیر خزانہ کو thanks کہوں گا کہ آپ نے اس دفعہ بڑا بہترین focus رکھا ہے جس کے بہت دیرپا نتائج ہمیں حاصل ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں ملتان کے حوالے سے بھی شکر گزار ہوں کہ اس کی ڈویلپمنٹ کے لئے share دیا گیا ہے۔ لاہور سے لے کر کراچی تک major cosmopolitan city ملتان ہی آتا ہے اور وہاں پر اس وقت چائنا کی طرف سے heavy investment آ رہی ہے لہٰذا we need to develop that city in a proper way. ابھی بھی وہاں پر واسا کی requirement بہت زیادہ ہے، وہاں پر سٹی کا drainage collapse ہونے والا ہے کیونکہ بہت پرانی لائنیں ہیں۔
Which we need immediate repair and your attention.

جناب سپیکر! اس کے ساتھ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ خواتین کے اوپر بڑا بہترین focus ہے اور ملازمتوں کے کوٹا میں 15 فیصد enhancement کی گئی ہے۔ اسی طرح youth کے لئے budget allocate کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں ہماری یہ سمت درست ہے اور یہی سمت ہمیں رکھنی چاہئے۔ جس طرح ہمارے زمیندارہ حساب میں ہوتا ہے کہ کھاد جب دیتے ہیں تو اس کا اصول یہ ہوتا ہے کہ maximum اس کی disbursement ہونی چاہئے۔ آپ کے فنڈز اور allocations کی maximum disbursement نظر آنی چاہئے، بجائے کہ ہم limited mega projects پر

disbursementکر لیں۔یہmega projectsبھی ضروری تھے جواب اپنی ڈگر پر چل پڑے ہیں۔ اس دفعہ کے بجٹ میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ allocationsکی disbursementبہت بہتر طریقے سے ہوئی ہےprobablyاس میں بجائے bureaucratic red-tapismکے سیاسی لوگوں کا زیادہ roleتھا۔ سمت بہتر ہے جس کے نتائج ہمیں عنقریب بہتر نظر آنے لگ پڑیں گے۔keep it up میری یہی گزارش ہے کہ یہی momentumرکھیں،جنوبی پنجاب اورrural agrarian economyکی طرف focusرکھیں۔اس کے علاوہ ہماری rural youthکو اگر ڈگری کالج نہیں دے پا رہے تو کم از کم ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ضرور دیں۔We need them to be properly skilledیہ نہیں کہ وہاں پرhanded down from father to sonوالا سلسلہ ہوbut proper vocational training institutesکا ایک نیٹ ورک پھیلانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ rural health centresکی اپ گریڈیشن کی بہت ضرورت ہے۔DHQs and THQsکی طرف آپ کی توجہ ہے جوکہ بالکل صحیح ہے لیکن ہمارے دیہاتوں میں کچھrural centresکیupgradation is much awaitedلہٰذا اس کی طرف بھی ضرورfocusہونا چاہئے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر:بہت شکریہ۔جی،میاں عرفان دولتانہ!آپ ٹائم کا بھی خیال کیجئے گا۔

میاں عرفان دولتانہ:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!سب سے پہلے میں بجٹ2016-17پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ 2013کے اندر تقریباً800۔ارب کا بجٹ تھا اور ماشاء اللہ اب1681۔ارب روپے کا بجٹ ہے so it is almost doubleاگر تین سال کی کارکردگی دیکھی جائے تو اس دوران کتنی رکاوٹیں ڈالی گئیں لیکن ہم کام کرتے گئے،بجٹ بڑھاتے گئے،ترقی کی طرف گامزن ہوتے گئے،بجٹ کوdoubleکر دیا اور پاکستان مسلم لیگ(ن)کام کرتی رہی،میاں شہباز شریف22/20گھنٹے کام کرتے رہے،ان کے تمام ایم این ایز،ایم پی ایز،وزراء کام کرتے رہے اور اپوزیشن پارٹیاں کبھی دھرنے اور کبھی الیکشن صحیح نہیں ہوئے کے نام پر احتجاج کرتی رہیں۔

جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہو گی کہ اگر کوئی اچھا کام کر رہا ہو تو اسےappreciateکرنا چاہئے اور اگر قائد حزب اقتدار بھی ہوں تو انہیں بھیappreciateکرنا چاہئے۔اگر انہیں ابھی موقع

نہیں ملا اور جس طرح کی ان کی کارکردگی جارہی ہے میرے خیال میں آنے والے 2018 کے الیکشن میں بھی انہیں موقع نہیں ملنا تو کم از کم موجودہ حکومت جو وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں کام کر رہی ہے اس کو تو appreciate کریں rather کہ دو دو، اڑھائی اڑھائی گھنٹے کی criticism نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن پر رکھا گیا بجٹ اگر دیکھا جائے تو وہ 312 بلین روپے کا ہے، صحت کا 149.9 بلین روپے کا بجٹ ہے، روڈ انفراسٹرکچر کا بجٹ 200 بلین روپے رکھا گیا ہے۔ سب سے زیادہ کسانوں اور جنوبی پنجاب کے لئے سوچنے پر میں شکریہ ادا کروں گا کیونکہ زراعت کے شعبے کے لئے 52.8 بلین جبکہ جنوبی پنجاب اور ہماری 70 فیصد آبادی چونکہ زراعت سے منسلک ہے جس کے لئے allocation کی گئی ہے اور 50۔ ارب روپے کا کسان package دیا گیا ہے۔ میں نے جو بجٹ کے اندر پڑھا ہے کہ صاف پانی کے لئے 300۔ ارب روپے allocate کیا گیا ہے، آبپاشی کے لئے 53.8 بلین رکھے گئے ہیں اور وفاقی حکومت کی طرف سے یوریا اور ڈی اے پی کھادوں میں کمی کر کے سبسڈی دی گئی ہے جبکہ بجلی کی قیمتیں کم کی گئی ہیں، پیسٹی سائیڈ پر جی ایس ٹی ختم کیا گیا ہے۔ خادم اعلیٰ روڈ پروگرام کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے کیونکہ میری دی گئی سکیم کے تحت بننے والی سڑک دیکھ کر لوگوں کی آنکھوں میں آنسو گئے اور ان کا کہنا تھا کہ 1947 کے بعد اب یہاں پر پکی سڑک دیکھی گئی ہے۔ خدا کے لئے اپوزیشن ممبران دھرنے اور جعلی الیکشن کا رونا رونے کی بجائے اپنا کام کریں اور اپنے علاقوں میں کام کریں۔ اپنے صوبے خیبر پختونخوا جہاں آپ کی حکومت ہے وہاں پر کام کریں کیونکہ 2018 کا الیکشن دور نہیں ہے

جناب سپیکر: ان کا صوبہ تو پنجاب ہے۔

میاں عرفان دولتانہ: جناب سپیکر! اس الیکشن میں لگ پتا جائے گا کہ کون اگلی دفعہ پانچ سال کا مینڈیٹ لیتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیکنالوجی پارکس اور آئی ٹی یونیورسٹی کے اوپر کام ہو رہا ہے جبکہ 103 نئے کالج قائم کئے گئے ہیں اور سب سے بڑی خوش آئند بات یہ ہے کہ 36 ہزار اضافی کلاس رومز بنائے جارہے ہیں تو ایجوکیشن کے شعبہ میں وہ کیا گیا ہے جو کہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ 16.6 بلین روپے کا بجٹ ادویات کی مفت فراہمی کے لئے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ٹی بی اور ہیپاٹائٹس خاص طور پر جنوبی پنجاب میں ہیپاٹائٹس کا بڑا مسئلہ ہے جس کی free screening کے لئے بجٹ رکھا گیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ہر شعبے کے اندر صحت ہو، ایجوکیشن ہو، آئی ٹی ہو، انفراسٹرکچر ہو، چاہے بجلی ہو سب شعبوں کے لئے بجٹ میں رقم رکھی

گئی ہے۔ 6545 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے مختلف پلانٹس لگائے جا رہے ہیں جس سے صوبہ پنجاب وفاق کے اندر بھی بجلی فراہم کرے گا۔ لاء اینڈ آرڈر کے لئے اس دفعہ 145.5 بلین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ جنوبی پنجاب اور ملتان سے جیسے ابھی ملک صاحب کھڑے تھے، وہاں میٹرو بس کے پراجیکٹ کی صورت میں لاہور کی طرح جنوبی پنجاب میں بھی وزیر اعلیٰ نے یہ تحفہ دیا ہے۔ جس طرح لاہور میں لوگوں کو سہولت ملی ہے اور جس بس کے لئے بڑے ہی برے لفظ استعمال ہوتے تھے لیکن آج وہ لاہور کے غریب رہائشیوں کے لئے ایک سہولت بنی ہوئی ہے تو اسی طرح میٹرو بس ملتان کے لوگوں کے لئے انشاء اللہ ایک سہولت بنے گی۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ جنوبی پنجاب کے دوسرے علاقوں میں بھی وزیر اعلیٰ اس طرح کی سہولت دیں گے۔

جناب سپیکر! ہمارے دیہی علاقوں میں سب سے زیادہ ضرورت ٹیوٹا، PVTC, skilled کی ہے جس کے لئے 15۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ تجویز کی وہاں ضرورت ہوتی ہے جہاں کوئی کمی ہو اور میں یہی کہوں گا کہ ماشاء اللہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت بہترین طریقے سے perform کر رہی ہے اور آنے والا 2018-23 کا دور بھی مسلم لیگ (ن) کا ہوگا تو پی ٹی آئی کے ممبران کو چاہئے کہ وہ مسلم لیگ (ن) join کر کے حکومتی بنچوں پر آکر بیٹھیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، سردار شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ بجٹ 2016-17 کی ابھی میں بڑی تعریفیں سن رہا تھا کہ 1681۔ ارب 47 کروڑ روپے کا بجٹ ہے لیکن اس میں deficit کتنا ہے؟ 114۔ ارب روپے کا خسارہ ہے۔ یہاں پر مبارکبادیں دی جا رہی تھیں لیکن ہمارا صوبہ جو پونے 675۔ ارب روپے کا مقروض ہے اور ہم یہاں خوشیاں منا رہے ہیں۔ بہت بڑا بجٹ ہے جس کی تعریف کرنی چاہئے۔ میں تین دن سے بجٹ پڑھتا رہا ہوں۔ دولتانہ صاحب، کھوکھر صاحب اور دیگر ممبران بھی جنوبی پنجاب کی بات کر رہے تھے تو اگر پوری بجٹ کی کتاب کو آپ دیکھیں تو جنوبی پنجاب کے کچھ اضلاع میں ایک سکیم بھی کسی مد میں نہیں ہے جس کی مثال میں لیہ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! بجٹ کی کتاب میں سکولز ایجوکیشن ہو، ہائر ایجوکیشن ہو، ہیلتھ ہو، اریگیشن ہو الغرض کہ تمام محکموں کے بجٹ میں نوکر شاہی نے کام کیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ سے گزارش کروں گا کہ ضلع لیہ کو پنجاب کے نقشے سے کاٹ دیا جائے۔ 2008 سے سن رہے ہیں لیہ تونسہ پل اور 2008 سے سن رہے ہیں بہادر کیمپس BZU لیہ لیکن ان کے لئے فنڈز نہیں۔ اگر مساوی سلوک اسی

طرح رہا تو کیا ہم جنوبی پنجاب والے علیحدہ صوبے کی بات نہیں کریں گے؟ بڑا پیسا رکھا ہے road maker پر لیکن اگر آپ لیہ تشریف لے جائیں کیونکہ معزز وزراء یہاں تشریف رکھتے ہیں اور میرے خیال میں آج تک ان میں سے کوئی لیہ نہیں گیا۔ وہاں جا کر سڑکوں کی حالت دیکھیں شوگر کین کے area میں آئے روز حادثات میں سینکڑوں کی تعداد میں اموات ہوتی ہیں۔ ہمارے ٹیکسوں سے یہاں میٹرو بس چلے اور یہاں اورنج لائن ٹرین چلے تو کیا ہمارا حق نہیں بنتا اور ہمیں اپنا شوگر کین سیس فنڈز واپس نہیں دیا جاتا تو کیا رونا روئیں ہم؟ ہسپتالوں کو دیکھ لیں ڈی ایچ کیو لیہ کے علاوہ سنٹرل پنجاب کے تمام DHQs کی اپ گریڈیشن کے لئے بجٹ رکھا گیا تو کیا انہیں لیہ نظر نہیں آتا تھا؟ ایک penny بھی ڈی ایچ کیو ہسپتال لیہ کے لئے رکھی گئی ہے اور نہ ہی ٹی ایچ کیو لیہ کے لئے رکھی گئی ہے۔ لیہ میں 34 اموات زہریلی مٹھائی کھانے سے ہوئیں تو وزیر اعلیٰ وہاں تشریف لے گئے اور واپس آ گئے لیکن ابھی تک اس بات کا تعین نہیں ہو سکا کہ اتنی اموات کیوں ہوئیں؟ خدارا کچھ تو خوف کریں۔

جناب سپیکر! تعلیم کی بات کروں تو میں اپنی constituency کی بات کرتا ہوں۔ یہ چوتھا بجٹ ہے اور وزیر اعلیٰ "پڑھا لکھا پنجاب، پڑھا لکھا پنجاب" کا نعرہ لگاتے ہیں اور میں اپنی constituency پی پی۔263 کی بات کروں جہاں کالج تو دور کی بات ہائر سیکنڈری سکول بھی پوری constituency میں موجود نہیں ہے یہ ہے پڑھا لکھا پنجاب۔ میرا خیال ہے ان کو کچھ نظر نہیں آتا۔ نوکر شاہی جس طرح پنجاب کی بیورو کریسی جو بجٹ ان کو بنا کر دیتی ہے یہ اُسی طرح پیش کر دیتے ہیں۔ ان کو پڑھنے کی تکلیف ہوتی ہے اور نہ ان کو دیکھنے کی تکلیف ہوتی ہے میں معزز وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پورے بجٹ میں لیہ کے متعلق اگر کچھ رکھا گیا ہے جب یہ wind up کریں گی تو وہ پڑھ کر ضرور بتائیں کہ لیہ کے لئے ہم نے کتنا بجٹ رکھا ہے صاف پانی کی بات کروں تو صاف پانی کے لئے بھی ضلع لیہ کے لئے ایک پیسا نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! محترمہ نے پوری بجٹ تقریر پڑھی جس میں لیہ کا ذکر تک نہیں ہے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میں اتنی لمبی باتیں کیا کروں خدارا میں دوبارہ کہوں گا میرا massage وزیر اعلیٰ تک convey کر دیں کہ ضلع لیہ کو پنجاب کے نقشے سے نکال دیں۔ میں نے اپنا یہ احتجاج ریکارڈ کروانا تھا جو میں نے کروا دیا ہے۔ بہت شکریہ اور میں اسی پر ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ کس لئے، اس کی کیا وجہ ہے؟ چلیں انہوں نے ٹوکن واک آؤٹ کیا ہے خیر ہے آجائیں گے۔ جی، ڈاکٹر نجمہ افضل خان! بات کریں۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور پنجاب حکومت کو ایک بہترین بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ بجٹ 17-2016 پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے۔ بجٹ کے سائز سے ہٹ کر اصل چیز بجٹ کی کوالٹی ہے جس میں شہری آبادی کے ساتھ ساتھ دیہی آبادی کے معاملات کو نہایت خوش اسلوبی سے حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس سے پنجاب کے عام آدمی کی خوشحالی کا آغاز ہوگا۔ فارم سے مارکیٹ تک جب جدید سڑکیں بنیں گی تو انشاء اللہ سفر کی سہولیات اور مال برداری کے معاملات میں پنجاب میں بے شمار آسانیاں پیدا ہوں گی۔ بہتر ٹرانسپورٹ اور ذرائع آمدورفت سے ایک عام شہری کی quality of life میں بہتری آئے گی۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کے تحت ڈاکٹر اور سٹاف کی حاضری کو BHU اور RHCs میں یقینی بنانے سے ایک ایسی تبدیلی آئے گی جس سے بروقت علاج ممکن ہوگا اور بڑے ہسپتالوں پر پریشر کم ہو گا بلکہ قوم کی صحت میں بہتری آئے گی۔ DHQs اور THQs ہسپتالوں کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ایک خطیر رقم دی گئی ہے اس کی پاکستان کی تاریخ میں ایسی مثال نہیں ملتی یہ سہولتیں عام شہری کے لئے ہیں نہ کہ اشرافیہ کے لئے۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر سنٹر جس میں 24۔ارب 50 کروڑ کی رقم دی گئی ہے اس سے صحت کے شعبے میں انشاء اللہ انقلاب آئے گا۔ فیصل آباد اور اردگرد کی آبادی کے لئے میں سمجھتی ہوں کہ ٹراما سنٹر کا قیام جو کہ کم از کم 300 بیڈز پر مشتمل ہو ضروری ہے اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ایک مزید میڈیکل کالج جو کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے منسلک ہو شہر کے لئے ایک اچھا اضافہ ہوگا۔ فیصل آباد اور اردگرد کی کثیر آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے علاقے میں کوئی آنکھوں کا ہسپتال نہیں ہے صرف 45 بیڈز کا ایک آئی وارڈ ہے جو کہ اتنی بڑی آبادی کے لئے ناکافی ہے۔

جناب سپیکر! تعلیم کے شعبے میں ڈویلپمنٹ کے لئے 71 فیصد اضافی بجٹ ہمارے سرکاری سکولوں کے حالات کو یکسر تبدیل کردے گا اور ایک غریب آدمی کا بچہ بھی انہی سہولیات کو جیسے کمپیوٹر لیب ہے، E-library ہے سپورٹس اور دوسرے جدید تدریسی طرز عمل سے مستفید ہو گا جو صرف اشرافیہ کی سہولیات رہے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن فنڈ کے لئے 142۔ارب روپے کی allocation اور Skills Development Programme یہ وہ متاثر کن اقدامات ہیں جن سے direct employment کے مواقع عوام کو ملیں گے۔ صوبے کے تمام سکولوں میں missing facilities کے لئے بہت بڑی رقم رکھی گئی ہے جس سے انشاء اللہ صوبہ پنجاب کے بیشتر سکولوں کی حالت بہتر ہو

جائے گی۔45ہزار ٹیچرز کو آئندہ دو سال میں بھرتی کرنے کے لئے جو منصوبہ ہے۔ وہ قابل تحسین ہے۔ دانش سکولوں کے قیام سے غریب کے بچوں کا مستقبل روشن ہو گا۔

جناب سپیکر! صاف پانی پروگرام کی تعریف کے بغیر میں نہیں رہ سکتی کیونکہ بحیثیت ڈاکٹر میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہوں کہ صاف پانی کا نہ ہونا بے شمار بیماریوں کا سبب ہوتا ہے۔ ویسے بھی یہ ایک basic right ہے اور یہ آج تک neglect ہوتا رہا ہے لیکن میاں محمد شہباز شریف نے پچھلے سال 4۔ارب روپے کی خطیر رقم دی اور اس سال بھی 3۔ارب روپے کی رقم دے کر اس شعبے میں ایک نمایاں تبدیلی آئے گی۔ لاء اینڈ آرڈر کسی بھی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہوا کرتی ہے پنجاب میں جب سے میاں محمد شہباز شریف کی حکومت آئی ہے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں بہت بہتر حالات رہے ہیں لیکن لاء اینڈ آرڈر کے معاملے میں کوئی غفلت نہیں ہونی چاہئے۔ سیف سٹی پراجیکٹ عوام کے لئے سکون اور دہشت گردوں کے لئے بہت بڑا امتحان بن کر آئے گا اور اس کے ساتھ لاء اینڈ آرڈر کے سلسلے میں 48 فیصد اضافی فنڈز دیئے گئے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ جب شعبے میں بہترین training اور policing ہو گی تو اس کے ساتھ جرائم کا سدباب ضرور ہو گا اور ایک عام شہری کے لئے یہ بہت پر سکون بات ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ ایک صدقہ جاریہ کی شکل میں میاں شہباز شریف کا بے مثال کارنامہ ہے اس فنڈ میں 4۔ارب کی مزید رقم ڈال کر اس فنڈ کو اب 20۔ارب روپے پر لے جانا ایک عظیم کام ہے اس کی آمدن سے غریب اور لائق فائق بچوں کو نہ صرف امدادی رقوم اور سکالرشپ اور حتیٰ کہ بیرون ممالک دنیا کی بہترین یونیورسٹیز میں اُن کے اخراجات برداشت کئے جائیں گے پاکستان میں talent منوں مٹی تلے دب جاتا ہے لیکن آج اُسے اُبھر کر سامنے آنے کا موقع ملے گا۔

جناب سپیکر! جہاں بے شمار موضوعات پر بات ہو سکتی ہے دو موضوعات جن سے میں متاثر ہوں اُن کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں جو دیکھنے میں تو بہت چھوٹے ہیں اور معمولی ہیں لیکن بڑے دور رس نتائج نکلیں گے۔ میاں محمد شہباز شریف کا یہ فیصلہ کرنا کہ ہر سال بچے چین جائیں گے اور دو سال چائنا میں تعلیم حاصل کریں گے یہ نہ صرف چائنا سے ہماری دوستی کو مستحکم کرے گا بلکہ چین جو دنیا کی سب سے بڑی کاروباری منڈی ہے ہم اس منڈی کے لئے business leader تیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پاکستان کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ 9۔ارب سے زیادہ رقم سے ریسرچ انسٹیٹیوٹ قائم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر جب institution قائم ہو گا تو انشاء اللہ انقلابی تبدیلی آئے گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اورنج لائن ٹرین متوسط طبقہ کے سفر کی سہولت میں ایک اہم پیشرفت ہے جس سے بے شمار لوگوں کو روزگار مہیا ہو گا اور لاہور شہر کی خوبصورتی میں اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی، بہت شکریہ

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں۔ اس عوام دوست بجٹ کے ذریعے انشاء اللہ پاکستان ترقی اور خوشحالی کے راستے پر گامزن ہو گا آئیں ہم سب مل کر اس وطن کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کریں آخر میں ایک شعر

موج بڑھے یا آندھی آئے دیا جلائے رکھنا ہے
گھر کی خاطر سو دکھ جھیلیں، گھر تو آخر اپنا ہے

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**MR SPEAKER:** No Point of Order, No Point of Order.

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! قندیل بلوچ کس بلا کا نام ہے؟ مفتی عبدالقوی دعویٰ کرتے ہیں کہ میں پی ٹی آئی کی مذہبی ونگ پنجاب کا صدر ہوں۔ پاکستان ایک Islamic state ہے اس پر مجھے آپ کی رولنگ چاہئے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! یہ بڑا خطرناک مسئلہ ہے، علماء کرام کو بدنام کرنے کی سازش ہو رہی ہے مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا اسے لکھ کر لائیں پھر بات کریں۔ بڑی مہربانی، تشریف رکھیں۔ ان کا مائک بند کر دیں۔ میاں محمد اسلام اسلم!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پی ٹی آئی والوں کا یقیناً مفتی عبدالقوی سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں؟ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔ جی، میاں اسلام اسلم!

میاں محمد اسلام اسلم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ 17-2016 پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب وحید گل صاحب! آپ دس منٹ کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے جائیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں نے حق بات کی ہے اس لئے مجھے باہر نکال رہے ہو؟

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں نے کوئی غلط بات نہیں کی میں نے حق بات کی ہے جس کی مجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس وقت دس منٹ کے لئے باہر تشریف لے جائیں میں بعد میں آپ کی بات سنوں گا ابھی نہیں سنوں گا۔ آپ چلیں، شاباش۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! یہ بجٹ 1681۔ارب اور 43 کروڑ روپے کا ہے اور اس سے پچھلا بجٹ تقریباً 1400۔ارب روپے کا تھا۔ اگر اس کا موازنہ کریں تو یہ بہت بڑا بجٹ ہے۔ اس بجٹ میں انفراسٹرکچر کے لئے 49 فیصد اور سپیشل سیکٹر کے لئے 31 فیصد رکھا گیا ہے۔ اس میں جو سب سے خاص بات ہے جس پر میں وزیر اعلیٰ صاحب کو appreciate کروں گا وہ صاف پانی پروگرام ہے جس کی ہمارے دیہاتی ایریا میں اشد ضرورت تھی۔ پانی کی وجہ سے بے شمار بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ صاف پانی سے انشاء اللہ ہمارے معاشرے میں ایک بہت بڑی تبدیلی آئے گی۔ صحت مند معاشرہ ہوگا، ہسپتال ویران ہوں گے کیونکہ ہمارا main problem ہی پانی ہے جس میں کچھ ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو صحت کے لئے مضر ہیں۔ اس بجٹ میں کسان کے لئے دو سالوں کے لئے 100 بلین رکھا گیا ہے اور سب سے بڑی چیز جس کا میں ذکر کروں گا وہ ہے سروس سنٹر۔ یہاں پر ہمارے زمینداروں کو وہ سہولتیں ملیں گی جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں پر بلڈوزر، ٹریکٹر اور لیزر لیولر مشینیں بھی ہوں گی۔ میری ایک تجویز ہے کہ جس طرح ایگریکلچر سیکٹر کو ہم promote کر رہے ہیں اور خاص طور پر electricity پر بھی سبسڈی دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر اسی طرح کا سروس سنٹر ہونا چاہئے۔ میں محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا سے گزارش کروں گا کہ یہ تجویز آنے والے سالوں میں رکھی جائے کہ جہاں پر ٹی ایم اے ہے، میونسپل کمیٹی یا بلدیہ کا دفتر ہے وہ بیس پچیس یونین کونسل کو cover نہیں کرتا۔ میں صفائی کے حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ جس طرح شہر میں independent مشینیں ہوتی ہیں اسی طرح یہ ہر یونین کونسل میں بھی ہونی چاہئیں اس سے لوکل سطح پر صفائی ستھرائی اور ماحول کو بہتر کرنے کا موقع ملے گا۔

جناب سپیکر! میری ایک اور تجویز ہے کہ ضلعی گورنمنٹ کو فنڈز دیئے جاتے ہیں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ وہ فنڈز اپنے ہیڈکوارٹر پر زیادہ استعمال کرتی ہے۔ میں اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں کہ ضلع رحیم یار خان میں جو بھی بجٹ آتا ہے اس کی زیادہ رقم ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر لگتی ہے۔ اس کی ایک ratio طے ہونی چاہئے کہ تمام تحصیلوں کو ایک مناسب نمائندگی ملنی چاہئے۔ بے شک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کا زیادہ حصہ رکھا جائے لیکن باقی تحصیلوں کو فنڈز کی تقسیم کے حوالے سے انصاف ہونا چاہئے۔ میں چولستان کے حوالے سے وزیر اعلیٰ کے اقدامات کو خراج تحسین پیش کروں گا۔ میرے بہت سارے بھائیوں کو نہیں پتا کہ دس ہزار ہاریوں کو وزیر اعلیٰ نے زمین الاٹ کی ہے جس کی انشاء اللہ نئے مالی سال میں قرعہ اندازی بھی ہو گی۔ وہ شہداء جو ضرب عضب میں شہید ہو گئے ہیں ان کے لئے بھی وزیر اعلیٰ پنجاب نے زمین مختص کی ہے یہ ایک بہت ہی اچھا اقدام ہے۔

جناب سپیکر! میں روڈز کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ "خادم اعلیٰ روڈ پروگرام" واقعی ہی بہت اچھا ہے۔ پہلی دفعہ اس طرح ہوا ہے کہ ہم نے دیہاتوں میں بھی معیاری روڈز دیکھی ہیں ورنہ اچھی روڈز صرف شہروں میں بنا کرتی تھیں اور دیہات ان روڈز سے محروم تھے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ گزارش کروں گا کہ جس طرح پٹوار کلچر سے عوام کی جان چھڑوائی اور کمپیوٹرائزڈ سسٹم لایا گیا، لینڈ ریکارڈ میں reforms آئیں کاش اس طرح ہم پولیس کے سسٹم کو بھی ٹھیک کر سکیں۔ ہمارا پولیس کا سسٹم ابھی تک کرپشن سے پاک نہیں ہو سکا۔ اس میں بہت سارے مسائل حل ہوئے ہیں، heinous crime ختم ہوئے ہیں لیکن لوکل سطح پر پولیس کا روایتی سسٹم اسی طرح سے چل رہا ہے جس میں ہمیں اصلاحات کرنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں forest کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ ہمارا علاقہ جنگلات سے بھرا پڑا ہے۔ میری درخواست ہو گی کہ وہاں پر کم و بیش دو لاکھ یا تین لاکھ نئے پودے لگائے جائیں اور اس کے لئے بجٹ allocate کیا جائے۔ کرپٹ لینڈ مافیا کو بھی ٹرانسفر کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اس بجٹ پر ایک fact آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ جب کوئی political economists کسی بجٹ کو shape up کرتے ہیں تو وہ reflect کرتا ہے کہ وہ ایک اچھا بجٹ ہے اور I must congratulate محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کہ انہوں نے prove کیا ہے کہ She is a political economist انہوں نے بجٹ کی figuring بہت اچھی کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! It reflects and gradually reflects. پچھلے سال کی نسبت اس سال کے ترقیاتی بجٹ کا حجم 36 فیصد سے زیادہ ہے، یہ کوئی ایسے خواہ مخواہ میں بات نہیں ہو جاتی۔ it needs some sort of supervision یعنی اگر ان کے پاس کرنے کی ability ہو تو پھر یہ ہو سکتا ہے otherwise نہیں ہو سکتا تو میں وزیر اعلیٰ پنجاب، محترمہ وزیر خزانہ اور ان کی تمام ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑا زبردست بجٹ پیش کیا ہے اور

> Especially they have won the hearts of farmers. I must say that this package which the Federal Government announced in collaboration with Provincial Government,

کچھ نہیں تو میرے خیال میں ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک سال میں کاشتکار کی لاگت میں کم از کم پندرہ سے بیس ہزار روپے فی ایکڑ کا فرق آئے گا. and this is on record جو کھاد کی قیمتوں میں کمی ہے، جو بجلی کے ٹیرف میں کمی ہے اور جو اس میں پنجاب گورنمنٹ اپنا شیئر ڈالے گی، یہ ایک اچھا کسان package بھی ہے لیکن

> I must say it here and I should say it very loudly that package alone will not help. So the Finance Minister, being a political economist, will really appreciate this fact that package without the policy will not bring the desired results.

تو جو پالیسی ہے وہ package کو compliment کرے گی۔ گورنمنٹ تو اس وقت یہی دے سکتی تھی اور انہوں نے package دے دیا، subsidies آ گئیں مگر ان subsidies کو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ consult کر کے minimum support price کا mechanism ضرور لے کر آئے، نئی منڈیوں کی تلاش ضرور کریں، کسان کی crops کو فروخت کی assurance دیں کہ جو بھی وہ کاشت کر رہا ہے وہ بکے گا۔ آج میں دیکھ سکتا ہوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب کا focus rural areas ہیں، "پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" it is making an impact یہ بالکل clearly کہا جا سکتا ہے اس میں اگر مزید رقم بڑھائی جا سکتی ہے تو ضرور بڑھانی چاہئے۔ "پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" کا slogan آج زبان زدعام ہے۔ پورے پنجاب میں اس کی تعریف و تحسین ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ درخواست کروں گا کہ "پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" کے پروگرام میں اس مالی سال کے اندر جو رقم رکھی ہے اس میں اگر 100 کی requirement ہے تو وہ 30 پوری کر رہی ہے اور 70 کو خالی چھوڑ رہی ہے۔ اگر آپ اگلے سال میں بھی رقم رکھیں گے تو جو پیچھے 40 رہ جائیں گے تو that will spare of a half glass، گلاس empty ہے اور یہ آدھا گلاس بھرا ہے۔ آپ بہتر سمجھتی ہیں اور آپ کوشش کریں کہ بے شک 50 سے اوپر نکل جائے، آپ نے پہلے جتنی رقم رکھی ہے اس میں تھوڑا سا مزید اضافہ کریں۔ وزیر مواصلات و تعمیرات بیٹھے ہیں یہ اس میں اضافہ کر سکتے ہیں اور یہ میری تجویز لے جائیں۔

جناب سپیکر! میری اگلی request یہ ہے کہ صاف پانی بڑا زبردست پراجیکٹ ہے۔ آپ کے پورے سسٹم میں neither in any provincial court nor in any local government court بدقسمتی کے ساتھ دیہات ایک متروکہ حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ یہ ایک 10 ہزار آبادی کا گاؤں ہے یا 2 ہزار آبادی کا گاؤں ہے، variance کے ساتھ کوئی ایسا نظام وضع نہیں کہ ان کو کچھ فنڈز دے دیئے جائیں تاکہ وہ اپنی جگہ سے garbage اٹھانے کے لئے استعمال کرے۔ 50 سالوں سے ان دیہاتوں کے اندر جس جگہ پر کچرا پھینکا جا رہا ہے ان کو اٹھانے کا کوئی نظام وضع نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! میری محترمہ وزیر خزانہ سے request ہو گی کہ جب آپ Interim پراونشل فنانس کمیشن کرنے جا رہے ہیں اور جب ڈسٹرکٹ کو یہ پیسے بھیجیں تو مہربانی کر کے ان یونین کونسل کو اتنا بااختیار ضرور کریں تاکہ وہ دیہاتوں کو at least کسی standard living پر لے کر آئیں۔ ابھی

کا جو سروے ہوا ہے تو اس میں صرف کھانے کھانے کی بنیاد پر poverty کا recently poverty indicator نہیں رکھا گیا۔ وہ indicator ہے کہ ہیلتھ کی facility کتنی ہے، وہ indicator ہے کہ ایجوکیشن کا access کتنا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر سردار شہاب الدین خان ٹوکن واک آؤٹ
ختم کرکے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

**جناب سپیکر:** جی، welcome back.

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! آپ کے جو poverty کے indicators ہیں ان کے اندر صفائی اور living standards کو بھی بنیاد بنا دیا گیا ہے اور ہم ان indicators کے تحت 39 percent below the poverty line show ہوئے ہیں تو میری محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست ہوگی کہ جب آپ اتنے بڑے بڑے initiative لے رہے ہیں، آپ نے rural economy کو درست کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور بجا طور پر یہ زرعی package اور "یہ پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" بہتر سمت کی طرف ایک قدم ہے تو اس چیز کو بھی پراونشل فنانس کمیشن میں شامل کریں۔ بھلے سے یہ interim پراونشل فنانس کمیشن ہے جب آپ ڈسٹرکٹ کی allocation کریں تو یونین کونسل وار Kindly look into those neglected areas since Pakistan is created. اس پر کبھی کسی نے غور نہیں کیا۔ اس بجٹ میں جو نیشنل ایکشن پلان کے ساتھ compliance کرنے میں وزیراعلیٰ پنجاب کا وژن ہے میں اس پر بھی ان کی ٹیم کو شاباش دیتا ہوں۔ یہ قابل ستائش ہے کہ inconformity with the national action plan جب ہماری فوجیں ضرب عضب کے اندر engage ہیں تو پراونشل گورنمنٹ کا حق ہونا چاہئے تھا اور انہوں نے vigilance based اچھی policing کے لئے پاکستان اور بالخصوص پنجاب کے اندر ایک network کو اچھے طریقے سے نبھایا جس میں Counter Terrorism Forces بنی، ریجنل کے لئے ڈولفن فورسز بنی اور سیف سٹی کے پراجیکٹس بھی شامل ہیں۔ I must congratulate Finance Minister on this. انہوں نے پوری طرح اس کو بھی cater for کیا۔

جناب سپیکر! میں مزید یہ درخواست کروں گا کہ میری constituency ایک rural constituency ہے اور پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں پلاننگ کمیشن نے وہاں پر دو بڑے منصوبے announce کئے۔ وہ 60 کلو میٹر کی ایک روڈ تھی جو پورے دو ایم این اے کی constituency سے

نکلتی تھی جو کہ کنگن پور سے گنڈا سنگھ والا تک جاتی ہے اس کے لئے 54 کروڑ روپے اس وقت رکھے گئے اور 40 کروڑ روپے اس میں سے نکال لئے گئے۔ اب وہ دونوں روڈز dig up پڑی ہیں۔ ہم نے بارہا سیکرٹری مواصلات و تعمیرات اور PAK PWD کے Federal counterparts کے ساتھ اس مسئلے کو اٹھایا ہے۔ دس سال سے یہ 112 کلومیٹر روڈ dig up پڑی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس کے لئے 100 ملین کی گرانٹ بھی دے دی given the were we reason somehow but commitment کہ اس پی اینڈ ڈی کے اندر یہ دونوں روڈز شامل ہوں گی، یہ commitment ہمارے ساتھ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کی تھی، یہ commitment ہمارے ساتھ پی اینڈ ڈی کے چیئرمین نے بھی کی تھی اور اس پر working پوری ہو گئی، انہوں نے ایک پیپر بنا کر چیف سیکرٹری کے پاس بھی بھجوایا۔

But for somehow reason that has been dropped finally in the ADP.

جناب سپیکر! میری محترمہ فنانس منسٹر سے درخواست ہو گی کہ مہربانی کر کے اس issue کو take up کریں، لاکھوں افراد اس سے متاثر ہو رہے ہیں، بے شمار دیہات اس سے connected ہیں، یہ چار شہروں کو آپس میں connect کرتی ہیں اور وہ روڈ اس حالت میں ہے کہ اس پر صرف base ڈالا ہوا ہے اور پتھر پڑے ہیں۔

These roads are called as Pajeeyan Gohar jageer and Kanganpur to Ganda Singh Wala, I would request to Finance Minister. Kindly look into it. I am very grateful. Thank you.

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ محترمہ لبنیٰ ریحان!

محترمہ لبنیٰ ریحان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے مالی سال 17-2016 کے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ میں اس بجٹ کو پیش کرنے پر وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں اور ان کی ہدایت کے مطابق عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے۔ بے شمار ممالک کے سربراہان میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ کی انتظامی صلاحیتوں کے معترف ہیں اور اس کا اظہار مختلف موقعوں پر بھی کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حریف جماعتوں کے کارکن اور نمائندے بھی کہتے

ہیں کہ کاش! ہمارا وزیر اعلیٰ بھی میاں محمد شہباز شریف جیسا ہو۔ صوبہ پنجاب کے لئے آئندہ مالی سال کا یہ بجٹ 1681۔ارب روپے سے زائد کا ہے۔ اس بجٹ میں صوبہ پنجاب کے تمام اداروں کا احاطہ کیا گیا ہے بالخصوص زراعت، تعلیم، infrastructure اور ملکی حالات کے پیش نظر داخلی معاملات کے لئے بھی خصوصی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں شعبہ تعلیم کو بہت اہمیت دی گئی ہے، اس کے لئے 312۔ارب روپے کی کثیر رقم مختص کی گئی ہے اس سے ایجوکیشن سیکٹر کے ہر پہلو کو مد نظر رکھا گیا ہے، گزشتہ دو سالوں کی نسبت 47 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ یہاں میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ تمام facilities اور ٹیچرز کی کمی کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ سٹاف کی کمی کو بھی پورا کیا جائے اور اس کے لئے چیک اینڈ بیلنس بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! صحت کے شعبہ کے لئے کل 260۔ارب روپے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 62 فیصد اضافہ ہے۔ اس بجٹ کی رقم کو ہیلتھ انشورنس، ایمبولینسوں کی خریداری، ادویات کی فراہمی، نئے ہسپتالوں کا قیام، نئی بھرتیاں، موبائل ہسپتالوں، صحت کے متعلقہ کاموں اور اداروں پر خرچ کیا جائے گا۔ BHU اور THQ کی اپ گریڈیشن بھی ایک خوش آئند بات ہے اور اس سے بھی لوگوں کو صحت کی سہولیات ملیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ جتنی بھی مشینری ہے اس پر چیک اینڈ بیلنس رکھا جائے اور اس کے لئے proper technician رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! امن و امان اور دہشت گردی کے خاتمہ کے حوالے سے پولیس کے لئے 150۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے، انشاءاللہ تعالیٰ اس رقم کے بہتر استعمال سے صوبہ میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہت بہتر ہو جائے گی۔ میں یہاں راولپنڈی میں امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے کے حوالے سے ڈولفن فورس کے قیام کو خوش آئند تصور کرتی ہوں۔ میں اپنی طرف سے اور راولپنڈی کی عوام کی طرف سے خادم اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن ایک ایسا کام ہے جس سے آئے روز کے جھگڑے ختم ہو جائیں گے اور کوئی کسی کی اراضی پر قبضہ نہ کر سکے گا۔ اس اہم کام کی تکمیل پر میاں محمد شہباز شریف خصوصی طور پر خراج تحسین کے مستحق ہیں، اس عمل کو مکمل کرنے کے لئے 4۔ارب روپے سے زائد رقم مختص کی جائے گی۔

جناب سپیکر! خادم اعلیٰ پنجاب کا صاف پانی پروگرام پنجاب کے عوام کے لئے کسی تحفہ سے کم نہیں ہے، جس کے لئے 300۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ میرے ضلع کو فیز ون میں شامل کیا

جائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میری درخواست ہے کہ راولپنڈی کو جلد از جلد اس منصوبے میں شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ راولپنڈی جو عرصہ دراز سے پانی کی کمی کا شکار ہے۔یہاں صاف پانی کی فراہمی کے حوالے سے فلٹریشن پلانٹ بھی دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپوزیشن کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف 2018 تک حکومت کرتے ہوئے اپنے تمام منصوبہ جات مکمل کریں گے اور [*******] تو بھی میاں محمد نواز شریف سے استعفیٰ نہیں لے سکتی۔ اپوزیشن والے چور دروازے سے ہوس اقتدار کے چکر میں ہیں، اسے 2018 تک انتظار کرنا ہوگا۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی فرما کر بجٹ پر بات کریں۔ اب آپ مہربانی کریں اور تشریف رکھیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! کیونکہ پاکستان کی عوام مسلم لیگ (ن) کے ساتھ ہے۔ موجودہ جغرافیائی حالات کے پیش نظر یہ وقت ملکی سالمیت کے سوچنے کا ہے اور یہی موقع ہے کہ ہمیں زبردست اظہار یک جہتی کا مظاہرہ کرنا ہوگا، پاکستان کی طرف اٹھنے والی ہر بری آنکھ کو نکال دیا جائے گا۔ پاکستان کے خلاف اٹھتے ہوئے ہر ہاتھ اور ٹانگ کو جسم سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ میں یہاں افواج پاکستان کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے ملک عزیز کے دفاع میں ضرب عضب کے دوران بے پناہ قربانیاں دے کر دہشت گردوں کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ میں ان ماؤں کو بھی سلام پیش کرتی ہوں جن کے سپوتوں نے ضرب عضب کے دوران جام شہادت نوش کی۔ آخر میں ایک بار۔۔۔

جناب سپیکر: قابل اعتراض الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ پاکستان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی شکریہ۔ سردار وقاص حسن موکل!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! شکریہ۔ 1600۔ارب روپے کا بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر اعلیٰ، محترمہ وزیر خزانہ۔۔۔

جناب سپیکر: figures درست کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! 1681۔ارب روپے کا بجٹ پیش۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا اور پڑھ لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں موٹی، موٹی بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اپنی غلطی پر معذرت کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اتنا شاندار، اتنے بڑے حجم کا بجٹ پیش کرنے پر میں وزیراعلیٰ، محترمہ وزیر خزانہ کو اور حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے نقطہ نظر میں اس کے علاوہ کوئی بھی اس مبارکباد کا مستحق ہی نہیں ہے کیونکہ یہ بجٹ سوائے لفظوں کے ہیر پھیر کے علاوہ کوئی اور چیز ہے ہی نہیں، کسی عام شہری کے لئے اس کے اندر دھیلے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ سب سے پہلے تو میں یہ بات کہوں گا کہ یہاں پر پچھلے تین دنوں میں صرف ایک بات پر تقریریں ہوئی ہیں۔ زمین آسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں، خوشامدیں اور تعریفیں کی گئی ہیں کہ اتنا بڑا بجٹ تاریخ میں پیش نہیں کیا گیا۔ میرا اس پر ایک بنیادی سوال ہے کہ پچھلے سال کے بجٹ میں جو اس بجٹ کے حجم سے شاید بہت تھوڑا تھا، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں سے utilize کتنا ہوا ہے۔ آپ نے اس کو استعمال کتنا کیا ہے، آپ کا پچھلے سال کا بجٹ 40 فیصد تو استعمال ہی نہیں ہوا اور اس دفعہ حکومت کی ڈینگیں یہ ہیں کہ ہم نے 1600۔ارب روپے کا بجٹ پنجاب کی تاریخ میں آج تک پیش نہیں کیا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ بھائی جو allocations تھیں پہلے وہ تو پوری طرح استعمال کر لیں، پھر آپ اگلی بات کریں۔ اس چیز کو آپ justify کریں کہ ہم جب اتنا بڑا بجٹ دے رہے ہیں اس بجٹ کی ضرورت کیا ہے؟ اگر پچھلے سال کے بجٹ میں جو allocations آپ نے کی تھیں وہ تو آپ استعمال نہیں کر سکے تو اس سال آپ کا emphasis اس بات پر ہے کہ ہم نے 1600۔ارب روپے کا بجٹ پیش کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا اس میں اگلا نکتہ یہ ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد وحید گل ایوان میں داخل ہوئے)

جناب سپیکر: آپ تشریف لے آئیں۔

**جناب محمد وحید گل:** جناب سپیکر! شکریہ

**سردار وقاص حسن موکل:** جناب سپیکر! اس بجٹ کے اندر actually جو Key Sectors ہیں ان کے اندر actually allocations کم ہوئی ہیں۔ صحت، تعلیم اور پبلک ہیلتھ کے لئے پچھلی دفعہ actual جو پیسے رکھے گئے تھے اس سے کم رکھے گئے ہیں۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ ضرور چاہوں گا کہ اپنی wind up speech کے اندر یہ ضرور explain کریں کہ اس 1600۔ارب روپے کے بجٹ کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ہے؟ جبکہ پچھلے سال کے بجٹ کی۔۔۔

**جناب سپیکر:** پھر آپ اس کو کم بتا رہے ہیں۔

**سردار وقاص حسن موکل:** جناب سپیکر! 1681۔ارب 47 کروڑ روپے کا بجٹ۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔

**سردار وقاص حسن موکل:** جناب سپیکر! میں اس پر معذرت چاہتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**سردار وقاص حسن موکل:** جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو پچھلے سال کا بجٹ تھا کیا اس میں missing facilities ختم ہو گئی ہیں۔ میں ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ باقیوں کا مجھے نہیں پتا لیکن میرے حلقہ کے اندر آج بھی missing facilities موجود ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا پچھلے سال کے بجٹ کے اندر health facilities مل چکی ہیں، کیا BHU,RHC operational ہو چکے ہیں؟ میں ذمہ داری کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرے حلقہ میں آج بھی ایسے ہسپتال موجود ہیں جہاں پر ان دو کمروں کی چھت نہیں ہے، چار دیواری نہیں ہے، بھینسیں وہاں پر چر رہی ہیں۔ بجٹ کی allocation کے حساب سے آپ دیکھ لیں کہ کتنی increase ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ پچھلے سال کا بجٹ گیا کہاں پر ہے؟ عام سکول آج بھی چٹیل میدان ہیں، ہسپتال آج بھی بے یار و مدد گار بغیر، ڈاکٹر بغیر دوائیوں کے ہیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اربوں روپے کا بجٹ گیا کہاں پر ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے دو مثالیں اور دینا چاہوں گا، اس وقت، اس گھڑی سرو سز ہسپتال میں ایک میرے حلقہ کا مریض پچھلے پندرہ دنوں سے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

**MR SPEAKER:** Order please. Order please. Order in the House.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! 43ہزار147روپے کے لئے وہ وہاں پر بیٹھا ہوا ہے چونکہ اس کو یہ پیسے حکومت پنجاب نے وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو پر دینے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ اربوں روپے صحت کے لئے رکھ رہے ہیں اور ایک مریض جو پچھلے پندرہ دنوں سے سروسز ہسپتال میں 43ہزار روپے کے لئے تڑپ رہا ہے تو یہ کس قسم کی بجٹ allocation ہے۔ عوام کا پیسا جا کدھر رہا ہے، وہ غریب آدمی جو ہسپتال میں پڑا ہوا ہے، اب اس کے لئے وزیر اعلیٰ کے پاس کون جائے گا، ہم تو ویسے ہی منکر ہیں، ہم تو نہیں جا سکتے۔ میں آپ سے بھی یہ سوال کروں گا کہ آپ مجھے اس کا حل بتا دیں کہ اس بندے کو وزیر اعلیٰ ڈائریکٹو کیسے دلوایا جائے، کیا میں اسے اپنے حلقہ سے نکال دوں یا میں اپنے حلقہ سے باہر چلا جاؤں، کیا کروں؟ ایک غریب عام شہری اس وقت صرف 43ہزار روپے کے لئے پندرہ دن سے سروسز ہسپتال میں ایڑیاں رگڑ رہا ہے اور ہم کہہ رہے ہیں کہ اربوں روپے ہیلتھ کے لئے رکھ دیا ہے۔ مفت کی دوائیوں کے ہمارے لارے ہیں، ہر چیز کی یہاں پر بلے بلے ہے۔ یہ ایک زندہ مثال ہے کوئی کتابی بات تو میں نہیں کر رہا، کسی کو بھجوا کر پتا کروا لیں۔ 1600۔ارب روپے سے زیادہ کا ہمارے پاس بجٹ ہے، تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے، میں پوچھتا ہوں کہ وہ پیسے جا کدھر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: ابھی تو تجویز ہے اس کی، ابھی تجویز ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ کی بات پر میں یقین کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی تجویز ہے، ابھی آپ بحث کر رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! 43ہزار روپے کا آپ arrange کروا دیں، اس بے چارے کا آپریشن ہو جائے گا۔ آگے چلتے ہیں، لوکل گورنمنٹ allocation جو کہ 23۔ارب روپے سے 13۔ارب روپے ہو گئی ہے یعنی کم ہو گئی ہے، کیوں کم ہو گئی ہے میرے پاس اس سوال کا جواب نہیں، میں یہ ضرور چاہوں گا کہ بتایا جائے۔ Foreign grants صفر ہے، کمال بات ہے پنجاب کا بجٹ چیک کریں ہم نے actually opt کیا ہے کہ ہم مہنگے قرضے لیں چونکہ ہمارے پاس دینے کے لئے پیسے ہی بہت ہیں۔ ہمارے پاس revenue generations کے اتنے زیادہ streams ہیں کہ پیسوں کی لہریں بہریں چل رہی ہیں۔ ہمارا جو foreign debt ہے ہم نے جو قرضہ دینا ہے وہ 436۔ارب روپے سے بڑھ کر 516۔ارب روپے پر چلا گیا ہے، یہ تو کسی جگہ پر نظر نہیں آیا۔ ہمارے اوپر اور قرضہ چڑھ گیا ہے اس سال ہم نے اور پیسے دینے ہیں، ہم نے ضرورت ہی محسوس نہیں کی گوارا ہی نہیں کیا۔

(اس مرحلہ پر ٹائم ختم ہونے کی bell بجی)

جناب سپیکر! بار بار گھنٹی بجانے والے سے کہیں کہ میرا ٹائم پندرہ منٹ ہے اس کو اتنا بھی نہیں پتا۔

جناب سپیکر: پندرہ منٹ نہیں ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پندرہ منٹ ہیں۔ کبھی تو کسی اپوزیشن ممبر کی کوئی بات مان لیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے. Carry on

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! چلو شکریہ کہ آپ نے مان لیا ہے۔ اب میں صوبائی اسمبلی کی بلڈنگ کی طرف آؤں گا اور کوشش کروں گا کہ ذرا جلدی جلدی کر لوں۔ 2015 میں 1948 بلین روپے رکھے اس میں سے 614 ملین روپے ڈویلپمنٹ کے تھے اب 2016 میں ہم نے 1320 ملین روپے رکھ لئے ہیں لیکن ڈویلپمنٹ میں none ہے۔ کیا میں اس سے یہ سمجھوں کہ اس سال بھی اسمبلی نہیں بنے گی اور وہ کھنڈر بن جائے گا میرا خیال ہے کہ پھر اس پر ٹکٹ لگا کر کھنڈرات والا کر لیں جیسے موہنجو داڑو والے ہیں اس طرح یہاں پر بھی revenue generation کر لیں گے۔ یہی ہو سکتا ہے، ایک چیز بنی ہوئی ہے وہ صرف years completion کے ہی انتظار میں ہے لیکن صرف اپنی انا کو پالنے کے لئے یہ نہیں کیا جا رہا۔ اسمبلی کے ممبران خود کہتے ہیں کہ اگر ہم اندر بیٹھ جائیں پھر ہمیں خدا کی طاقت ہی باہر نکال سکتی ہے خود تو نہیں جا سکتے۔

جناب سپیکر! زراعت پر بہت باتیں ہو گئیں میں بھی ایک زمیندار ہوں میرا ایک چھوٹا سا سوال ہے کہ حکومت نے اس دفعہ چھ لاکھ موبائل زمینداروں اور کسانوں کو دینے ہیں۔

جناب سپیکر: چھ لاکھ؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پنجاب کے کسانوں کو چھ لاکھ موبائل ملنے ہیں آپ اسے چھوٹی لیپ ٹاپ سکیم ہی سمجھ لیں۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ یہ سکیم کدھر جائے گی مجھے وہ بندہ present کیا جائے اس کی تصویر ہی دکھا دیں جو حکومت کو اتنی شاہکار قسم کی چیزیں present کرتا ہے۔ Android mobile کا ایک ماڑے کسان کے ساتھ کیا لینا دینا؟ اس پر لکھا ہوا ہے کہ موسم کا حال بتایا جائے گا۔ کیا ہمارے android forefathers سے موسم کا حال لیتے تھے؟ آج کسی بزرگ کو پکڑ لیں

وہ آپ کو بتا سکتا ہے کہ دو دن بعد بارش ہونی ہے یا تین دن بعد ہونی ہے۔ موسم کا حال دکھانے کے لئے android فون آ رہا ہے۔ اگر آپ کو کسان کی اتنی ہی فکر ہے تو اس کے لئے کچھ بہتری کا کام کریں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کا نام سمارٹ فون ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! Android phone ہے، میرے خیال میں اگر اسے کھاد دے دیں تو زیادہ دعائیں دے گا۔ موسم کا پتا کرنے کے لئے اتنا بڑا فون ہے۔

معزز ممبران: دل کے موسم کا حال بتائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں حکومت کی عظمت اور اس صاحب کو سلام ہی پیش کر سکتا ہوں۔ ڈویلپمنٹ بجٹ 471 بلین روپے ADP اور 78 بلین روپے other projects کے لئے یعنی ٹوٹل 550۔ ارب روپے کا بجٹ ہے۔ یہ white paper on budget ہے منسٹر صاحبہ! شاید آپ نے اسے note نہ کیا ہو میں چاہوں گا کہ آپ اسے ضرور دوبارہ سے دیکھ لیں۔ اس سارے white paper میں ہر bi-chart ہر گراف۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز. Order in the House جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! رنگین ہے پوری کی پوری کتاب، شروع سے لے کر آخر تک رنگین ہے، ہر چیز کی point to point percentage detail دی ہوئی ہے۔ صفحہ نمبر 46 پر sector-wise distribution and development programme 2016 کا ایک bi-chart ہے۔ میں نے اس سے زیادہ مسکین bi-chart نہیں دیکھا ہو گا گرے رنگ میں کوئی نمبر نہیں کوئی کچھ نہیں ہے کیونکہ اس میں special initiatives کا بھی ایک حصہ ہے۔ اب حکومت کیوں چاہے گی کہ وہ بتایا جائے، یہ چیک کیا جائے اور میرا یہ سوال ہے کہ Social Sector کا کیا مطلب ہے؟ Production Sector کیا ہے، Infrastructure Development کیا ہے، Service Sector کیا ہے، یہ ہے کیا، یہ کس کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے اور کون بے وقوف بنے گا؟ یہ allocation کا ایک گورکھ دھندا تھا جو بابوؤں نے گھمایا ہے، ہم جیسے بے چارے ان پڑھ، پڑھے لکھے یا کم پڑھے لکھے پارلیمنٹیرینز کو جس طرح مرضی بے وقوف بناؤ، ٹرک کی بتی کے پیچھے لگاؤ چل پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اور کمال بات صرف ایک ہی بات کروں گا یہ ہم ساروں کے لئے ہے۔ ہم نے اورنج لائن ٹرین میں 85۔ ارب روپیہ رکھا ہے میں صرف example دے رہا ہوں اس سے زیادہ

بات نہیں کروں گا چونکہ آپ بڑا جلدی offend ہو جاتے ہیں۔ Missing facilities کے لئے 5۔ارب روپے، PEF کے لئے 4۔ارب روپے، سینی ٹیشن 14۔ارب روپے، صاف پانی 3۔ارب روپے اگر اس کو ٹوٹل بھی کر لیں تو پھر بھی 85۔ارب کا مقابلہ نہیں کرتا۔ ایک طرف پورا پنجاب اور ایک طرف لاہور شہر، میں یہ بحث بھی نہیں کروں گا کہ یہ ہونا چاہئے یا نہیں ہونا چاہئے۔ میرا سوال صرف اتنا ہے کہ تعلیم، صحت، سینی ٹیشن، صاف پانی، صاف پانی پینا ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ اس کے لئے پورے پنجاب کی allocation ایک طرف اور اورنج لائن ٹرین کی allocation ایک طرف۔ یہ کس قسم کا بجٹ ہے، یہ کس کے لئے بجٹ ہے، کیا یہ میرا سوال نہیں بنتا یا پورے پنجاب کا نہیں بنتا؟ فیصل آباد کے میرے بھائی نے بڑی تعریفیں کیں اور بڑی اچھی باتیں کیں اس کے اندر انہوں نے اورنج لائن ٹرین کی بھی بات کی۔ ان سے میرا سوال ہے کہ فیصل آباد میں سینی ٹیشن کے مسائل ختم ہو گئے ہیں، فیصل آباد میں تمام بچے سکولوں میں ہیں اور فیصل آباد کے اندر صاف پانی ہر کسی کو ملتا ہے؟ خدا کا نام لیں ہم کس قسم کی رائی بھر باتوں میں بجٹ بنا رہے ہیں کہ ہم پورے پنجاب کی بنیادی requirements کے لئے allocation ایک کر رہے ہیں اور لاہور کے لئے ایک کر رہے ہیں اس کی justification ہی دے دو۔

جناب سپیکر! اب میں منکرین پنجاب کی تھوڑی سی بات کروں گا۔ ہم اپوزیشن کے پچاس ممبر ہیں اگر دو لاکھ کی average کر لیں تو ایک کروڑ کی آبادی ہے جس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ آپ نے سن ہی لیا کہ یہاں پر تو حکومتی ممبران یہ کہتے ہیں کہ ہماری سکیمیں نہیں آئیں ہمارا تو ویسے ہی اللہ وارث ہے۔ میں کہوں گا کہ یہ بجٹ 10 کروڑ عوام کا نہیں ہے بلکہ یہ 9 کروڑ عوام کا ہے۔ چونکہ اس ایک کروڑ کی نمائندگی کسی طرف ہے ہی نہیں۔

**معزز ممبران:** جناب سپیکر! کروڑ سے زیادہ آبادی بنتی ہے۔

**سردار وقاص حسن موکل:** جناب سپیکر! میں نے دو لاکھ کے حساب سے ڈالا ہے آگے آپ جتنا مرضی سمجھ لیں۔

**سید زعیم حسین قادری:** جناب سپیکر! آپ کے کام تو ہوتے ہیں۔

**وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):** جناب سپیکر! تساڈی تے سنی جاندی اے۔

**سردار وقاص حسن موکل:** جناب سپیکر! اچھا جی؟ پتا نہیں تساڈے کول ای اے اس توں اگے نہیں آئی۔ اگر میری شنوائی ہے تو میں نے ابھی ایک extension کی بات کی ہے اس پر عمل ہو جانا چاہئے۔

میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس سے زیادہ دکھ کی اور کیا بات ہوگی کہ ہم نے اپنے پچھلے سال کا پورا بجٹ نہیں لگایا لیکن اپوزیشن کو نہیں دیا۔انا پرستی دیکھیں، آپ سوچ دیکھیں کہ ضائع ہو جائے، lapse کر جائے لیکن خدا نخواستہ اپوزیشن کے کسی پارلیمنٹیرین کو نہیں دینا اور یہاں پر باتیں سنیں کہ ہم اس پورے صوبے کے ہر انسان کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ بھائی! نہ بھی لے کر چلو ہم کون سا کہہ رہے ہیں لیکن کیا عوام صاف پانی نہیں پینا چاہتی، کیا ان کے بچے سکول نہیں جانا چاہتے اور ان کے بوڑھے اور مریض علاج نہیں چاہتے؟ باتیں ہوتی ہیں سوکھے پینڈوؤں کی، میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ مؤکل تا کنگن پور روڈ کی repair and maintenance کے لئے 4 کروڑ روپے کی سکیم آئی، خدا نخواستہ یہ سکیم میری نہیں تھی یہ ایم این اے صاحب کی تھی۔اس 4 کروڑ روپے میں جو سڑک بن رہی ہے ابھی میری منسٹر صاحب سے بھی بات ہوئی میں نے جا کر صرف اتنی request کی کہ اگر وہ سڑک بچیوں اور بچوں کے سکول کے آگے سے گزر جائے گی تو ان کا بھلا ہو جائے گا اور یہ صرف 80 لاکھ روپے کی extension ہے۔اس کو تیسرا مہینہ چل رہا ہے ہر چیز کی بنیاد، ہر چیز کی شروعات یا آخیر وزیر اعلیٰ ہاؤس تک جاتی ہے لیکن میں تو وزیر اعلیٰ ہاؤس نہیں جا سکتا۔اب آپ مجھے بتائیں کہ میں اپنی یہ باتیں آپ کے علاوہ کس کے سامنے رکھوں؟

جناب سپیکر! میرے خیال میں میری یہ conclusion ہو گی کہ حضرت عمر فاروقؓ کا قول تھا کہ دریا فرات کے کنارے اگر ایک کتا بھی بھوکا سوئے گا تو آخرت کے وقت میں اس کا جوابدہ ہوں گا۔ بھوکا ہوا تو مر ہی جائے گا۔ میرا آپ کی وساطت سے اس حکومت اور وزیر اعلیٰ سے یہ سوال ہے کہ اگر ہمارے بڑے، ہمارے نبی، ہمارے پیغمبر، ہمارے صحابہ کرام کی اس قسم کی مثالیں تھیں تو یہاں پر گڈ گورننس کا سوال آگے رکھوں یا نہ رکھوں؟ ایک کتے کی بات ہو رہی ہے اور یہاں پر اڑھائی کروڑ کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! تیسرا سال ہو گیا ہے ہم اس عوام کے لئے در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، بجٹ کی بات ہو رہی ہے ڈینگیں ماری جا رہی ہیں کہ 1681۔ارب اور 47 کروڑ روپے کا بجٹ ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے جبکہ حقیقت میں یہ تاریخ کا سب سے بڑا قرضہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کروں گا۔ ہم نے پولیس کا بجٹ بھی بڑھا دیا ہے۔آپ پچھلے سال کے statistics نکال لیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ 65 فیصد crime rate مزید بڑھ گیا ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ پیسے criminals یا پولیس کی طرف جا رہے ہیں، میرا یہ بھی سوال

ہے کہ کیا یہ دونوں ایک ہی ہیں اور یہاں پر پولیس کر کیا رہی ہے؟ پولیس چھوٹو گینگ کو پکڑنے کے لئے جاتی ہے تو اپنے اٹھارہ بندے شہید کرواکر واپس آجاتی ہے۔ ہماری پولیس کی یہ کارکردگی ہے تو پھر ہم کس بنیاد پر ان کو اتنا زیادہ بجٹ دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چھوٹو اور اس کا گینگ تو پکڑا جا چکا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جب اس نے فوج کو آتے دیکھا تو ہاتھ جوڑ کر اپنی زندگی بچالی اور خود گرفتاری دے دی تھی۔ پولیس کی اس کے اندر کیا کارکردگی ہے؟ یہ سال شروع ہو چکا ہے تو گزر ہی جائے گا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس حکومت اور محکمہ پولیس کی پکڑ اگر ادھر نہ ہوئی تو کہیں نہ کہیں ضرور ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ان سب کی ضرور پکڑ ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بہت سے حکومتی اور ہمارے اپوزیشن بنچوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کی طرف سے ایک تجویز آئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمیں غور کرنا چاہئے۔ منگل سے رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو رہا ہے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں معمولات زندگی بڑے مختلف ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے اعتکاف پر بیٹھنا ہوتا ہے، کچھ لوگ عمرے پر جا رہے ہیں اور پھر عید کی تیاری بھی کرنی ہے۔ اگر ہم ہفتہ اور اتوار کی چھٹی نہ کریں اور اس بجٹ اجلاس کو Monday تک wind up کر دیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اکثر دوستوں کی یہ رائے تھی اور میں نے یہ بات آپ تک پہنچائی ہے۔ آپ حکومت سے مشورہ کر لیں کیونکہ اس پر عملدرآمد ممکن ہے۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! ہم اس حوالے سے بعد میں بیٹھ کر بات کریں گے۔ محترمہ شازیہ کامران!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب نعیم انور!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار قیصر عباس خان مگسی!

سردار قیصر عباس خان مگسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے بجٹ پر بحث کرنے کا موقع فراہم کیا اس پر میں آپ کا مشکور ہوں۔ سب سے پہلے میں محترمہ وزیر خزانہ اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کروں گا کہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ اس مرتبہ پیش کیا گیا ہے۔ صرف بڑا بجٹ پیش نہیں کیا گیا بلکہ اس میں ہر طبقہ فکر کے لوگوں کو ملحوظ خاطر بھی رکھا گیا ہے۔ میرا تعلق ایک کسان

خاندان سے ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جہاں تعلیم، صحت اور دیگر محکمہ جات کو مد نظر رکھا وہاں پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ 50۔ارب روپے کسانوں کی بہتری کے لئے رکھے ہیں۔ میرے خیال میں یہ 50۔ارب روپے پنجاب میں زرعی انقلاب لائیں گے۔

جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا، محترم قائد حزب اختلاف پچھلے دنوں تقریر فرمارہے تھے اور اس میں لیہ میں زہریلی مٹھائی سے ہلاک ہونے والے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ وہاں پر وزیر اعلیٰ تشریف نہیں لے گئے، ان لوگوں کا حال تک نہیں پوچھا گیا اور ان کا کوئی پُرسان حال نہیں تھا۔ میں محترم قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ جب یہ واقعہ رونما ہوا تو وہاں فوری طور پر وزیر خوراک، بلال یٰسین تشریف لے گئے اور انہوں نے وزیر اعلیٰ کی طرف سے تمام متاثرین میں پانچ پانچ لاکھ روپے کے چیک تقسیم کئے۔ تمام متاثرہ مریضوں کے لئے جناح ہسپتال لاہور میں ایک خصوصی وارڈ بنایا گیا اور وہاں پر ڈاکٹروں کی ٹیم مقرر کی گئی۔ ان تمام مریضوں کا علاج معالجہ کیا گیا اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب خود بھی لیہ میں تشریف لے گئے اور دو گھنٹے تک وہ متاثرین میں موجود رہے۔ تمام متاثرین نے وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ آفت تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اُوپر آئی تھی لیکن آپ اور آپ کی انتظامیہ نے ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا ہے ہم اس کے لئے آپ کے شکر گزار ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح محترم قائد حزب اختلاف نے شعبہ صحت کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ لیہ میں صحت کی سہولتیں میسر نہ تھیں۔ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ ضلع لیہ میں تمام میونسپل کمیٹیوں کی حدود میں criterion relax کر کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بنائے گئے ہیں۔ جن میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فتح پور، تحصیل ہیڈ کوارٹر لیول ہسپتال چوک اعظم اور تحصیل ہیڈ کوارٹر لیول ہسپتال کوٹ سلطان شامل ہیں۔ یہ تینوں ہسپتال rules relax کر کے بنائے گئے ہیں یعنی یہ ہسپتال جو کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر پر بننے تھے وزیر اعلیٰ نے مہربانی کرتے ہوئے rules relax کر کے ہمیں وہ میونسپل کمیٹی لیول پر بنوا کر دیئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! ضلع لیہ میں mega projects دینے پر ہم وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتہائی مشکور ہیں۔ ضلع لیہ میں چوک اعظم تا لیہ 3۔ارب اور 67 کروڑ روپے کی لاگت سے dual carriageway شروع ہو چکا ہے۔ اسی طرح لیہ تونسہ پُل جو اس سال کے بجٹ میں رکھا گیا ہے وہ بھی اربوں روپے کی

مالیت سے تعمیر ہوگا اور انشاء اللہ اس کی تعمیر کا کام بھی اس سال شروع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ضلع لیّہ میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا کیمپس اور دیگر تعلیمی سہولیات دے کر ضلع لیّہ کو سونے کی چڑیا بنا دیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس کے باجود ہمارے دوست اس بات کا رونا رو رہے ہیں کہ ضلع لیّہ کو کچھ نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے اور ضلع لیّہ میں خصوصی طور پر عوامی سہولتوں کے منصوبے دینے پر وزیر اعلیٰ پنجاب کا بے حد مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد عارف عباسی!

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ایک روایتی کتاب جو لکھ کر ہمارے سامنے رکھ دی گئی ہے یہ مجھے نوکر شاہی کی وہی پرانی گھسی پٹی سی کتاب لگتی ہے جس میں اس صوبے کے رہنے والے ننگے پاؤں پھرتے ہیں، جن کی چھتیں ٹپکتی ہیں، جو بھوک سے اور دوائیوں کے بغیر ہسپتالوں میں مر جاتے ہیں اُن لوگوں کے لئے اس بجٹ میں کچھ نظر نہیں آیا۔ اس بجٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکمرانوں اور عوام کے درمیان کتنی وسیع خلیج ہے۔ حکمرانوں کو پتا نہیں ہے کہ عوام کس حال میں ہیں اور عوام کے مسائل وضروریات کیا ہیں؟ مجھے نہیں پتا کہ یہ بجٹ کس دنیا میں رہنے والوں کے لئے بنایا گیا ہے اور کس کلاس کے لئے بنایا گیا ہے؟ کم از کم پنجاب کی غریب عوام کے لئے اس بجٹ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس سے پہلے کہ میں باقی چیزوں پر بات کروں میں راولپنڈی کے چند ایک مسائل کی طرف محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ راولپنڈی رنگ روڈ منصوبہ پچھلے کئی سالوں سے چلا آرہا ہے لیکن اس حکومت کو بھی آٹھ سال ہو گئے ہیں اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔ اب سُنا ہے کہ اُس رنگ روڈ کو cut کر کے bypass پر لے آئے ہیں تو اگر ایسا ہوا تو یہ راولپنڈی کی عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ جس طرح رنگ روڈ کو plan کیا گیا ہے اگر اُسی طرح implement ہو تو یہ راولپنڈی کے عوام کی خواہش بھی ہے اور اس میں اسلام آباد اور راولپنڈی کی عوام کا فائدہ بھی ہے۔ کوٹلی ستیاں ہماری ایک بہت بڑی واٹر سپلائی سکیم ہے جس پر بڑے عرصہ سے اربوں روپیہ لگ چکا ہے لیکن یہ بڑے عرصے سے pending پڑی ہے۔ کوٹلی ستیاں میں پانی کی شدید قلت ہے تو اس بجٹ میں اس سکیم کے لئے پیسے رکھے جائیں اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے شہر میں ڈھوک چراغ دین اور جھنڈا کے درمیان نالہ لئی ہے اُس کو لوگ آج کل بھی 10/20 روپے دے کر پار کر رہے ہیں۔ پچھلے تین سال سے میں چیخ رہا ہوں اور پچھلے

50سال سے لوگ چیخ رہے ہیں کہ ہمیں کم از کم پیدل اور سائیکل کے لئے آمدورفت کا راستہ بنا کر دے دیا جائے تاکہ جھنڈا اور ڈھوک چراغ دین کے لوگوں کا رابطہ بحال ہو کیونکہ اُن کو لفٹ کے ذریعے آنا جانا پڑتا ہے اور بارش یا موسم کی خرابی کے باعث اُن کا رابطہ ٹوٹ جاتا ہے یا پھر بہت لمبا چکر کاٹ کر اُن کو آنا پڑتا ہے لہٰذا ڈھوک چراغ دین اور جھنڈا کے درمیان پُل کے لئے اس بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! یونین کونسل نمبر30، 31، 32، 42، 43اور 44 میں پانی کی شدید قلت ہے جس کے باعث واسا کے ساتھ روزانہ لڑائی ہوتی ہے۔ اس وقت راولپنڈی میں واٹر ٹینک چار سے پانچ ہزار روپے میں بھی بعض اوقات نہیں ملتا۔ ہمارے غریب علاقے ہیں تو ہم نے چھ ٹیوب ویلوں کے لئے گزارش کی تھی۔ ہم نے DO Planning کو بھی سکیمیں دی تھیں لیکن اُس میں ابھی تک کوئی progress نہیں ہوئی۔ میری یہ خواہش اور گزارش ہے کہ پی پی۔13 میں پینے کے پانی کا معاملہ priority پر حل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہماری ڈسپنسریاں ویران پڑی ہیں۔ یونین کونسل نمبر30 چوک سلطان کی ڈسپنسری میں پچھلے دو سال سے کوئی شخص نہیں ہے۔ گھاس اگا ہوا ہے، دیواریں اور دروازے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ اس ڈسپنسری کا ڈاکٹر شاید کاغذوں میں ہو لیکن وہاں ڈاکٹر physically نہیں آتا۔ اگر اس ڈسپنسری کو operational کر دیا جائے تو غریب عوام کا بڑا فائدہ ہوگا۔

جناب سپیکر! اب میں حکومت کی کارکردگی پر بات کرتا ہوں۔ اس حکومت کے ذمہ 124۔ارب روپیہ صرف سود ادا کرنا ہے یہ 900۔ارب روپیہ قرضہ لے چکے ہیں اور 16 لاکھ 75ہزار روپیہ روز کا وزیر اعلیٰ ہاؤس کا خرچہ ہے۔ یہ تو حکمرانوں کے حالات ہیں اور عوام کے حالات یہ ہیں کہ 1122 چندہ مانگ رہی ہے، ہسپتال چندہ مانگ رہے ہیں۔ آپ نے 14ہزار روپیہ ماہانہ تنخواہ مقرر کی ہے مجھے کوئی ایماندار ی سے بتادے کہ میاں بیوی ہوں اُن کا گھر کرائے کا ہو اور انہوں نے بجلی، گیس، ٹیلی فون کا بل اور اگر ایک آدھ بچہ ہو تو اُس کی فیس دینی ہے تو وہ شخص 14ہزار روپے میں گزارہ کر سکتا ہے؟ اگر 14ہزار روپے میں ایک چھوٹی سی فیملی کا گزارہ نہیں ہو سکتا تو ہم اس طرح کیوں کرتے ہیں؟ جب حکومت اس طرح کے اعلانات کرتی ہے تو غریب لوگوں کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر کم از کم تنخواہ 25ہزار روپے ہو تو میاں بیوی اور ایک دو بچوں کا شاید گزارہ ہو سکے اس لئے میری گزارش ہے کہ صوبے کے unskilled workers کی تنخواہ کم از کم 25ہزار روپے ہونی چاہئے کیونکہ اس سے کم پر گزارہ نہیں ہوتا اور یہ استحصال ہے۔ میں یہاں پر ایک بات اور بتا دوں کہ آپ نے پچھلے سال کم از کم تنخواہ 13ہزار

روپے مقرر کی تھی لیکن راولپنڈی کے ایم پی اے کے لوگوں کو13ہزار کی بجائے9ہزار روپے تنخواہ مل رہی ہے اور میں یہ بات on recordراولپنڈی کے سرکاری ملازمین کی کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! تعلیم میں ہمارا 144واں نمبر ہے۔ میرا خیال ہے کہ دنیا کی پہلی 500 یونیورسٹیوں میں ہماری کسی یونیورسٹی کا نام نہیں ہے۔Good governanceکا یہ حال ہے کہ آئے دن اسمبلی کے بعد کسان، ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر۔۔۔ کون سا طبقہ ہے جو یہاں نہیں آیا اور احتجاج نہیں کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب میںwind upکی طرف جا رہا ہوں۔ آپ پٹواری کلچر کو فروغ دے رہے ہیں۔ ایک پٹواری کے پاس دس دس منشی ہیں۔ جب ہم اورنج لائن ٹرین پر بات کرتے ہیں تو میرے بھائیوں کو بڑی تکلیف ہو جاتی ہے۔ ہم اورنج لائن ٹرین پر اتنا سرمایہ لگا رہے ہیں اور ہمارے سکولوں و ہسپتالوں کی یہ حالت ہے یعنی ہم اپنے لوگوں پر اتنا ظلم کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ عباسی صاحب! آپ کی بہت مہربانی، اب آپ تشریف رکھیں۔ سردار علی رضا خان دریشک۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمد اکرام!

چودھری محمد اکرام: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں 1681۔ارب روپے کا عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر اپنے قائدین، وزیر خزانہ اور اُن کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جیسا کہ پینے کے صاف پانی کے لئے30۔ارب روپے رکھے گئے ہیں ہمارے شہر سیالکوٹ میں اس وقت پانی کی جو حالت ہے میں چاہوں گا کہ اُس میں سے کچھ فنڈز سیالکوٹ کے لئے بھی مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! تعلیم ہماری بنیادی ضرورت ہے اُس کے لئے ہمارے قائدین نے 312۔ارب روپے رکھے ہیں اور یہ بہت خوش آئند بات ہے۔ میں چاہوں گا کہ میرے حلقہ پی پی۔122 میں گورنمنٹ اسلامیہ کالج سب کیمپس پنجاب یونیورسٹی کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ گرلز سکول جودھے والی، گورنمنٹ گرلز سکول تلواراں مونا اور گورنمنٹ گرلز سکول رنگ پورہ نمبر2، یہ تینوں بچیوں کے سکول ہیں تو ان کے لئے فنڈز مختص کر کے ان کو اپ گریڈ کیا جائے۔

جناب سپیکر! Youth Affairsکے لئے23۔ارب30کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ میرے حلقہ پی پی۔122 میں کوئی پبلک پارک ہے اور نہ کوئی جمنیزیم ہے تو میری گزارش ہو گی کہ کلاکھ شیخ

مولا بخش اور کلا کھ رام کلائی میں جمنیزیم بنائے جائیں۔ محلہ پریم نگر اور ناصر روڈ پر گورنمنٹ کی 20 کنال کی اراضی ہے اُس کو پبلک پارک بنانے کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ میں کوئی بھی بس سٹینڈ نہیں ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس کے لئے فنڈز مختص کر کے سیالکوٹ میں جنرل بس سٹینڈ بنایا جائے جو آج تک نہیں بن سکا۔ رنگ پورہ چوک کوٹلی بہرام میں overhead bridge بنانے کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! یہ بہت خوش آئند بات ہے کہ سیالکوٹ میں ڈولفن فورس بنائی جا رہی ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ سیالکوٹ شہر میں آبادی کے حساب سے male and female پولیس نفری بڑھانے کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں۔ ٹریفک وارڈنز کی نفری بھی مکمل کرنے کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! میں محترمہ وزیر خزانہ اور اُن کی ٹیم کا مشکور ہوں کہ انہوں نے گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال کے لئے فنڈز مختص کئے اور میں چاہوں گا کہ یہ ہسپتال چونکہ ہمارے ضلع کا بڑا ہسپتال ہے تو اس کو اس سال مکمل ہو جانا چاہئے۔ گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال کے لئے بھی ہمیں فنڈز دیئے جائیں۔ BHU جودھے والی کے لئے میں تین سال سے گزارش کر رہا ہوں کہ اُس کے لئے فنڈز رکھ کر اپ گریڈ کیا جائے کیونکہ وہاں بہت زیادہ آبادی ہے۔ ہمارے قائد 24۔ اپریل 2012 کو سیالکوٹ چیمبر آف کامرس گئے تھے اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم سیالکوٹ میں صحافی کالونی کے لئے فنڈز دیں گے لہٰذا میری گزارش ہے کہ سیالکوٹ کی صحافی کالونی کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ 1870 کی بنی ہوئی ہے تب سے وہ عمارت ویسی ہی ہے تو وہاں نئی عمارت بنا کر اُنہیں بھی سہولت دی جائے کیونکہ اُس جیل میں 700 قیدیوں کی جگہ ہے جبکہ اس وقت وہاں 2100 قیدی رہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ میں کمشنر روڈ، گودھ پور روڈ اور ظفر وال روڈ، ان تین سڑکوں کو dual carriage road بنانے کے لئے ہمیں فنڈز دیئے جائیں۔ سیالکوٹ میں ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں جس پر میں محترمہ وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ ساتھ آئی ٹی یونیورسٹی بھی بنائی جائے۔

جناب سپیکر! اس وقت سیالکوٹ میں بے ہنگم ٹریفک ہے تو دو پارکنگ پلازوں کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں۔ ہم چاہیں گے کہ سیالکوٹ ائیرپورٹ، ڈرائی پورٹ، سمبڑیال سے ظفر وال روڈ تک میٹرو بس چلانے کے لئے بھی فنڈز مختص کئے جائیں۔ بہت شکریہ

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔طارق محمود باجوہ!

جناب طارق محمود باجوہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! شکریہ۔ بجٹ مالی سال 17-2016 حکومت پنجاب کی economic growth strategy پر مبنی ترقیاتی حکمت عملی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔بجٹ میں جو priorities fix کی گئی ہیں ان میں سب سے اچھی بات یہ ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں سب سے اچھی بات یہ ہے کہ جہاں جہاں ضرورت ہے وہاں وہاں بجٹ لگایا جائے گا۔حکومت پنجاب خصوصاً عام آدمی کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے۔آئندہ مالی سال کے دوران تعلیم، صحت، زراعت، صاف پانی اور امن وعامہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے اس لئے حکومت نے ان پانچ شعبوں کے لئے بجٹ کا 57 فیصد حصہ مختص کیا ہے یعنی جس کے لئے 804۔ارب روپے کی رقم صرف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔پچھلے سال کی نسبت تعلیم کے شعبہ میں 47 فیصد زائد رقم مختص کی گئی ہے، سکولز ایجوکیشن میں پچھلے سال کی نسبت 71 فیصد زائد رقم رکھی گئی ہے اور صحت کے شعبہ میں پچھلے سال کی نسبت 62 فیصد زائد رقم رکھی گئی ہے۔زراعت، آبپاشی، لائیو سٹاک اور خوراک پر پچھلے مالی سال کی نسبت 47 فیصد زائد رقم رکھی گئی ہے، صاف پانی کے لئے پچھلے سال کی نسبت 88 فیصد زائد رقم مختص کی گئی ہے، امن عامہ کے لئے سابقہ سال کی نسبت 48 فیصد زائد رقم رکھی گئی ہے اور سوشل سیکٹر کی ترقی پنجاب حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے اور سوشل سیکٹر کے شعبوں کے لئے مجموعی طور پر 168۔ارب اور 87 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مزدور، کسان اور عام آدمی کا بجٹ ہے۔مزدور اور عام آدمی کا بجٹ اس لئے کہتا ہوں کہ انشاءاللہ اورنج لائن ٹرین مکمل ہوگی تو متوسط طبقہ کے لاکھوں لوگ اُس پر سفر کریں گے اور اُس سے مستفید ہوں گے۔آج اگر گجومتہ سے شاہدرہ تک عام آدمی 20 روپے میں سفر کرتا ہے اور اس بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ خادم اعلیٰ پنجاب کی خدمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔لوگوں نے آج اورنج لائن ٹرین پر تنقید کی جبکہ میٹرو بس پر تنقید نہیں کی کیونکہ میٹرو بس کے سفر سے روزانہ لاکھوں لوگ مستفید ہو رہے ہیں اور ٹریفک کا لوڈ بھی کم ہوا ہے۔ اورنج لائن ٹرین منصوبہ کے civil work کے کروڑوں روپے سے مزدور کو روزگار ملا ہے۔اس بجٹ

کو میں کسان کا بجٹ اس لئے کہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 100۔ارب روپے کا جو کسان package دیا ہے پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! Farm to market road، "پکیاں سڑکاں، سوکھے پینڈے۔" اتنا اچھا پروگرام ہے کہ ہم دیہات والے لوگ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ دیہاتوں میں اتنی اچھی سڑکیں بنیں گی۔اسی طرح پنجاب کا ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنا بھی خادم اعلیٰ پنجاب کا بڑا کارنامہ ہے۔ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے جو کسان package دیا ہے یہ بہت بڑی بات ہے کہ DAP کھاد پر 300 روپے کی subsidy دی گئی ہے، اسی طرح یوریا کھاد پر 400روپے کی subsidy دی گئی ہے، بجلی 3روپے35 پیسے فی یونٹ کسان کو سبسڈی ملے گی اور انشاء اللہ اسی جولائی سے اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو جائے گا۔اسی طرح 12½ ایکڑ والے زمین داروں کو بغیر سود کے قرضہ دیا جائے گا جو تقریباً ایک لاکھ 25ہزار روپے سے 2 لاکھ روپے تک ہوگا اس سے چھوٹا کسان اپنی فصل کے لئے کھاد بیج اور ادویات وغیرہ لے سکے گا اور اس قرضہ کی وجہ سے کسان کی middleman سے جان چھوٹ جائے گی اور وہ اپنی مرضی سے اپنی جنس فروخت کر سکے گا۔

جناب سپیکر! پنجاب حکومت اور مرکزی حکومت نے کسان کے لئے بہت کچھ کیا ہے مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسان جتنی محنت کرتا ہے اس کے مطابق اس کو اس کا معاوضہ نہیں ملتا۔ کسان کا ایک ایسا پیشہ ہے جس میں عید کی بھی چھٹی نہیں ہوتی۔ کسان کو حیوان، چرند اور پرند کھاتے ہیں یہ کسان میرے ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ:

الکاسب حبیب اللہ

"محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔"

جناب سپیکر! ہمیں کسان کی زیادہ سے زیادہ مدد کر کے ان سے دعا لینی چاہئے۔ بجٹ کے حوالے میں میری کچھ تجاویز ہیں جو کہ میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ نوٹ فرمالیں کیونکہ میں نے پچھلے بجٹ میں کچھ تجاویز دی تھیں لیکن ان پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔

1۔ جنس کی ایکسپورٹ پالیسی بنائی جائے تاکہ جتنی پیداوار ہو اس کی کھپت بھی ہو سکے۔

2۔ لینڈ بیس اور انکم بیس پر جو ڈبل ٹیکس لگایا جا رہا ہے اس سے کسان کو مکمل چھوٹ دی جائے۔

3۔ انڈیا سے جو فری ٹیکس ویجیٹیبل امپورٹ کی جارہی ہیں ان کو فوری طور پر بند کیا جائے تاکہ عوام کو سستی سبزی دینے کی آڑ میں کسان کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے۔

4- کسان بڑی کسمپرسی کی حالت میں ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے گزارش کرتا ہوں کہ جو 100-ارب روپے کے package کا اعلان کیا تھا اس کو دو حصوں میں تقسیم نہ کریں اور اس مالی سال کے بجٹ میں کسان کو پورا 100-ارب روپے کا package دیں۔

5- اس package سے نقدی کی صورت میں جیسا کہ پہلے ہوا تھا کہ کپاس اور چاول کی فصل پر زمینداروں کو تقریباً 40/35-ارب روپے دیئے گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کسان کو صحیح فائدہ نہیں پہنچ سکا۔

6- کسان کو اصل کھاد، بیج اور pesticide فراہم کرنے کے لئے کھاد کے تھیلے پر سیل کے ساتھ کمپنی کا کوڈ بھی درج کیا جائے تاکہ جب کسان وہاں pesticide خریدنے کے لئے جائے اور اپنے فون سے کوڈ ڈائل کرے تو اسے کمپنی کی طرف سے تصدیقی میسج ملے کہ وہ جو کھاد یا pesticide خرید رہا ہے وہ اصلی ہے یا نقلی ہے۔ اس سے بھی جعلی ادویات میں نمایاں کمی آئے گی ۔ میرا ایک بہت دیرینہ مطالبہ ہے کہ شوگر مل مافیا سے کسان کو بچانے کے لئے CPR کو check کا درجہ دلوایا جائے۔ ہیلتھ کے حوالے سے میری تجویز ہے کہ لاہور کے ہسپتالوں میں پورے پنجاب کا لوڈ ہے تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ لیڈی ڈاکٹرز کو بہترین facilities دے کر ڈی ایچ کیو ہسپتال میں تعینات کیا جائے تاکہ ہمارے ضلعوں میں جو چھوٹے موٹے مسائل ہیں وہ حل ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! مجھے wind up کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جلدی کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! حکومت نے اربوں کی سبسڈی سے پنجاب میں تقریباً 300 رمضان بازار لگائے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ایک عام آدمی کو ریلیف ملنا چاہئے لیکن 300 رمضان بازاروں کے خرچے کا آپ اندازہ لگائیں، وہاں صرف ٹینٹوں کا کرایہ ہی دیکھ لیں جو لاہور میں اے سی والی مارکیٹ لگائی گئی ہے اس کا خرچہ دیکھ لیں۔ منسٹر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان کا visit اور ٹی اے /ڈی اے، کمشنر صاحبان کا visit اور ٹی اے ڈی اے، گاڑیوں کے پٹرول کا خرچہ، DPO,DCO پورا ریونیو محکمہ اور سیکرٹری صاحبان سب وہاں رمضان بازاروں میں مصروف ہوتے ہیں للہذا دفتروں میں کوئی ملتا نہیں اور عوام بے چاری suffer ہو رہی ہے۔ ان سارے انتظامی امور پر جو اخراجات ہوتے ہیں اور پنجاب حکومت جو سبسڈی دیتی ہے ان سب کو ملا کر اگر ہم ایک مستقل ادارہ بنالیں، کوئی بھی حکومت

آئے وہ ادارہ اپنا کام کرتا رہے جیسا کہ پنجاب حکومت نے انڈوومنٹ فنڈ کے نام پر ادارہ بنایا ہے جو کہ 2 ارب روپے سے شروع ہوا اور آج 16۔ارب روپے تک پہنچ گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ راحیلہ انور! باجوہ صاحب! آپ تشریف رکھیں اور باقی آپ کی جو تجاویز رہ گئی ہیں وہ آپ فنانس منسٹر صاحبہ کو لکھ کر دے دیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے حلقے میں ریکارڈ ترقیاتی کام کروائے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ all over the world جو بھی جمہوری ممالک ہیں وہاں پر یہ practice ہے کہ اپوزیشن کے لوگوں کی جو اچھی تجاویز ہوتی ہیں ان کو on board لیا جاتا ہے، ان تجاویز کو بجٹ میں شامل کیا جاتا ہے لیکن ہمارے یہاں اچھی تجاویز کو appreciate کرنے کی بجائے مذاق اڑایا جاتا ہے اور ان کو ایسے لیا جاتا ہے جیسے کہ اپوزیشن والے انسان ہی نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اچھی تجاویز دیں ناں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جی، لیکن میری یہ humble request ہے کہ ہم اس ملک کے شہری ہیں اور پاکستانی ہیں۔ ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ ملک ترقی کرے تو اس لئے اگر ہماری اچھی تجاویز ہیں تو ان کو غور سے سنا جائے اور on board لیا جائے۔ سب سے پہلے میں صاف پانی پروگرام پر بات کروں گی کہ انہوں نے 300۔ارب روپے کا package دیا ہے جس میں 10 اضلاع کا انہوں نے نام دیا ہے تو I am sorry کہ میں پچھلے تین سال سے مسلسل۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ 300۔ارب روپے نہیں بلکہ 30۔ارب روپے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! Sorry. میں مسلسل تین سال سے اس مسئلے پر اپنے ضلع کے لئے بات کرتی آئی ہوں اور unfortunately ان 10 اضلاع میں میرے ضلع کو mention نہیں کیا گیا ہے حالانکہ اگر دیکھا جائے تو priority میرے ضلع کی تھی کیونکہ جن اضلاع کا انہوں نے ذکر کیا ہے ان کا اگر پانی نمکین ہے تو ہمارے ضلع میں salt mines ہیں وہاں پر تو اس سے بھی برے حالات ہیں کہ لوگوں کے پاس پینے کے لئے پانی نہیں ہے۔ وہاں جانور اور انسان ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے ہیں اور صرف میں

ہی یہ نہیں کہہ رہی ہوں بلکہ میڈیا پر بھی روزانہ یہ خبریں آتی ہیں اور ہر جگہ سے آپ کو یہ پتا چلے گا کہ پی پی۔27 جو کہ پنڈ دادن خان کا علاقہ ہے وہاں ہر جگہ پر قحط کا عالم ہے تو وہاں آبپاشی کے لئے پانی ہے اور نہ ہی انسانوں کے پینے کے لئے پانی ہے۔ میری اپنی بہن سے humble request ہے میرے خیال میں، میں نے پچھلے سیشن میں بھی یہی request کی تھی کہ وہاں کی عورتوں کے یہ سارے کے سارے کام ہیں یہ مردوں کا کام نہیں ہے کہ وہ پانی لائیں تو وہ ہمارے اوپر مہربانی کریں اور ہمیں بھی اس پروگرام میں priority پر رکھیں تاکہ میرے علاقے والوں کو کم از کم پینے کے لئے پانی تو مل سکے I shall be grateful اگر وہ ہمیں یہ جو 10 اضلاع ہیں ان میں شامل کر لیں ان میں زیادہ نہ سہی تھوڑا بہت ہی حصہ دے دیا جائے۔ ایک میرے علاقے کا بہت ہی دیرینہ مطالبہ تھا وہ بھی پچھلے تین سال سے بہت کوششوں کے بعد کئی دفعہ تو میری اس مسئلے پر بہت اونچی آواز میں بھی بات ہوئی اور ہم نے نالہ بناں پُل بنانے کے لئے اپنی کوشش کی، بڑی بڑی تختیاں لگیں، بڑی بڑی باتیں ہوئیں، 33 کروڑ روپے سے اس کا کام شروع ہوا ہم امید میں تھے اور خوش تھے کہ جس طرح سے بھی سہی تختیاں کسی اور کی ہی سہی کام تو شروع ہوا۔ میاں محمد شہباز شریف کے نام پر اس پل کا نام رکھا گیا اور شب برات کی رات ایک ہلکی سی بارش ہونے پر وہ پل سجدہ ریز ہو گیا۔ آپ یہاں سے اندازہ لگائیں کہ ایک پُل جب گر جاتا ہے تو وہاں کے کیا حالات ہوتے ہیں یہ کس قسم کی حکومت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا یہ پُل دریائے جہلم پر بنایا گیا تھا؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جی، وہ پُل گر چکا ہے اور وہاں پر کیا reason دی گئی کہ جی آندھی آئی ہے اس کی وجہ سے پُل گر گیا ہے۔ پُل کے ساتھ بہت بڑی آبادی ہے اور اس کے ساتھ ہی جہلم ہے، اس پُل کے نیچے جھونپڑیاں بنی ہوئی ہیں وہ تو آندھی سے گری نہیں اور ہوا کے جھونکے سے پُل گر گیا تو میں یہ کس سے پوچھوں اور کیا کروں کہ ایک پُل ہوا کے جھونکے سے گر جاتا ہے تو وہاں پر کیسا میٹریل لگایا گیا ہو گا اور وہ پُل کس طرح سے بنایا گیا ہو گا؟ میں on the floor of the House یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ وہاں انوسٹی گیشن کروائی جائے اور قصورواروں کو کڑی سزا دی جائے کہ یہ جو حکومت کا پیسا لگا تو یہ کس کھاتے میں گیا اور اس پُل کے لئے ہمارا کب سے مطالبہ تھا اگر یہ پورا ہونے ہی لگا تھا تو یہ کون سے لوگ تھے ان کی اتنی بڑی غیر ذمہ داری کہ پُل ابھی مکمل بھی نہیں ہوا تھا اور گر بھی گیا۔ میں نے ہمیشہ اس ایوان میں کھڑے ہو کر بات کی کہ ہم بارانی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور وہاں پانی کے بہت worst حالات ہیں۔ Day by day bed level raise ہونے کے بجائے وہ پانی نیچے ہوتا جا رہا

ہے۔ ہماری بڑی مشکلات ہیں للہذا مہربانی کر کے ہمارے لئے چھوٹے ڈیم بنائے جائیں۔ میں نے اس بجٹ میں ان کا ایسا کوئی initiative نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس سلسلے میں کوئی ذکر کیا ہو۔ ہمارا ڈیم کا مطالبہ ہے خاص طور پر میں دارا پور کے لئے کہوں گی کیونکہ اس کے ساتھ تھوڑے فاصلے پر ایک جمر گل ڈیم بنا ہوا ہے لیکن وہ صرف وہاں کے لوگوں کے لئے limited ہے للہذا مہربانی کر کے دارا پور میں بھی ڈیم بنا دیا جائے۔ وہاں پر میری اپنی ذاتی اراضی بھی ہے جو کہ پہاڑ ہے میں وہ بھی دینے کو تیار ہوں اور مجھے قطعاً حکومت سے ایک روپے کی بھی demand نہیں ہے۔ اگر وہاں پر میرا گاؤں ہے تو وہ صرف میرا گاؤں نہیں ہے بلکہ وہاں بے شمار آبادیاں اور گاؤں ہیں اس لئے مہربانی کر کے ایک ڈیم بنا کر دے دیا جائے کیونکہ اصل حل ہی یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائے جائیں تاکہ ہمارے پانی کا بحران بھی ختم ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے پہلے بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو بولنے ہی نہیں دیا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بس آپ wind up کریں اور آخری بات کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: ٹھیک ہے۔ محکمہ زراعت کے 100۔ارب روپے package کی بات کروں گی۔ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے 100۔ارب روپے کا package دیا ہے تو ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے کہ 50۔ارب اس سال اور 50۔ارب روپے اگلے سال کے لئے ہیں۔ جیسے میرے بھائی نے کہا کہ 50۔ارب کیا چیز ہے لیکن اس کو 100۔ارب روپے ہی کرتے کیونکہ زراعت کے جتنے بُرے حالات ہیں وہ ہم سب کو پتا ہے بلکہ almost ہاؤس میں maximum لوگ زراعت سے وابستہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سیدھی بات کریں کہ 50۔ارب روپے کا package ہے لیکن گول گول چکر دے کر مت بتائیں کہ 100۔ارب روپے کا package دیا ہے اور اگلے سال دیکھا جاتا کہ کیا کرنا ہے؟ آپ cash crop کپاس کے حالات دیکھیں، یہ 85 فیصد پنجاب میں ہوتی ہے لیکن وہ اس وقت تباہی کے دہانے پر ہے لیکن کسی کو کوئی فکر نہیں ہے۔ اس 50۔ارب روپے package سے کیا کیا ہو گا؟ میں یہ demand کرتی ہوں کہ 50۔ارب روپے کی جگہ 100۔ارب روپے بولا گیا ہے تو یہ اسی سال ہی استعمال کیا جائے بجائے اس کے کہ اگلے سال ہمیں لارے لپے لگائے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ مخدوم سید مرتضیٰ محمود!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ان کے بعد پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جی، ٹھیک ہے۔

مخدوم سید مرتضیٰ محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! 2013 میں مسلم لیگ (ن) کو delivery کی بنیاد پر عوام نے mandate دیا تھا اور اس سے پہلے پیپلز پارٹی کی حکومت تھی تب لوگ جمہوریت چاہتے تھے اور جمہوریت کی بنیاد پر ہی انہیں mandate ملا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی governance اتنی اچھی نہیں تھی جتنی ہونی چاہئے تھی۔ لوگ سمجھتے تھے کہ مسلم لیگ (ن) چونکہ ایک experienced ہے تو عوام نے اسی توقع سے مسلم لیگ (ن) کو mandate دیا کہ یہ deliver کر سکیں گے کیونکہ لوگ چاہتے تھے کہ جمہوریت کے فائدے دیکھ سکیں۔ 2013 میں (ن) لیگ elect ہوئی ہے جس کے پچھلے budgets بھی گزر گئے ہیں لیکن میں اس بجٹ کی highlights دیکھ رہا تھا تو مجھے زیادہ وہی لاہور focused بجٹ نظر آیا۔ جنوبی پنجاب کے لئے بھی 173۔ارب روپے رکھے گئے ہیں لیکن یہ ہماری عوام تک پہنچ نہیں سکتے۔ یہاں ہم فنڈز رکھ دیتے ہیں لیکن ہمیں restructuring کی ضرورت ہے۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور sanitation ڈیپارٹمنٹ صدیوں سے ایسے ہی چلتے آرہے ہیں لیکن جب تک ہم اس کو تبدیل نہیں کریں گے تب تک یہ پیسے ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔ محکموں کے سیکرٹری لاہور میں بیٹھ کر بجٹ بناتے ہیں جن کو کیا پتا کہ صادق آباد کے کیا مسائل ہیں اور ان کو کیا پتا کہ لیہ کے کیا مسائل ہیں؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ (ن) لیگ میں بھی کافی قابل ایم پی ایز ہیں لہٰذا جب تک لوکل گورنمنٹ کا نظام نہیں آتا تب تک آپ کو اپنے ایم پی اے صاحبان کو utilize کرنا چاہئے اور بجٹ عوامی ہونا چاہئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ حکومت بیوروکریٹس پر depend کر کے بجٹ بناتی ہے حالانکہ یہ بجٹ اپنے ایم پی ایز کو utilize کر کے بنانا چاہئے۔ 173۔ارب روپے جنوبی پنجاب کے لئے رکھے گئے ہیں لیکن میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ kindly make sure کریں کہ یہ رحیم یار خان، لیہ یا جنوبی پنجاب کے محروم علاقوں تک ضرور پہنچیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے لئے گزارش کروں گا کہ ایک صوبائی کمیٹی بنائی جائے، ڈویژن کمیٹی اور پھر ڈسٹرکٹ کمیٹی بنائی جائے تاکہ یہ آپس میں coordinate کریں اور ایم پی ایز کو on board لیا جائے بے شک آپ اپنی پارٹی کے ایم پی ایز کو on board لیں اور ہم سب بیٹھ کر دیکھیں کہ یہ بجٹ کدھر لگ رہا ہے؟ میں جنوبی پنجاب میں دیکھتا ہوں کہ لاہور کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ہے۔ آپ کا

تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے اور دیگر بھی کافی ایم پی ایز یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جن کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے تو سب کو پتا ہے کہ وہاں لاہور کے خلاف نفرت دیکھی جاتی ہے۔ جب ہم ٹی وی پر دیکھتے ہیں کہ لاہور میں میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین بن رہی ہے جبکہ جنوبی پنجاب میں BHUs کا حال خراب ہے، پرائمری سکولوں کا کوئی حال نہیں ہے اور گرلز کالج نہیں ہیں تو پھر لوگوں کو دکھ ہوتا ہے اور لاہور کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ہے اس لئے ہمیں اس نفرت کو دُور کرنا پڑے گا۔ ہمیں یہ make sure کرنا پڑے گا کہ جب ہم جنوبی پنجاب کے لئے فنڈز رکھتے ہیں تو ہمارا روّیہ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم نے جنوبی پنجاب پر بڑا احسان کیا ہے بلکہ روّیہ ایسا ہونا چاہئے کہ جنوبی پنجاب اگر پنجاب کا حصہ ہے تو اُس کو پنجاب کے حصے کی طرح ہی treat کرنا چاہئے۔ جس طرح ابھی میرے بھائی نے کہا کہ اپوزیشن کو فنڈز نہیں دیئے جاتے اور جس طرح یہاں (ن) لیگ good governance کے بارے میں portray کرتی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ good governance ہے کہ اپوزیشن کو کوئی فنڈ نہ دیا جائے۔ ہمارے علاقوں سے ٹیکس collect ہوتے ہیں جیسے صوبائی ٹیکس یا ایگریکلچر انکم ٹیکس وغیرہ ہیں۔ ہم بھیک نہیں مانگتے لیکن اگر ہمیں فنڈز نہیں دینے تو مہربانی کرکے جتنے بھی ٹیکس ہیں وہ ہمارے علاقوں سے ختم کئے جائیں۔ یہ کیسی بات ہے کہ ہماری عوام ٹیکس بھی دے لیکن اُن کو کوئی facility بھی نہ ملے؟ میں خود اپنی مثال دیتا ہوں کہ آج سے سات آٹھ سال پہلے جب میں یونیورسٹی سے گریجویٹ کرکے آیا تو والد صاحب نے مجھے زمین دی تو میں نے پہلا سوال یہ پوچھا کہ مجھ پر ایگریکلچر انکم ٹیکس کتنا بنتا ہے؟ میں پچھلے آٹھ سال سے regular basis پر ایگریکلچر انکم ٹیکس دے رہا ہوں۔ اب ہمارے ملک میں مسئلہ یہ ہے کہ ہم ٹیکس لگا دیتے ہیں اور collection نہ ہونے کی وجہ سے ٹیکس مزید بڑھا دیتے ہیں لیکن سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ہمیں ٹیکس مزید نہیں بڑھانے چاہئیں بلکہ tax collection improve کرنی چاہئے۔ اگر ایگریکلچر انکم ٹیکس کو دیکھا جائے تو ہماری recovery نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ ہمارے لوگ ایگریکلچر انکم ٹیکس دیتے ہی نہیں ہیں۔ اگر میں ایگریکلچر انکم ٹیکس دے رہا ہوں لیکن کوئی دوسرا نہیں دیتا تو میں discourage ہوتا ہوں لہٰذا بہتر ہے کہ ایگریکلچر انکم ٹیکس ختم کر دیا جائے۔ اگر لوگوں سے collect نہیں کرنا تو پھر یہ ایگریکلچر انکم ٹیکس ختم کر دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں ایگریکلچر کی بات کروں گا کہ اس پر سبسڈی دی گئی اور مجھے خوشی ہوئی کہ حکومت نے ایگریکلچر سیکٹر کے بارے میں بھی سوچا ہے۔ یہ سبسڈی کھاد پر دی گئی ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ یہ سبسڈی fertilizer کمپنیوں کو direct دی گئی ہے۔ اگر آپ گندم کی support

price بڑھاتے تو farmer کو directly فائدہ ہوتا لیکن ابھی ہم نے fertilizer کمپنیوں کو فائدہ دیا ہے۔ اچھی بات ہے کہ حکومت کم از کم اس طرف سوچ رہی ہے لیکن ہمیں کافی بہتری کرنی پڑے گی، ہمیں ایگریکلچر کی ریسرچ ڈویلپمنٹ بہتر کرنی پڑے گی، ہمیں انوسٹمنٹ کرنی پڑے گی اور seed کی quality بھی بہتر کرنی پڑے گی۔ اب گھنٹی بج چکی ہے۔

جناب سپیکر! اس لئے میں آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے جنوبی پنجاب کی عوام کا ایک خواب ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ہماری یہ اسمبلی بہاولپور اور ملتان میں بھی بیٹھے۔ جو وزیر اعلیٰ ہو وہ ہمارے علاقے لیہ یا بہاولنگر سے ہو اور ہماری عوام کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کا تعلق کس پارٹی سے ہے، چاہے اس کا تعلق (ن) لیگ سے یا جس مرضی پارٹی سے ہو لیکن وہ وہاں کا ہو۔ وہ چاہتے ہیں کہ سیکرٹری بہاولپور اور ملتان میں بھی بیٹھیں تاکہ ہمارے علاقوں کے مسائل حل ہو سکیں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آپ سے ٹائم مانگا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! کل میں نے بجٹ پر کچھ گزارشات کی تھیں اور میری گزارش ہے کہ ابھی جو میں بات کر رہا ہوں اس کو ٹیسٹ کیس بنا لیجئے۔ آج کے اخبارات میں بلکہ روزنامہ "جنگ" جیسے بڑے اخبار میں رپورٹنگ ہوئی ہے اور انہوں نے کل والی میری تقریر کو جھنگ کے ایم پی اے اور لاہور کے ایم پی اے صاحب کے نام سے چھاپ دیا ہے۔ اب آپ یہ دیکھیں کہ اپنے حلقہ کی عوام جن سے میں ووٹ لے کر آیا ہوں اُن کے لئے جو میں نے یہاں پر بات کی وہ message اُن تک نہیں گیا۔ میں اگر بہت نرم الفاظ بھی کہوں تو یہ professional misconduct ہے یا نہیں لہٰذا آپ اس کو ٹیسٹ کیس بنا کر دیکھ لیجئے۔ میں نے کئی بار جناب سے اس ایوان میں گزارش کی ہے کہ ہمارے ایوان کی رپورٹنگ ہے اور نہ ہماری کوئی projection ہے۔ آج کے اخبارات ہی اٹھا کر دیکھ لیں تو اس میں قندیل بلوچ کا ذکر زیادہ ہے لیکن 12 کروڑ عوام اور اس ایوان کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ میں مالیاتی معاملات کا ایک ادنیٰ سا طالب علم ہوں حالانکہ مجھے موقع نہیں دیا گیا اور صرف دو تین points ہی discuss کئے تھے جو purely taxation, recovering اور implementation پر تھے لیکن میرے اور دو بھائیوں کے نام سے وہ تقریر چھاپی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! پریس گیلری میں ہمارے پریس کے دوست اوپر بھی موجود ہیں تو ہم ان سے گلہ ضرور کر سکتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ بات آپ کے علم میں آئے گی تو شاید وہ کچھ کریں گے لیکن آج کے اخبارات دیکھیں۔ یہ کتنی بڑی زیادتی ہے، چلیں یہ میری بات نہیں جب کوئی ایم پی اے لکھ پڑھ کر سوچ سمجھ کر اور ریسرچ سے کوئی چیز لے کر اس ایوان میں بات کرے جسے دوسروں کے نام سے شائع کر دیا جائے تو یہ کتنی بڑی زیادتی ہے اور مجھے تو ویسے ہی موقع نہیں ملتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، شیخ صاحب! ایسا نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اسے test case بنائیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اسے دیکھتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک بات عرض کروں گا کہ جب میں بجٹ کی یہ کتاب دیکھتا ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ پنجاب اس وقت پیرس بن چکا ہے، ہریالی ہی ہریالی ہے اور سب کچھ ٹھیک ہے لیکن جب میں اس کتاب سے باہر نکلتا ہوں معزز منسٹر بیٹھی ہیں تو ہمیں ایک ڈپریشن سا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ ہم rural areas کے rural base لوگ ہیں۔ دس کروڑ عوام کا 1681۔ارب روپے کا بجٹ پانچ دس منٹ میں cover کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے تو میں صرف یہ عرض کروں گا کہ پچھلی دفعہ بھی میں نے اپنی بجٹ بحث میں یہ عرض کیا تھا کہ کوئی بنیادی معیار رکھیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے ایجوکیشن کے معاملے پر بات کروں گا کہ ہائر ایجوکیشن کے ترقیاتی بجٹ کے لئے 9۔ارب 11 کروڑ 2 لاکھ روپے رکھے گئے تھے جس میں سے 5۔ارب 45 کروڑ 15 لاکھ روپے استعمال نہیں ہوئے۔ میں اپنی معزز وزیر سے یہ request کروں گا کہ دو ڈگری کالجوں کا تو مجھے پتا ہے جو subject to fund نہیں بن رہے۔ ایک تو میرے اپنے گاؤں واں بھچراں میں ہے جہاں اس گورنمنٹ نے ڈگری کالج منظور کیا ہے اور دوسرا اسی پی پی۔45 موسیٰ خیل کے علاقے میں منظور کر کے subject to fund لکھا ہوا ہے۔ آپ بے شک یہ منگوا لیں لیکن ابھی تک ان پر کوئی کام نہیں ہو

رہا۔ یہ الفاظ کا bureaucratic گورکھ دھندہ ہے مگر یہاں بجٹ میں کچھ نہیں ہوتا کیونکہ بنیادی چیز بجٹ کی implementation صحیح ہونی چاہئے جو کہ کیوں نہیں ہو رہی؟

جناب سپیکر! محکمہ صحت میں دیکھیں کتنا lapse ہوا ہے؟ ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ ہم اتنے بڑے بڑے بجٹ پیش کر دیتے ہیں اور ہم الفاظ اور اعداد و شمار کے گورکھ دھندے میں پڑے رہتے ہیں لیکن بنیادی طور پر پنجاب میں کوئی کام اس سطح پر نہیں ہو رہا جس طرح انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ 1681۔ارب روپے کا بجٹ ہے جس سے پورا پنجاب خوش ہو گیا ہے اور پنجاب میں پتا نہیں دودھ کی نہریں بہہ گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں صاف پانی کی بات کروں گا وقت تھوڑا ہے لیکن میرے پاس مواد کافی ہے۔ ایک صاف پانی ادھر مل رہا ہے اور بقول معزز منسٹر لیکن ایک وہ area بھی ہے جہاں سے آپ بھی تعلق رکھتے ہیں اور میں بھی تعلق رکھتا ہوں۔ جہاں صاف پانی تو کیا گندا پانی بھی نہیں ہے۔ وہاں تو اس وقت water supplies بند ہو چکی ہیں اور حالت یہ ہے کہ لوگوں کے پاس کسی قسم کا پانی موجود نہیں ہے جبکہ صاف پانی کے لئے 11۔ارب روپے میں سے پچھلے سال انہوں نے کتنا خرچ کیا ہے؟ وہ بھی lapse ہوا ہے۔ مخدوم مخدوم سید مرتضیٰ محمود نے جس طرح یہ کہا ہے کہ بجٹ کی implementation جو ہے وہ bureaucratic implementation ہے۔ جب میں ادھر حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے اپنے بھائیوں کو دیکھتا ہوں جو یہاں پر مطالبات پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ چلیں ہم تو اپوزیشن سے ہیں لیکن یہ کیوں مطالبات پیش کریں؟ کیا انہیں خود پتا نہیں ہے کہ پنجاب کے کس ضلع میں کیا کمی ہے؟ لیّہ میں 34 افراد صحت کی بنیادی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! صحت کے شعبہ کو دیکھ لیں کہ ایک BHC ہوتا ہے اور ایک سیکنڈری ہیلتھ سنٹر ہوتا ہے لیکن آپ دیکھ لیں کہ BHC اور سیکنڈری ہیلتھ سنٹر جسے DHQ بھی کہتے ہیں تو ان DHQs کا کیا حال ہے؟ صحت کا تو یہ حال ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں 2018 جنوری میں آپریشن کا ٹائم دیا گیا ہے۔ میرے پاس message پڑا ہے کہ ایک بچے کو 2018 جنوری کی آپریشن کی تاریخ دی گئی ہے۔ یہ تو ادھر حال ہے اور ہم یہاں کہتے ہیں کہ 1681۔ارب 47 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کر دیا ہے جس سے پورا پنجاب نیویارک اور پیرس بن جائے گا۔ میں یہ تنقید نہیں کر رہا بلکہ حقیقت بیان کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ نے جو ووٹ لیا ہے یعنی آپ کی حکومت نے good governance پر ووٹ لیا ہے یہ بات میں آپ کے توسط سے عرض کر رہا ہوں کہ دو باتوں پر آپ 2013 میں ووٹ لے

کرآئے ہیں۔ ایک good governance اور دوسرا انرجی۔ آپ خود دیکھ لیں اور منصف بن جائیں اور بتائیں کہ اس وقت پنجاب کے کیا حالات ہیں؟ اس وقت حالات یہ ہیں کہ ہمارے پاس اس وقت جو وسائل ہیں وہ شہری علاقوں اور خصوصاً لاہور میں استعمال ہو رہے ہیں۔ میرے عزیز مخدوم سید مرتضیٰ محمود نے جو بات کی ہے وہ بالکل درست ہے کہ پہلی دفعہ دیہی علاقوں میں لاہور کے خلاف نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ ہمیں لاہور اتنا ہی پیارا ہے اور اتنا ہی عزیز ہے جتنا ہمارا گھر ہے۔ یہاں پر ہم نے تعلیم بھی حاصل کی ہے، یہاں پر ہم رہ بھی رہے ہیں لیکن اس تفریق کو ختم کرنا ہوگا۔

جناب سپیکر! زراعت پر آؤں گا، چھوٹی سی بات ہے اور بہت اچھی بات ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے یوریا اور ڈی اے پی کھاد پر سبسڈی دی گئی ہے اور ساتھ ہی بجلی کو پانچ روپے 36 پیسے فی یونٹ subsidize کیا گیا ہے لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ اسے hard area کے لئے جہاں پر آپ کی چھ لاکھ 75 ہزار ایکڑ زمین کلی طور پر ٹیوب ویل سے سیراب ہوتی ہے تو hard area کو ایک طرف رکھ کر اگر اس پر یہ مکمل subsidize کر دیا جائے تو آپ کے پونے سات لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہو سکتی ہے۔ زراعت کا growth rate منفی پر آگیا ہے اور وہ اسی وجہ سے منفی گیا ہے کہ وہاں پر اس وقت کوئی فصل کاشت نہیں ہو رہی۔ میں بالکل appreciate کروں گا جب تک زراعت میں implementation نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر! اڑھائی سو ارب روپے کا کسان package کہاں گیا؟ ایک طرف اڑھائی سو ارب روپے کا کسان package دیا اور دوسری طرف پانچ ہزار روپے فی ایکڑ کسان پر ٹیکس لگا دیا۔ دنیا میں پاکستان واحد ملک ہے جہاں پر dual taxation چل رہی ہے۔ آپ 1997 کے ایگریکلچر ٹیکس کا context پڑھیں تو اس میں dual taxation ہے ہی نہیں۔ کسان تو بے چارہ پہلے ہی ایک ٹیکس دے رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا کہ میرے اپنے ضلع میانوالی میں سرگودھا یونیورسٹی کا کیمپس ہے جو پندرہ دن due to security بند رہا ہے۔ اکیڈمک بلاک کا کام شروع ہوا جو کہ بند پڑا ہے۔ جب تک چھوٹے شہروں پر آپ توجہ نہیں دیں گے حالانکہ آپ rural Punjab سے ووٹ لے کر آئے ہیں تو ان علاقوں میں ترقی نہیں ہوگی۔ آپ بے شک لاہور میں میٹرو بس بھی بنائیں اور اورنج لائن ٹرین بھی بنائیں لیکن اس قیمت پر نہ بنائیں کہ ہمارے بچے بھوک سے مریں۔ ہمیں پانی نہ ملے اور یہاں پر اورنج لائن ٹرین چلے تو یہ بات قابل قبول نہیں ہے۔ تعلیم کے حوالے

سے کم از کم ایک معیار بنادیں اور میری یہ تجویز ہے کہ اگر کسی جگہ پر گرلز ڈگری کالج ہے تو وہاں پر بوائز ڈگری کالج بھی بنائیں جبکہ آپ نے منظور کئے ہوئے ہیں۔آپ کے پیسے lapse ہو رہے ہیں جس کی ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ کس قسم کے بجٹ ہیں؟ادھر الفاظ اور اعداد و شمار کے گورکھ دھندے میں آکر یہاں سب اچھا کہتے ہیں لیکن حقیقت میں سب اچھا نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں آخر میں اس بجٹ کو bureaucratic Budget قرار دوں گا اور میں اسے عوامی بجٹ قرار نہیں دیتا۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔میاں محمد اسلم اقبال!میاں صاحب!غصہ نہیں کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!آپ کا شکریہ۔آپ نے بڑی محبت سے ٹائم دیا۔بہت شکریہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔

**الھم صل علیٰ سیدنا محمد والہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک۔**

تمام تر تعریفیں اس رب کائنات کے لئے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور تمام تر درود پاک اس نبی پاک کے لئے جن کی خاطر یہ جہاں بنایا گیا۔

جناب سپیکر!بجٹ 17-2016 پنجاب اسمبلی میں پیش کیا گیا۔جو اداکاری اور ہدایت کاری کی صلاحیتوں سے بھرپور طریقے سے میں نے ٹی وی پر بجٹ دیکھا،میں ادھر تھا نہیں تو اچھا لگا کہ بڑے اچھے انداز میں بجٹ کو اسمبلی کے اندر پیش کیا گیا بلکہ جو جوش و خروش کسی عوامی نمائندے کا ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ اس کے تحت پیش کیا گیا تھا۔پانچ منٹ کے اندر اس سارے بجٹ کے اوپر تقریر کرنا ایک بڑا مشکل سا کام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوشش کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!چند ایک الفاظ ہیں اور کچھ سوالات ہیں تو میں request کروں گا محترمہ وزیر خزانہ سے کہ وہ اس کے اوپر ہماری راہنمائی فرمادیں تو بہت بہتر ہو جائے گا۔پہلی بات یہ ہے کہ آپ یہ فرمادیں کہ پنجاب کا بجٹ خسارے کا ہے یا سرپلس ہے کیونکہ میں نے بجٹ کی کتاب کو اچھے طریقے سے پڑھنے کی کوشش کی،جتنے heads ہیں ان کو جمع کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے سمجھ ہی نہیں آئی تو مہربانی کرکے بتادیا جائے۔دوسرے صوبے جب بجٹ پیش کرتے ہیں تو اس کے اندر یہ بتاتے

ہیں کہ ہمارا بجٹ سرپلس کا ہے یا خسارے کا بجٹ ہے تو ہمیں بھی بتا دیا جائے تاکہ ہمیں پتا چلے کہ اگر خسارے کا بجٹ ہے تو حکومت نے کس طرح سے اپنے اخراجات کو کنٹرول کرتے ہوئے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے اس کو کیا اگر سرپلس ہے تو ہمیں یہ بھی پتا ہونا چاہئے کہ حکومت نے اس کو سرپلس کر کے دکھایا اور پنجاب کی عوام کو بھی پتا چل سکے۔

جناب سپیکر! دوسرا سوال پچھلے بجٹ کی تمام books میرے پاس موجود ہیں میں ان کو پڑھ رہا تھا محترمہ وزیر خزانہ سے پہلے جو قائم مقام منسٹر تھے انہوں نے جو بجٹ پیش کیا اُن کا بجٹ بھی میں نے نکال کر دیکھا ہے ایک بجٹ بیان کیا جاتا ہے اُس بجٹ کے بعد جب اگلا بجٹ آتا ہے تو وہ ساری چیزیں ملیامیٹ ہو جاتی ہیں اُس کے بارے میں کوئی answerable نہیں ہے اور کوئی جواب نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنوبی پنجاب میں سکیمیں بنائی جا رہی ہیں، کہا جاتا ہے یہ کیا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اتنے وقت میں اُن الفاظ کو میں اکٹھا نہیں کر سکوں گا اگر صرف اور صرف پچھلے چار بجٹ آپ پڑھ لیں تو حکومت کی کارکردگی کا آپ کو پتا چل جاتا ہے ایک بجٹ دوسرے بجٹ سے نہیں ملتا۔ یہ جو باتیں کرتے ہیں تو پچھلی باتیں بھول جاتے ہیں اس کا میں حوالہ page wise دوں گا۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے request کرنی تھی انہوں نے ایک بجٹ کے اندر بتایا محترمہ وزیر خزانہ کا پیش کردہ بجٹ ہے 16-2015 کے اندر انہوں نے کہا کے صوبے کی معاشی ترقی کی شرح کو 2018 تک 7 سے 8 فیصد تک لے جائیں گے یہ فرما دیں اب تک کتنی جی ڈی پی انہوں نے achieve کر لی ہے؟ انہوں نے پھر کہا کہ نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی کے لئے 10 لاکھ jobs کے مواقع پیدا کرنے ہیں یہ بتا دیں پچھلے جو تین بجٹ ہو گئے اُن تین بجٹ کے اندر 30 لاکھ jobs create ہوئی ہیں، وہ کس کس ڈیپارٹمنٹ میں ہوئی ہیں اور کس کس جگہ پر ہوئی ہیں یہ بتا دیں؟ یہ کوئی مشکل سوال تو نہیں ہے جو انہوں نے بجٹ پیش کئے اُس کے مطابق مجھے 30 لاکھ jobs بتا دیں کہ پچھلے تین سالوں میں کن کن ڈیپارٹمنٹس کے اندر jobs پیدا ہوئی ہیں۔ انرجی آپ کے پاس نہیں ہے آپ بلند بانگ دعوے کرتے ہیں کہ جناب ہم انوسٹمنٹ کو ڈگنا کر دیں گے یہ انہوں نے کہا میں نے نہیں کہا۔ یہ بتائیں کہاں پر انوسٹمنٹ آئی ہے؟ چائنا کی انوسٹمنٹ کے اور قرضوں کے اوپر رُونا رو رو کر ہم تھک گئے ہیں اب بس کر دیں۔ 12,12 گھنٹے انڈسٹری میں بجلی نہیں ہے یہ رمضان کا مہینہ ہے مزدوروں نے بچوں کے لئے کپڑے گھر لے کر جانے ہیں ویسے تو اُن کے لئے پورا سال ہی رمضان ہے کیونکہ 12 گھنٹے بجلی نہیں ہے اور گھروں میں 10,10 گھنٹوں کی لوڈشیڈنگ ہے۔ انہوں نے بڑے دعوے کئے میں پریشان ہوں انہوں نے

سولر پارک کی بات کی اُدھر کیا ہو رہا ہے ؟اربوں روپے لگا کر کتنے میگا واٹ بجلی پیدا کی ہے بتائیں، جواب دیں ؟انہوں نے کہا بڑے ٹیلوں پر ریگستان میں کوئی نہیں جاتا ہم نے سولر پارک لگا دیا ہے بتائیں کتنے میگا واٹ بجلی کس قیمت پر پیدا ہو رہی ہے، کتنے کا یونٹ پڑ رہا ہے ؟ یہ نندی پور کا رُونا روتے تھے بڑے ہاتھ ہلا ہلا کر، اُنگلیاں ہلا ہلا کر باتیں کرتے تھے بتائیں کہاں پر بجلی پیدا ہوئی ہے سب فراڈ ہے ، سب کمیشن ہے، کچھ نہیں ہے اور سب دھوکا ہے۔ ان سے میں یہ بھی پوچھتا ہوں پنجاب کی عوام جس پر آپ لوگ حکومت کر رہے ہیں جو حکومت کرنے والے ہوتے ہیں اُن کا رول تو ایک ماں اور باپ کا ہوتا ہے۔آپ کی اورنج لائن ٹرین کی آڑ کے اندر اب تک اٹھارہ بندے مر چکے ہیں یہ کھوٹہ ایٹمی پلانٹ بن گیا ہے ۔ اٹھارہ بندوں کی جان چلی گئی ان کے نزدیک ایک بندے کی قیمت 5لاکھ روپے ہے بندہ مار کر اگلے دن اپنے کسی وزیر مشیر کو یا وہاں کے لوکل بندے کو بھیج کر اُس کے گھر والوں کی دادرسی 5لاکھ روپے سے کرتے ہیں شرم آنی چاہئے،اس سے زیادہ ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے۔اٹھارہ بندے اورنج لائن ٹرین اور میٹرو بس نے بھی دس سے بارہ بندے مار دیئے تھے۔ یہ کیا ہے ؟ یہ انسانوں کی حکومت ہے، یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اندر حکومت ہے، کیا آپ ایک انسان کی جان کی قیمت 5لاکھ روپے لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر !میں ایک بات اس floor میں کہہ رہا ہوں 484 کروڑ روپیہ اورنج لائن ٹرین پر کمیشن لی گئی ہے۔ پنجاب بنک کو اُس میں آڑے لیا گیا ہے پنجاب بنک سے قرضہ لے کر ٹھیکیدار کو پیسے دے کر، ٹھیکیدار سے kickback واپس لے کر، پھر Exim Bank کے ذریعے پیسے اُدھر آئے۔ یہ ہمیں پاگل سمجھتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں پتا نہیں اورنج لائن ٹرین کا رونا رو رہے ہیں ۔50۔ارب روپے میں میٹرو بس بنا لی ادھر بھی میٹرو بنا لیتے 200۔ارب روپے لگانے کی کیا ضرورت تھی ؟لوگ بے روزگار ہو گئے سڑکوں پر آ گئے اُن کے کاروبار تباہ ہو گئے۔انہیں صرف پیسے چاہئیں اُسی طرح کے پیسے چاہئیں جس طرح کے ان کے دوسرے پراجیکٹ ہیں۔

جناب سپیکر!امن وامان کی صورتحال سب کے سامنے ہے چھوٹو گینگ کی باتیں ہوتی ہیں، میں کہتا ہوں حکومت میں جو چھوٹو گینگ ہے اُس کا خاتمہ کریں۔ حکومت کے اندر جو چھوٹو گینگ بیٹھا ہوا ہے اُس کا خاتمہ ہونا چاہئے وہ تو ایک بے چارہ کسی کا چھوٹا سا پرزہ ہو گا۔ جو یہاں پر چھوٹو گینگ ہے ہمیں اُس کا خاتمہ چاہئیں تاکہ گڈ گورننس ہو سکے۔ میں گڈ گورننس کی ایک اور مثال دیتا ہوں کہ بجٹ پیش کیا بجٹ پیش کرنے کے بعد یہ روزانہ کے اخبارات میں اشتہارات دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اس قوم کو مذاق بنایا ہوا ہے۔ یہ اشتہار دیکھیں ہر پیج کے اوپر دو دو، تین تین آدھے پیج کے اشتہار آپ دے رہے ہیں یہ کیا ہے اور آپ کیا بتانا چاہ رہے ہیں؟ بجٹ پیش کیا بجٹ کے بعد اشتہاروں کی حد ہو گئی ہے۔ ہسپتالوں میں جائیں لوگوں کے پاس دوائی کے لئے پیسے نہیں میں سروسز ہسپتال میں گیا ایم ایس سے بات کی کہ اس مریض کی LP کر دیں غریب آدمی ہے، کمزور آدمی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میاں صاحب میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ میں نے کہا یہ تو مر جائے گا ایم ایس کہتا ہے صوبے کا چیف ایگزیکٹو نہیں چاہتا ہم کیا کریں۔ آپ نے اربوں روپے کے اشتہارات دے دیئے روزانہ صبح اُٹھتے ساتھ اخبار پر وزیر اعلیٰ کی ہنستے ہوئے تصویر آجاتی ہے یہ کیا مذاق ہے؟ یہ پیسے public money ہے ہمارے ٹیکس کی money ہے، ہمارے پیسے ہیں تو پھر آپ اس کو امانت کے طور پر استعمال کریں۔ آپ نے رائیونڈ کو محفوظ کر لیا تو آپ نے لاہور کو محفوظ کر لیا۔ آپ نے رائیونڈ کو محفوظ کر لیا تو آپ نے پنجاب کو محفوظ کر لیا ایک پرائیویٹ جگہ جس کو وزیر اعظم ہاؤس declare کیا گیا۔ آپ نے 35 کروڑ روپے سے اُس کی چار دیواری کی ہے کوئی جواب دہ ہے؟ 10 کروڑ روپے کے آپ نے اُدھر کیمرے لگائے ہیں، 10 کروڑ روپے کی آپ نے اُدھر لائٹیں لگائی ہیں آپ نے 55 سے 60 کروڑ روپیہ رائیونڈ کو محفوظ کرنے کے لئے لگا دیا ہے اُس کا کون جوابدہ ہے اور وہ کس کے پیسے ہیں اور وہ عوام کے پیسے ہیں ایک طرف کسی کو ڈسپرین کی گولی نہیں ملتی اور ایک طرف 55 سے 60 کروڑ روپیہ لگا دیا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرے بھائی بجٹ پر بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! باؤ جی، حوصلہ رکھیں کچھ نہیں ہوتا آپ کی نوکری پکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باؤ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو پیسے آپ لگا رہے ہیں پھر رائیونڈ تک سڑکیں غریب عوام کے پیسے سے جائیں گی، وہاں اربوں روپے کی سڑکیں بن رہی ہیں وہاں پر دوسرے کسی غریب آدمی کی رجسٹری نہیں ہو سکتی اور کوئی وہاں پر بلڈنگ نہیں بنا سکتا۔ رائیونڈ کو محفوظ کر لیں پنجاب محفوظ ہو جائے گا یہ نعرہ ہونا چاہئے اسی وجہ سے پنجاب محفوظ ہے کیونکہ رائیونڈ روڈ محفوظ ہے۔

جناب سپیکر! جتنا کُھلا ہے محترمہ وزیر خزانہ بیٹھی ہیں محترم لاء منسٹر تشریف رکھتے ہیں میں ان سے request کروں گا تھوڑا سا جرأت کا مظاہرہ کریں آپ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے تمام ٹاؤنز کا ایک audit تو کروا دیں ذرا مہربانی کر دیں جرأت تو پیدا کر لیں پھر میں آپ کو بتاؤں کہ جو آپ وہاں پر پیسے بھیج رہے ہیں آپ کے سیاسی بندے وہاں پر اُن پیسوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ ایک ایک ٹاؤن کے

اندر بیٹھے ہوئے اُن کا کوئی بیٹا، بھتیجا، بھانجا خود ٹھیکیدار ہیں ادھر سے ایم پی ایز کے فنڈز جاتے ہیں ادھر اُن کے درمیان distribute ہوتے ہیں۔ میں بات پورے یقین کے ساتھ، پورے وثوق اور ثبوت کے ساتھ یہاں پر کر رہا ہوں اُن کے audit کروائیں، جرأت پیدا کریں پتا چلے کہ چار پانچ سال کے اندر پچھلا audit بھی کروادیں اُس سے پچھلا audit بھی کروائیں لیکن مہربانی کر کے یہ ذرا چار سال کا audit کروا کے تو دیکھیں تاکہ آپ کو پتا چلے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اندر کیا ہوا ہے۔ رمضان بازار لگا دیئے۔ عجیب تماشا ہے، یہ فراڈ بازار ہے یہ رمضان بازار نہیں ہے۔ اس فراڈ بازار کے اندر تمبو، ٹینٹ، قناتیں اور مارکیٹوں پر ہر سال کروڑ ہا روپیہ اسی طرح لگتا ہے۔ آپ direct subsidy دے کر چیزوں کو سستا کر دیں، آپ اس کو AC والے بازار میں گھسیٹ رہے ہیں۔ پھر اس کے اخراجات کا بھی تو تخمینہ لگائیں کہ کتنا ہے، کس cost پر دے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ چاہئے اگر آپ اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے صرف ایک منٹ میں بات مکمل کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش ہے کہ لاہور کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم 2035 کے اندر لاہور کو پیرس بنائیں گے۔ یہ لاہور کو پیرس بنائیں گے جہاں پینے کا پانی نہیں ہے، ابھی تھوڑی سی بارش ہوئی ہے تو تین تین فٹ پانی کھڑا ہو گیا ہے؟ اس میں کتنے پیسے لگائیں گے، کتنے پیسے کما لیں گے؟ یہ بجٹ غریبوں کا نہیں ہے یہ اشرافیہ کا بجٹ ہے۔ وزیر اعلیٰ تقریر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "میں نہیں مانتا" یہ بات وہ بندہ کرتا ہے جو اپوزیشن میں غریب لوگوں کے لئے کچھ کر رہا ہو۔ حکومت میں بیٹھ کر مینار پاکستان جا کر پنکھے جھلنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اب بھی بجلی نہیں آتی، چلیں آئیں ہمارے ساتھ مینار پاکستان جا کر بیٹھتے ہیں۔ آئیں وہاں پر جا کر پنکھا جھلتے ہیں۔ یہ کیا ہے اور یہ عوام کو کیا بتانے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ معذرت کے ساتھ یہ سب شعبدہ بازیاں ہیں، یہ کچھ نہیں ہے اور غریب عوام کو اس بجٹ سے کچھ نہیں ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ خواجہ محمد نظام المحمود!

جناب نشاط احمد خان ڈاہا: جناب سپیکر! محمد اسلم صاحب نے چیلنج کیا ہے میں تحصیل خانیوال کا ایم پی اے ہوں میں اپنی تحصیل پیش کرتا ہوں یہ آڈٹ کرا لیں اگر وہاں پر کسی ایم پی اے کے بھائی یا بھتیجے کو کوئی contract ملا ہو تو میں سیٹ ہی چھوڑ دوں گا۔ میں آڈٹ کروانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے لاہور کی بات کی ہے۔ جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد نظام المحمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں پنجاب کی پسماندہ ترین تحصیل سے تعلق رکھتا ہوں۔

جناب ماجد ظہور: جناب سپیکر! میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماجد ظہور صاحب! اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

جناب ماجد ظہور: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بتائیں!

جناب ماجد ظہور: جناب سپیکر! وہ خانیوال کی بات کر رہے تھے آپ نے کہا کہ میاں اسلم صاحب نے لاہور کی بات کی ہے۔ میں لاہور سے ایم پی اے ہوں ابھی میاں اسلم صاحب نے کہا کہ کمیشنیں لیتے ہیں، بھانجے اور بھتیجے ٹھیکے لیتے ہیں۔ میں میاں صاحب کو چیلنج کرتا ہوں۔ میں یہاں کھڑے ہو کر کہتا ہوں، آج روزہ ہے مجھے تین سال ہو گئے ہیں ایم پی اے بنے ہوئے۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** اگر کسی ٹھیکے میں ایک روپے کی کمیشن ہو یا آج تک کسی ٹھیکے کے لئے کسی جگہ فون کیا ہو یا کسی کو وہ ٹھیکہ دلوایا ہو تو میں رمضان المبارک میں قسم کھا کر کہہ رہا ہوں کہ میں اللہ کو بھی جوابدہ ہوں، اس ایوان کو بھی جوابدہ ہوں اور سب کا جوابدہ ہوں۔ میاں صاحب بھی کھڑے ہو کر اللہ کو حاضر ناظر جان کر کلمے کی قسم کھا کر کہیں کہ جب یہ اپنے اقتدار میں تھے کیا انہوں نے کوئی کمیشن نہیں لی، انہوں نے کسی کو کوئی ٹھیکہ نہیں دلوایا؟ یہ اللہ کا نام لے کر بات کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہی بات تمام لاہور کے ایم پی اے کی طرف سے ہے۔ یہ کسی ممبر کے متعلق بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ انہوں نے اپنے دور اقتدار میں کیا کچھ نہیں کیا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں میں خواجہ صاحب کو floor دے چکا ہوں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ کلمہ پڑھ کر بات کریں، یہ اپنی نوکری خود پکی کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ محمد نظام المحمود صاحب! بات کریں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

معزز ممبران حزب اقتدار: یہ حلف دیں ان کو حلف دینا پڑے گا۔(شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں، باؤ اختر صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! اس طرح بات پھر بڑھتی جائے گی۔ پلیز، تشریف رکھیں۔ خواجہ صاحب! آپ تقریر کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ سوچ بھی نہیں سکتے جتنا کام ہم نے اپنے علاقے میں کروایا ہے۔ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ۔[************](شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! No, no! آپ یہ بات نہ کریں۔ Order in the House, order in the House. تشریف رکھیں۔ جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد نظام المحمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میری تو تقریر کا سارا temperament ہی ختم ہو گیا ہے۔

جناب نشاط احمد خان ڈاہا: جناب سپیکر! انہوں نے سب کو بے ایمان بنا دیا یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، بس تشریف رکھیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ خود بے ایمان ہے انہوں نے ایوان کی توہین کی ہے یہ معذرت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب کے الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں، ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ باؤ اختر صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ خواجہ صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں پنجاب کی پسماندہ ترین تحصیل سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں حلقہ پی پی۔ 241 سے منتخب ہو کر ایم پی اے حاضر ہوا ہوں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 393 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! آپ کی تحصیل اتنی پسماندہ تو نہیں ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! تونسہ شریف تو بہت پسماندہ ہے لیکن وہاں کا literacy rate سب سے اچھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تونسہ شریف تحصیل اتنی پسماندہ نہیں ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! ایک سروے کے مطابق تونسہ شریف شہر کا literacy rate ماشاء اللہ 90 فیصد کے قریب ہے۔ وہاں پر بچوں نے ساری تعلیم حبس زدہ کمروں اور بہت برے ماحول میں حاصل کی لیکن اس کے باوجود اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بچے تعلیم کے لئے کوشاں ہیں۔ ہمارے علاقے میں سب سے بڑا مسئلہ صحت کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باؤ اختر علی صاحب! تشریف رکھیں مجھے ان کی بات تو سننے دیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ انہوں نے اس ایوان کی توہین کی ہے لہٰذا یہ ایوان سے معافی مانگیں ورنہ میں ایوان سے احتجاجاً جا رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باؤ اختر صاحب! آپ تشریف رکھیں اور مہربانی کر کے واپس آ جائیں۔ میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میں صحت کی طرف آتا ہوں۔ تونسہ شریف کا علاقہ کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہے۔ ہر پانچویں سے ساتواں آدمی کینسر کے مرض میں مبتلا ہے اور وہاں پر سہولت نہ ہونے کے برابر ہے۔ میرا علاقہ 60 فیصد کے قریب tribal area ہے وہاں پر ڈاکٹر اور طبی عملہ جانا بھی گوارا نہیں کرتا۔ ہمارے علاقے میں ایک بڑا مسئلہ زراعت اور نہر کا ہے۔ تونسہ شریف میں چشمہ بنک کینال ہے جو زمینوں کو سیراب کرتی ہے مگر افسوس کہ وہ اکثر بند رہتی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے تو تقریر ہی بھول گئی ہے سارا ماحول خراب ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تقریر کریں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! بس ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! آپ کی جو بھی تجاویز ہیں وہ محترمہ وزیر خزانہ کو لکھ کر دے دیں۔ باقی ہمارے جتنے بھی ممبران رہ گئے ہیں میری ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تجاویز محترمہ فنانس منسٹر صاحبہ کو لکھ کر دے دیں۔ اب محترمہ فنانس منسٹر بحث کو wind up کریں گی۔ جی، قاضی عدنان اور جناب شہزاد منشی! وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا wind up speech کریں گی۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تمام معزز ممبران اسمبلی اور خاص طور پر اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بجٹ کی general discussion میں بھرپور حصہ لیا۔ مزید برآں میڈیا کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے بجٹ 17-2016 کے features کو بہترین انداز میں عوام تک پہنچایا۔ میں اللہ کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہ توفیق عطا کی کہ ہم موجودہ حکومت کا چوتھا بجٹ برائے مالی سال 17-2016 پیش کر سکے۔ یہ بجٹ پنجاب کی economic growth strategy کے تحت ترتیب دیا گیا ہے جو کہ حکومت کی ترجیحات اور پالیسی میں تسلسل کا آئینہ دار ہے۔ اس کی ترتیب دینے میں اہم stakeholder جیسے ممبران صوبائی اسمبلی، academia، چیمبرز آف کامرس، صحافیوں کی نمائندہ تنظیمیں اور سرکاری افسران کی input شامل ہے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ یہ بجٹ انہی ترجیحات کا عکاس ہے جو ممبران اسمبلی نے پری بجٹ discussion میں پیش کئے۔ میں یہاں یہ بھی کہتی چلوں کہ یہ بیوروکریسی کا بنایا ہوا بجٹ نہیں ہے بلکہ پری بجٹ discussion میں جتنی بھی ترجیحات نکلیں ان کا ہم نے ایک سوال نامہ بنایا، اسے ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا اور ڈیپارٹمنٹ نے اس documents کی basis پر بجٹ کی ترجیحات کو مختص کیا ہے تو لہٰذا سارے stakeholders اور ممبران اسمبلی کی ترجیحات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک participatory بجٹ کی exercise کی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ انشاء اللہ ہم اسی قسم کی روایات آئندہ بھی برقرار رکھیں گے اور بجٹ عوامی نمائندگان کی ترجیحات کے پیش نظر ان کو respect کرتے ہوئے تشکیل دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! بجٹ 17-2016 ایک متوازن بجٹ ہے اس بجٹ میں آمدنی اور اخراجات دونوں کا تخمینہ ایک کھرب 681۔ ارب روپے ہے یعنی آمدن اور اخراجات برابر ہیں اور یہ ایک deficit بجٹ نہیں ہے۔ روایتی طور پر foreign assets project جو ہیں۔۔۔

## کورم کی نشاندہی

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی جائے)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

## سالانہ بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث

(---جاری)

**وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):** جناب سپیکر! میں اس وقت یہ بات کہہ رہی تھی جب مجھے روکا گیا، ہم نے مالی سال 17-2016 کا متوازن بجٹ پیش کیا ہے اور اس بجٹ میں آمدن اور اخراجات دونوں کا تخمینہ ایک ہی ہے۔there is no difference. روایتی طور پر foreign assets project کو آمدنی کا ہی حصہ بنایا جاتا ہے۔ قائد حزب اختلاف نے ٹیکسز کے بارے میں کچھ باتیں کہی ہیں جو میرا اپنا خیال یہ ہے کہ وہ حقیقت کے برعکس ہیں۔ میں ان سے درخواست کرنا چاہوں گی کہ اس پر ذرا confusion clear کر دیا جائے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس دفعہ بجٹ میں 185۔ارب روپے کے نئے ٹیکسز لگائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہی ہے کہ اس سال بھی 150۔ارب روپے کے ٹیکسز لگائے ہیں۔ اگلے سال اس میں growth rate دکھا کر hundred and eighty-four تخمینہ دیا گیا ہے۔ یہ نئے ٹیکسز نہیں ہیں اور یہ existing taxes میں better enforcement ہے۔ ہم نے existing taxes کی leakages بند کی ہیں، ہم نے existing tax basis میں broad basing کی ہے نئے ٹیکس نہیں بلکہ ٹیکسز کو base broadening کے تحت کیا ہے۔ اس confusion کو please clear کر لیں، اس میں نئے ٹیکسز نہیں لگے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جناب قائد حزب اختلاف نے کہی تھی کہ ہم نے 0.9 percent export پر ٹیکس لگا دیا ہے again this is not a correct statement. ٹیکس جو infrastructure development ہے وہ export پر لگا ہی نہیں ہے بلکہ وہ imports پر لگا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس confusion کے حوالے سے بھی واضح طور پر یہاں بیان ہو جائے کہ export پر

tax نہیں لگایا گیا ہے۔ یہ confusion ہے جو ہمارے قائد حزب اختلاف کے دماغ پر تھی اور میں اس کو clear کرنا چاہ رہی ہوں، یہاں میں یہ بھی کہنا چاہ رہی ہوں کہ ہمارے مختلف باقی ممبران نے بھی یہ بات کہی ہے کہ taxation policy کے تحت اپنے بجٹ میں نئے taxes لے کر آ رہے ہیں اور عام آدمی پر اس کا بوجھ بڑھا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر یہ بات clearly بیان کرنا چاہ رہی ہوں کہ ہمارا taxation effort, tax base broadening پر منحصر ہے، وہ leakages جو tax administration میں ہیں اس کو بند کرنے پر منحصر ہے اور اس کو depend کرنا ہے ہماری tax evasion کو ختم کرنے میں، leakages کو ختم کرنے میں، under tax اور untaxed sector کی broad basing پر tax rate بھی enhance کئے گئے ہیں اور کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے لیکن چھوٹی چھوٹی ایسی کچھ proposals ہیں جہاں موٹر وہیکل پر rate enhance کئے گئے ہیں otherwise ہماری strategy وہ base broadening پر pre speech depend کرتی ہے۔ عوام جتنے ٹیکس دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں ہم ان پر اتنے ہی ٹیکس لگا رہے ہیں۔ ہمارا taxation structure قطعی طور پر regressive نہیں ہے اور عام آدمی پر بوجھ نہیں ڈالا جا رہا ہے۔ صبح بھی کچھ باتیں ہو رہی تھی لیکن confusion یہ ہے کہ General Sales tax on Goods فیڈرل گورنمنٹ کا ٹیکس ہے اور پراونشل گورنمنٹ کا ٹیکس نہیں ہے۔ ہم General Sales Tax صرف services پر لگاتے ہیں تاکہ اس کا وزن عام آدمی پر نہ پڑے اس پر باقاعدہ طور پر ہماری ایک strategy ہے اور ہم اس پر بہت زیادہ conscious ہیں۔ اگر اس کے مترادف بات کی جا رہی ہے تو یہ ایک پولیٹیکل بات ہے اور اس کا reality سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک اور بات جو قائد حزب اختلاف نے دعویٰ کیا تھا اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ 2008 میں جب مسلم لیگ (ن) اقتدار میں آئی تو اس وقت 402 روپے کا سرپلس بجٹ تھا۔ This is factually incorrect. حقیقت یہ ہے کہ مالی سال 08-2007 کے اختتام پر صوبہ پنجاب کا debt stock 305۔ارب روپے تھا جو اگر آپ provincial economy کے تناسب میں دیکھیں تو وہ 5.3 فیصد تھا۔ اس وقت 16-2015 میں ہمارا debt stock 553 کا ہے وہ ہماری economy کے تناسب سے 3.3 ہے یعنی overtime debt burden ہے وہ economy پر کم ہوا ہے اور زیادہ نہیں ہوا۔ میں اس بات کو بہت زیادہ emphasize کر کے کہنا چاہ رہی ہوں کہ اس پر ایک آدھے ممبر نے نہیں بلکہ کافی سارے ہماری اپوزیشن کے معزز ممبران بار بار یہ بات raise

کر رہے ہیں کہ ہم نے debt burden بڑھا دیا ہے۔ دیکھیں! international practice یہ ہوتی ہے یعنی جو بڑے شہر اور صوبے ہوتے ہیں ان کو جب infrastructure provide کرنا ہوتا ہے تو commercially and economically viable projects کے لئے قرضے لئے جاتے ہیں، ان کو invest کیا جاتا ہے اس سے economy کا سائز بڑھتا ہے اور economy میں tax prepare کرنے کی صلاحیت آ جاتی ہے۔ یہ ایک international practice ہے ہم exactly وہی international practice کر رہے ہیں۔ اگر commercially viable projects کے لئے قرضہ جات لئے جا رہے ہیں اور foreign assistance لی جا رہی ہے تو وہ اس لئے لی جا رہی ہے کہ ڈویلپمنٹ ہو، economy میں debt caring capacity بڑھے اور economic growth ہو۔ یہ صرف level کر دینا کہ debt آ رہی ہے، بوجھ بڑھ رہا ہے۔ اپوزیشن کے معزز ممبران کسی بھی economist سے پوچھ لیں .This is not a sustainable argument کیونکہ debts کی capacity اگر carry کرنے کی capacity آپ کے پاس ہے debts اگر ڈویلپمنٹ کے لئے لئے جا رہے ہیں، debts اگر economically viable projects کے لئے لئے جا رہے ہیں تو بہتر ہیں۔ Foreign assistance projects کے لئے ہم لے رہے ہیں جو قطعی طور پر ایک legitimate practice، common practice ہے اور کوئی بوجھ کسی پر نہیں ڈالا جا رہا ہے۔ یہ statistics تو میں نے آپ کو پہلے ہی دے دیئے ہیں کہ 2008 کے مقابلے میں ابھی debt burden زیادہ sustainable ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ گزارش کروں گی کہ قائد حزب اختلاف نے وائٹ پیپر 2015-16 اور 2016-17 کے کچھ نمبرز کی consistency بتائی تھی، میری اس میں گزارش صرف یہ ہے کہ 2015-16 اور 2016-17 کے وائٹ پیپرز کا اگر ہم compare کریں تو محکمہ مواصلات و تعمیرات کا جو بجٹ ہے وہ مختلف طریقوں سے present کیا گیا ہے Otherwise there is no inconsistency. ہوا یہ ہے، میں واضح طور پر یہ بتاتی چلوں کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کو جو وسائل مہیا کئے جاتے ہیں ان کا ایک بڑا حصہ مختلف محکموں کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ہوتا ہے۔ رواں مالی سال کے وائٹ پیپر میں ہر محکمہ کا بلڈنگ کا بجٹ الگ الگ دیا گیا تھا۔ رواں مالی سال میں وائٹ پیپر میں ایک ہی جگہ پر دیا گیا ہے۔ It's only a matter of reporting and there is

final budget اگر آپ confusion یہ no other inconsistency in the budget. statement دیکھیں گے تو آپ کو نظر آئے گا کہ کوئی inconsistency ہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر! میں wind up جلدی کرنا چاہ رہی ہوں، زراعت کے شعبہ پر اکثر ممبران نے بات کی ہے اس لئے میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ کسانوں کے لئے جو زرعی ترقیاتی package ہے گورنمنٹ لے کر آئی ہے، اس میں ہم Agriculture Convention میں inputs لی ہیں، جس میں مختلف stakeholders، چھوٹے بڑے کاشتکار، academics اور Researchers شامل تھے ان سب کی تجاویز کی basis پر یہ package announce کیا گیا ہے۔ ہم نے کسانوں کو قرضے دینے کی بات کی ہے اور ہم نے subsidies کی بات کی ہے۔ قائد حزب اختلاف یہ کہہ رہے تھے کہ انڈیا میں کاشتکاروں کو 4 فیصد مارک اپ پر قرضے دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنے جا رہی ہوں کہ ہم کسانوں کو جو قرضے دے رہے ہیں وہ تو زیرو فیصد interest پر دے رہے ہیں۔ اس ساری subsidy کا بوجھ تو حکومت خود اٹھا رہی ہے، وہ مجھے comparison کر کے بتا رہے تھے کہ وہاں پر سود کی شرح 4 فیصد ہے لیکن ہم تو اس وقت زیرو فیصد پر کسانوں کو قرضے فراہم کرنے والے ہیں۔ اس سارے کے سارے interest کا بوجھ as subsidy حکومت پنجاب خود اٹھائے گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بھی pesticide جی ایس ٹی، کاٹن سیڈز وغیرہ یہ ساری وہ تفصیلات ہیں جو میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کی ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ ایوان اس بات کو appreciate کرے کہ ہم جو یہ package لے کر آئے ہیں، اس کی basis وہ سفارشات ہیں جو خود کاشتکاروں نے، مختلف stakeholders نے ہمیں بتائی ہیں اور ہم سے request کی ہے جس کو ہم نے بھرپور انداز میں بجٹ میں include کیں اور اس کے لئے funding مہیا کی ہے۔ ہمارا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ کاشتکاروں پر انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ کی وجہ سے جو ان دنوں سختیاں آئی ہیں، انٹرنیشنل مارکیٹ ڈویلپمنٹ کی وجہ سے جو سختی آئی ہے اس کا کسی نہ کسی طرح سے ازالہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ ایک اور point جو یہاں پر raise کیا گیا تھا وہ implementation اور monitoring کا بھی تھا، یہ بھی میں ساتھ ساتھ کہتی چلوں کہ implementation اور monitoring کے بھی خاص systems انشاءاللہ ہم ترتیب دے رہے ہیں تاکہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ یہ جو کسان package ہے اس کا استعمال اور افادیت سب تک پہنچی ہے۔

جناب سپیکر! ایک آدھ چیز پر میں اور بات کرنا چاہوں گی کہ utilization rate کے متعلق یہاں بہت بات ہوئی ہے کہ utilization rate ٹھیک نہیں رہا ہے۔ تعلیم کے شعبہ پر خاص طور پر یہ بات ہوئی ہے، detail میں جائے بغیر اس لئے کہ اس کی detail میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بتا دی تھی، گزارش یہ کرنا چاہتی ہوں کہ سکول ایجوکیشن کے ترقیاتی بجٹ کی utilization پر بڑی بات ہوئی ہے۔ موجودہ مالی سال میں .It is 92 percent اگر ہم لوکل گورنمنٹ کا بجٹ بھی اس میں include کر لیں۔ ہو یہ رہا ہے کہ حزب اختلاف کے جو لوگ ہیں وہ بجٹ کی utilization تو دیکھ رہے ہیں تو وہ لوکل گورنمنٹ کی utilization کو نہیں دیکھ رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ وہ ہماری utilization کو under report کر رہے ہیں اور under assess کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی بجٹ utilization پر جب آپ زور دیں گے اور دیکھیں گے تو آپ کو یہ سارا کچھ نظر آ جائے گا کہ Utilization levels are much higher. جو آپ سمجھ رہے ہیں اس سے کہیں زیادہ ہے۔ سکول ایجوکیشن کے متعلق میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ .It's close to 92 percent لیکن یہ بات تو میں بھی اعتراف کر رہی ہوں کہ تعلیم کے شعبہ میں مزید محنت کی ضرورت ہے اور اسی وجہ سے اس بجٹ میں ہم نے strengthening of schools کا پروگرام announce کیا ہے جو کہ دو سال پر محیط ہے، جس میں ہم نے budget allocations بھی کی ہیں اور انشاء اللہ دو سال کے پروگرام کے بعد missing facilities اور damaged buildings وغیرہ جیسی problems جو ہماری سکولز کی environment میں شامل ہے، اس پر قابو پالیا جائے گا۔

جناب سپیکر! ایک اور چیز کی بھی میں وضاحت کر دوں کہ ہمارے اپوزیشن کے معزز ممبران نے ایک بات بار بار کہی ہے کہ quality education provide کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور یہ ہمارا فرض اور ہماری ترجیح ہے۔ لوگوں نے یہ بات بھی کی ہے ہم سکولوں کو privatize کر رہے ہیں، وضاحت کرنے والی بات یہ ہے کہ quality of education improve کرنے کے لئے جو جو measures ہیں، جن کو ہم ضروری سمجھتے ہیں ہم ان کو لے رہے ہیں۔ ہم کوئی سکول بھی privatize نہیں کر رہے کچھ تھوڑی سے understanding میں problem ہے۔ ہم کچھ سکول جو اچھی طرح سے managed نہیں ہیں ان کی management outsource کر رہے ہیں This is not privatization this is outsourcing of managements of schools. اس

میں پانچ ہزار سکول شامل ہیں تاکہ ان کی مینجمنٹ بہتر ہو سکے اور اس میں quality of education improve ہو سکے۔ یہ وضاحت بھی میرے خیال میں ضروری تھی۔ اسی طرح ہیلتھ کے context میں بھی utilization کی بات آئی۔ میں دوبارہ یہی کہوں گی کہ اگر آپ اس سلسلے میں بھی محکمہ لوکل گورنمنٹ کے numbers کو اٹھا کر دیکھیں تو اس میں utilization levels are much more. جو آپ نے رپورٹ کی ہے اس سے کہیں زیادہ ہیں، یہ confusion صرف اس لئے ہو رہا ہے کہ نمبرز صحیح طرح سے read نہیں ہو رہے اور نمبرز کی صحیح طرح سے analysis نہیں ہو رہا۔ ہم نے ایک Citizen Budget کا ایک document circulate کیا ہے جو کہ easy language میں بجٹ کی جتنی بھی provisions ہیں اس کو define کر رہا ہے تاکہ معزز ممبران کے confusion دور ہو جائیں۔

جناب سپیکر! Points تو اور بھی بہت سارے تھے، اس پر بات کرنے کے مواقع ملیں گے۔ ایک بات جو بہت important ہے اس پر میں بات کرنا چاہوں گی جو کہ توانائی کے context میں ہے۔ یہاں پر بار بار یہ بات کہی گئی کہ ایک طرف تو ہم کہہ رہے ہیں کہ توانائی بہت important ہے، دوسری طرف ہم بجٹ میں اس کے لئے کمی لے آئے ہیں، اسی طرح قائداعظم سولر پارک کی پرائیوٹائزیشن پر بھی تنقید کی گئی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ قائداعظم سولر پارک میں گورنمنٹ نے کیوں invest کیا؟ ہم نے اسی لئے invest کیا کہ renewable energy میں پاکستان کا experience زیادہ نہیں تھا، private investor shy تھا اور وہ آگے نہیں بڑھ رہا تھا۔ ہم نے کہا چلو حکومت اپنی جیب سے یہ انوسٹمنٹ کرتی ہے، ہم demonstrate کریں گے کہ یہ viable high rate of return کی انوسٹمنٹ ہے تاکہ پرائیویٹ سیکٹر خود motivate ہو اور ان areas میں آئے۔ وہ ہم نے کر دیا، قائداعظم سولر پارک اللہ تعالیٰ کے احسان سے اچھی طرح تکمیل تک پہنچا ہے اور اس وقت نیشنل گرڈ میں انرجی دے رہا ہے اور profitable initiative ثابت ہوا ہے۔ ہم نے وہ demonstration effect create کر دیا ہے۔ نتیجہ کیا ہوا ہے کہ اب پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ بھی interested ہیں جو کہ آکر سولر پارک میں invest کر رہے ہیں۔ Demonstration effect کرنا جو ہمارا مقصد تھا وہ ہم نے پورا کر لیا ہے۔ اب اس کی de-investment ہم کرنا چاہتے ہیں اس لئے کہ وہ اب ایک منافع بخش initiative ہے۔ اس سے جو پیسے ہم لیں گے وہ ہم دوسرے توانائی کے پراجیکٹس پر لگائیں گے اور جو سارا مقصد تھا کہ پرائیویٹ سیکٹر کو demonstrate کرنا ہے کہ یہ renewable energy

initiative profitable ہو سکتے ہیں۔ ہم نے اس مقصد کو successfully حاصل کر لیا ہے اور اس لئے ہم اس سے پیچھے ہو گئے ہیں۔ بجٹ میں بھی انرجی کی allocation ہے اس کو کم کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ already private sector اتنا زیادہ اب interested ہو گیا ہے کہ حکومت کو اپنے resources اس area میں لگانے کی اب اتنی ضرورت نہیں ہے۔ Others are coming to invest in this area.

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ آخر میں یہ گزارش کروں گی کہ لاء اینڈ آرڈر کے لئے بھی میں تھوڑا سا یہ بیان کرنا چاہوں گی کہ بہت سارے ہمارے معزز ممبران نے اس پر بھی بات کی ہے، جب تک life and property ensure نہیں کریں گے اس وقت تک انوسٹمنٹ بڑھے گی اور نہ ہی economic growth ہو گی۔ یہ ہماری priority کا area ہے اور ہم نے اس دفعہ بجٹ میں جو چار پانچ important heads رکھے ہیں ان میں لاء اینڈ آرڈر ایک important head ہے۔ ہم پنجاب میں پولیس کلچر بدلنا چاہتے ہیں جس طرح پٹواری کلچر بدلا ہے ہم اس کے لئے بھی reforms لے کر آ رہے ہیں، ہم نے اس کے لئے budgetary allocation بھی کی ہے اور ہم اس میں mind set میں بھی changes لے کر آنا چاہ رہے ہیں کہ ان پولیس سٹیشنز کا اتنا اچھا ماحول ہو کہ اگر کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہو تو اسے پولیس سٹیشن جا کر اپنے ساتھ کی گئی زیادتی کے ازالے کے لئے کوئی جھجھک، ہچکچاہٹ یا resistant نہ ہو۔ ہم یہ reforms لا رہے ہیں اور اس میں ہمیں کافی success بھی ہوئی ہے آپ نے ڈولفن فورس دیکھی ہے اس کی وجہ سے سٹریٹ کرائم کم ہوا ہے، ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے successful implementation ہو رہی ہے ہم نے اسی مد میں آگے بڑھنا ہے، ہم اسی لئے سیف سٹی پراجیکٹ بھی آگے لے کر جائیں گے۔ قائد حزب اختلاف نے ایک اور چیز کہی تھی کہ انہوں نے اس بجٹ تقریر میں انڈسٹری کا کوئی ذکر نہیں سنا، میرے خیال میں یہ پھر سے غلط statement تھی چونکہ میں نے اپنی بجٹ تقریر کے صفحہ نمبر 21 میں سپیشل اکنامک زونز کی بات کی تھی اور میں نے یہ کہا تھا کہ ہم already 3 launch کر چکے ہیں اور میں نے اس تقریر میں یہ بھی کہا تھا کہ ease of doing business جو small and medium enterprises کو facilitate کرنے کے لئے بہت بڑی comprehensive strategy بنا رہے ہیں تاکہ small and medium enterprises کے لوگ investors آئیں اور آ کر صوبے اور ملک میں investments کریں۔

جناب سپیکر!اورنج لائن ٹرین پر بھی بات ہوئی ہے میں اپنی تقریر کے اختتام سے پہلے اس میں صرف یہ کہتی چلوں کہ اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ لاہور ماس ٹرانزٹ سسٹم کا ایک حصہ ہے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ہم عوام کو معیاری اورfriendly environmentٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا سے اس پر بڑاleap forward لے چکے ہیں۔اس منصوبے کے تحت eventuallyپانچ لاکھ مسافر روزانہ مستفید ہوں گے اور یہ صرف لاہور کا نہیں بلکہ یہ پورے پاکستان کا پراجیکٹ ہے، پورے پنجاب کا پراجیکٹ ہے۔یہ ایسا پراجیکٹ ہے جو اپنی مثال آپ ہے یہ نہ صرفin terms of increasing environment friendlyٹرانسپورٹ ہے بلکہ روزگار کے مواقع بنانے میں بھی اس کا بہت بڑاroleہو گا۔

جناب سپیکر!میں آخر میں تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بجٹ بحث میںparticipateکیا ہے، میں ساتھ ہی ساتھ اسمبلی کے تمام سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھےfacilitateکیا،پی اینڈ ڈی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے افسران اور سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے ہمیں ہمارا وژن جوpolitical leadershipکا وژن ہے جو انlegislaturesکا وژن ہے اس کو نمبرز میں ڈالنے میں میری مدد کی۔

جناب سپیکر!میں سب سے آخر میں ایک دفعہ پھر عوام کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ ان کی حکومت ان کی ترقی کے لئے،ان کی خوشحالی کے لئے شب و روز کوشاں ہے ہم محنت کر رہے ہیں انشاء اللہ ہماری محنت میں کمی نہیں آئے گی۔اللہ ہماری مدد کرے، پاکستان زندہ باد۔(نعرہ ہائے تحسین)

## سالانہ بجٹ2016-17کے ترقیاتی پروگرام میں ترامیم کا پیش کیا جانا

**MR DEPUTY SPEAKER:** Minister for Finance may lay the amendment in the Annual Development Programme for 2016-17.

**MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha)**: Mr Speaker! I lay the amendments in the Annual Development Programme ADP for 2016-17.

**MR DEPUTY SPEAKER:** The amendments in the Annual Development Programme for 2016-17 have been laid.

اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 23۔جون 2016 صبح 10.00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ اس دن سالانہ بجٹ کے مطالبات زر پر ووٹنگ کا آغاز ہو گا۔

# INDEX

PAGE NO.

## A

**ABDUL ALEEM, SYED**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 310
**ABDUL RAUF, RANA**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 170
**ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 191
**ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 242
**AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-**
-13th, 16th, 17th, 20th, 21st & 22nd June, 2016 3,53,137,203,219,327
**AHMED KHAN BALOCH, MR.** *(Parliamentary Seceretary for Public Prosecution)*
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 160

Privilege motion (ANSWER) REGARDING-
-Refusal by XEN Irrigation Department, Lodhran to attend telephone of MPA 332
**AHMED KHAN BHACHER. MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 383
**AHMED SAEED, QAZI**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 113
**AKHTAR ALI, BAO**

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 213
-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA
**ALA-UD-DIN, SHEIKH**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 272
**ALIA AFTAB, DR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 234

PAGE NO.

**AMENDMENTS-**
-Laying of amendment in Annual Development Programme for the year 2016-17 402
-Laying of Notifications relating to amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid 48
**AMJAD ALI JAVAID, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 187
**ASHFAQ SARWAR, RAJA** (*Minister for Labour & Human Resources)*
Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 207
-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA
**ASIF MEHMOOD, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 292
**AUTHORITIES-**
-Of the House 5
**AYESHA GHAUS PASHA, DR.** *(Minister for Finance)*
**AMENDMENTS-**
-Laying of amendment in Annual Development Programme for the year 2016-17 402
-Laying of Notifications relating to amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid 48
**BILL** *(Discussed upon)-*
-The Punjab Finance Bill, 2016 48
**BUDGET-**
-Speech for financial year 2016-17 14-47
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 394-402
**NOTIFICATION-**
-Laying of Notifications relating to amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid 48
**SCHEDULES OF BUDGET-**
47
**-PRESENTATION OF SCHEDULE OF ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17** 48
-Presentation of Schedule of Supplementary Budget for the year 2015-16

PAGE NO.

B

**BILL -**

-**THE PUNJAB FINANCE BILL, 2016** ***(INTRODUCED IN THE HOUSE)*** 48

**BUDGET-**

-General discussion on Annual Budget for the year 2016-17 57,134,141-200

-Speech for financial year 2016-17 14-47

C

**CABINET-**

-Of the Punjab 5

D

**DISCUSSION On-** 57-134,141-200, 223-322,335-402

-Annual Budget for the year 2016-17

f

**FAIZA AHMED MALIK, MRS.**

**QUORUM-**

-Indication of quorum of the House during sitting held on 22nd June, 2016 395

**FAIZA MUSHTAQ, MRS.**

**DISCUSSION On-**

-Annual Budget for the year 2016-17 121

**FARZANA NAZIR, DR.**

**DISCUSSION On-**

-Annual Budget for the year 2016-17 157

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 212

-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 207

-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA

**FOZIA AYUB QURESHI, MRS.**

**DISCUSSION On-**

-Annual Budget for the year 2016-17 296

G

**GHULAM MURTAZA, CH.**

PAGE NO.

DISCUSSION On- 126
-Annual Budget for the year 2016-17

**GULNAZ SHAHZADI , MRS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 119

## h

**HINA PERVAIZ BUTT, MISS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 277

## I

**IFFAT MARAJ AWAN, MS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 258

**IJAZ AHMAD, SHEIKH**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 338

**IMRAN ZAFAR, HAJI**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 230

**IMTIAZ AHMAD LALI, MR.**
Privilege motion REGARDING- 331
-Insulting behaviour of DCO Chiniot with MPA

**IRFAN DAULTANA, MIAN**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 346

## J

**JAFAR ALI HOCHA, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 322

**JAMIL HASSAN KHAN, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 172

**JAVED AKHTAR, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 251

PAGE NO.

**JOYCE ROFIN JULIUS, MRS.** *(Parliamentary Seceretary for School Education)*
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 297

K

**KHADIJA UMAR, MRS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 260,269
**KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 270
**KHALID MAHMOOD WARAN, SARDAR**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 181

L

**LEADER OF OPPOSITION**
*-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian*
**LUBNA REHAN, MRS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 358

M

**MADIHA RANA, MRS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 141
**MAJID ZAHOOR, MR.**

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-** 215
-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA
**MARGHOOB AHMAD, MIAN**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 275
**MAZHAR ABBAS RAN, MALIK**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 122
**MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN** *(Leader of Opposition)*
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 57-108

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-** 207,208

PAGE NO.

-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA
**MEHWISH SULTANA, MS.** *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 289
**MINISTER FOR FINANCE**
*-See under Ayesha Ghaus Pasha, Dr.*
**MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES**
*-See under Ashfaq Sarwar, Raja*
**MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS**
*-See under Sana Ullah Khan, Rana*
**MUHAMMAD AFZAL, DR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 250

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-** 211
-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA
**MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 355

**MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 372
**MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 344
**MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 370
**MUHAMMAD ARSHAD, RANA** *(Parliamentary Seceretary for Information & Culture)*
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 109
**MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 185
**MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 131
**MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN**
**DISCUSSION On-**
386
**-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17**

PAGE NO.

**MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI** *(Parliamentary Seceretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 287
**MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 125
**MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 152
**MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 353
**MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 196
**MUHAMMAD MUNIR, MIAN** *(Parliamentary Seceretary for Excise & Taxation)*
**DISCUSSION On-**
244
**-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17**
211
Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-**
-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA
**MUHAMMAD NAEEM SAFDAR ANSARI, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 308
**MUHAMMAD NIZAM-UL-MEHMOOD, KHAWAJA**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 391
**MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 335
**MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 305
**MUHAMMAD UMAR JAFFAR, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 246
**MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 194

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-** 211

PAGE NO.

-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA

**MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 198

**MUHAMMAD YAQOOB NADEEM SETHI, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 247

**MUMTAZ AHMAD MAHARWI, MIAN**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 303

**MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS RANA MUNAWAR GHOUS KHAN**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 164

**MUNAZIR HUSSAIN RANJHA, MIAN**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 284

**MURAD RAAS, DR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 239

**MURTAZA MEHMOOD, MAKHDOOM, SYED**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 380

## N

**NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-**
-13th, 16th, 17th, 20th, 21st & 22nd June, 2016 12,56,140,206,222,330

**NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 313

**NABIRA INDLEEB, MRS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 267

**NADIA AZIZ, DR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 256

**NAJMA AFZAL KHAN, DR**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 350

**NAJMA BEGUM, MRS.**

PAGE NO.

**DISCUSSION On-** 147
-Annual Budget for the year 2016-17
**NAUSHEEN HAMID, DR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 301

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)*** 167
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17
**NOTIFICATIONS of-**
-Appointment of time and date for presentation of Annual Budget for the year 2016-17
-Appointment of time and date for presentation of Supplementary Budget for the year 2015-16 1
-Laying of Notifications relating to amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid 1
-Summoning of 22nd session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 13th June, 2016 48

1

## O

**OFFICERS-**
-Of the House 9

## P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 22nd session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 13th June, 2016 13

Parliamentary Secretaries- 7
-Of the Punjab
**PARLIAMENTARY SECERETARY FOR EXCISE & TAXATION**
*-See under Muhammad Munir, Mian*
**PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION**
*-See under Mehwish Sultana, Ms.*

PAGE NO.

**PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES**
*-See under Tariq Masih Gill, Mr.*
**PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE**
*-See under Muhammad Arshad, Rana*

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

***-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.***
**PARLIAMENTARY SECERETARY FOR PUBLIC PROSECUTION**

***-SEE UNDER AHMED KHAN BALOCH, MR.***
**PARLIAMENTARY SECERETARY FOR SCHOOL EDUCATION**
*-See under Joyce Rofin Julius, Mrs.*
**PARLIAMENTARY SECERETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL**
*-See under Muhammad Ilyas Ansari, Haji*

Privilege motions REGARDING- 331

**-INSULTING BEHAVIOUR OF DCO CHINIOT WITH MPA** 332
-Refusal by XEN Irrigation Department, Lodhran to attend telephone of MPA

Punjab sales tax-
-Laying of Notifications relating to amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid 48

Q

**QAISAR ABBAS KHAN MAGASSI, SARDAR**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 368
**QUORUM-**
**INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-**
-22nd June, 2016 394

R

**RAHEELA ANWAR, MRS.**
**DISCUSSION On-**

PAGE NO.

-Annual Budget for the year 2016-17 377

**RAMESH SINGH ARORA, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 254

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 11,55,139,205,221,329
-13th, 16th, 17th, 20th, 21st & 22nd June, 2016

S

**SAADIA SOHAIL RANA, MRS.**
**DISCUSSION On-**
**-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17** 317
Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-** 212
-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA

**SAIF UL MALOOK KHOKHAR, MALIK**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 299

**SAMEENA NOOR, MS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 265

**SCHEDULES OF BUDGET-**
**-PRESENTATION OF SCHEDULE OF ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17** 47
-Presentation of Schedule of Supplementary Budget for the year 2015-16 48

**SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 348

**SHAMEELA ASLAM, MRS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 232

**SHUNILA RUTH, MS.**
**DISCUSSION On-**
**-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17** 279
Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-**
-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA **214**

PAGE NO.

**SUMMONING-**
-Notification of summoning of 22nd session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 13th June, 2016 1

## T

**TARIQ MASIH GILL, MR.** *(Parliamentary Secretary for Human Rights & Minorities)*
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 **176**

**TARIQ MEHMOOD, MIAN**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 149

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 210
-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA

**TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 374

## V

**VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 360

## W

**WASEEM AKHTAR, DR SYED**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 223-230

## Z

**ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 133

**ZULIFQAR ALI KHAN, MR.**
**DISCUSSION On-**
-Annual Budget for the year 2016-17 282

**ZULFIQAR GHORI, MR.**
**DISCUSSION On-**

PAGE NO.

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2016-17 237

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-** 213
-On the sad demise of Mr. Muhammad Siddique Khan (Late) MPA